New Era Magazine

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

# قرئیہ دل

از ستارہ ناز

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# قرئیہ دل

## از ستارہ ناز

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ سامنے پیھلائے کاغذوں کو یک ٹک گھورے جارہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اپنی نئ کہانی کا آغاز کہاں

سے کرے۔اسے محسوس ہوا کہ اس کے لفظوں کا وہ ذخیرہ

جو وہ پچھلے پانچ سال سے ہر ماہ تواتر سے لکھ کر قارئین

کے دلوں میں گھر کر رہی تھی۔کہیں گم ہو گیا تھا۔اس کے

لفظ موتی بن کر کاغذوں پر بکھرتے تھےآج ان لفظوں کی

مالا ٹوٹ کر فضا میں کہیں بکھر گئ تھی۔خواتین میں

مقبول ان کی ہر دل عزیز ملائکہ رضوی آج خالی ہاتھ اور

خالی ذہن بیٹھی تھی۔کہیں کوئی نقطہ کوئی اشارہ کچھ

بھی نہیں تھا جس سے وہ آغاز کرتی۔بلاخر ایک گہری

سانس لے کر وہ سٹڈی ٹیبل سے اٹھ گئ۔وہ جو اپنے

کرداروں کو اپنے تابع چلاتی تھی آج وہی کردار اسے اپنی

ہنسی اڑاتے محسوس ہو رہے تھے۔ جو اس سے برداشت نہیں ہو پا رہا تھا۔

ملائکہ کیا ہو گیا ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔جب سے تمھارا نکاح ہوا" ہے عجیب طرز عمل اپنا لیا ہے تم نے۔۔۔۔نہ تم ٹھیک سے کھاتی پیتی ہو اور نہ ہنستی بولتی ہو۔۔۔۔۔۔"۔اسے کمرے سے یوں غمگیں اور اداس نکلتا دیکھ کر بیگم منور رضوی پریشان ہو گئیں تھیں۔ اکلوتی بیٹی تھی اور وہ بھی نہایت حساس اور نازک خیالات کی حامل۔اس کی یہ گم سم کیفیت ان کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔بے شک ان کا زیادہ وقت مختلف این جی اوز کے ساتھ گزرتا تھا مگر اس کے باوجود اس کی ہر چیز اور ہر بات کا دھیان وہ خود رکھتی اور یہیٔ وجہ تھی کہ ملائکہ کی اداسی انہیں بہت کھل رہی تھی۔وہ اس کی وجہ جانتی

تھیں۔

ماما۔۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ میرا وجود بلکل خالی ہو گیا ہے۔۔۔۔"

بلکل بے ضرر ۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں ایک عجیب سی کیفیت ہے

جس سے میں نکل نہیں پا رہی۔۔۔۔۔۔"۔

وہ ان کے قریب الجھی سی بیٹھ گئی۔

میری جان ۔۔۔۔۔شادی کا بندھن ایسا ہے جو انسان سے بعض"
اختیار چھین لیتا ہے۔۔۔۔ان میں سے ایک اختیار اس کی

اپنی خواہشات اور زندگی گزار نے کا طریقہ بھی ہوتا ہے جو

بعد میں شوہر کی مرضی کے مطابق بسر کرنا پڑتا ہے۔۔ ۔۔۔۔

بیٹا گھر بنانے کے لیے عورت کو بہت کچھ قربان کرنا پڑتا

ہے ۔۔۔۔اپنی بڑی خالہ کو دیکھا ہے۔۔۔انھوں نے اپنی خواہشات

کی خاطر شوہر کو چھوڑ دیا۔۔۔مگر کیا ہوا امی ابو صرف

ایک سال زندہ رہے اور پھر ملک عدم روانہ ہو گئےاور آج تک آپا حارث بھائی کے گھر تیسرے درجے کے شہری کی سی زندگی گزار رہی ہیں۔۔۔۔اب انہیں اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہوتا ہے۔۔۔اگر وہ کچھ عرصہ دلاور کے ساتھ اس کی مرضی سے گزار لیتیں تو شاید آج اپنے گھر پر حکمرانی کر رہی ہوتیں۔۔۔۔۔ملائکہ عورت تو بنی ہی قربانی کے لیے ہے۔۔۔۔بس ایک بات یاد رکھنا کبھی غلط کے آگے مت جھکنا ورنہ ساری زندگی کا پچھتاوا ہاتھ آجائے گا۔۔۔۔۔۔"

وہ بہت سہل طریقے سے اسے سمجھا رہی تھیں اور آخری بات کے پیچھے تو ان کا دکھ بھی چھپا تھا۔آج اگر ملائکہ اکیلی تھی تو ان ہی کی غلطی تھی جب ملائکہ ایک سال کی تھی تو وہ ایک بار پھر امید سے ہوگئیں مگر منور

رضوی چاہتے تھے کہ کم سے کم پانچ سال تک مزید کوئی

اولاد نہ ہو ۔۔۔ان کی اس ضد کے پیچھے انھوں نے بچہ

ضائع کروا دیا۔اور پھر ان کے آنگن میں یہ خوشی کبھی

بھی دوبارہ نہیں مہک سکی۔۔۔۔اس بات کا دکھ اور

پچھتاوا آج تک زندگی ان کے ساتھ تھا۔

ماما۔۔سعدین نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔میرے ناولز لکھنے سے"

انہیں کیا پرابلم ہو رہی تھی۔۔۔۔؟۔آخر وہ دل کی بات زبان پر لے

ہی آئی۔

بس بیٹا بعض اوقات انسان جتنا مرضی پڑھ لکھ"

جائے تعلیم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔۔۔سعدین بھی ان

ہی لوگوں میں سے ہے۔۔۔جو بیوی کو اپنے سے آگے نہیں دیکھ

سکتے۔۔۔۔"۔

انھوں نے صاف الفاظ میں سعدین کی خامی بیان کی تھی۔

واو۔۔۔۔آج تو چاچی دی گریٹ گھر پر نظر آرہی ہیں اور تو"

اور محترمہ رائٹر صاحبہ بھی موجود ہیں۔۔۔۔۔"۔

یہ حنان تھا مالائکہ کے تایا علی رضوی کا بیٹا اور سعدین

کا چھوٹا بھائی جو ملائکہ سے ایک سال بڑا تھا۔

اور میں بھی حیران ہوں کہ عید کے چاند نے آج کہاں شکل دکھا"

دی۔۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیگم منور بھی ہنستے ہوئے بولیں ۔حنان انہیں بہت پیارا

تھا۔سعدین کے بعد حسنان تھا جو ملائکہ سے ایک تین سال

بڑا تھا اور پھر حنان۔ سعدین اور ملائکہ میں ساڑھے چار سال کا فرق

تھا۔۔

آج تم باہر کیا کر رہی ہو۔۔۔۔جہاں تک میرا خیال ہے یہ"

تمھارا لکھنے لکھانے کا ٹائم ہوتا ہے۔۔۔۔۔"۔

حنان اسے یوں افسردہ دیکھ کر پریشان ہوگیا ۔

جب سے سعدین نے اسے لکھنے سے منع کیا ہے ۔۔۔۔یہ ایسی ہی ہو"
"گئی ہے۔۔۔۔

انھوں نے اس کے چہرے کی طرف اشارہ کیا۔

واٹ۔۔۔۔۔۔سعدین بھائی نے کیوں لکھنے سے منع کیا"

تمھیں۔۔۔۔اور بلفرض انہوں نے کہا بھی تو تم نے ان کی بات

مان کیسے لی۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمھیں۔۔۔۔کیا تمھاری اپنی

کوئی لائف نہیں۔۔۔۔۔کم سے کم سعدین بھائی سے اس کی وجہ تو

پوچھتی ۔۔۔۔"۔

حنان کو یک دم شدید غصہ آیا اور وہ بولتا چلا گیا۔

ان کو اچھا نہیں لگتا میرا لکھنا۔۔۔۔۔۔"۔"

وہ بھرائی آواز میں جواب دے رہی تھی۔

ان کو اچھا نہیں لگتا میرا لکھنا۔۔۔۔"۔

وہ بھرائی ہوی آواز میں جواب دے رہی تھی۔

ان کو اچھا نہیں لگتا تو وہ نہ پڑھیں۔۔۔۔۔پر تم نے بات کیوں مانی"

۔۔۔۔"۔

وہ صدمے سے گویا ہوا۔

پھر میں کیا کرتی ۔۔۔۔۔۔وہ شوہر ہیں۔۔۔۔۔آئیندہ ان کی پسند نا پسند"

پر زندگی گزارنی ہے۔۔۔ "۔

اس کے آنسو گود میں گرنے لگے۔حسنان کا پارہ مزید ہائی ہو گیا۔

تم کوئی بچی نہیں ہو جو تمھیں رہنمائی کی ضرورت"

پڑے۔۔۔۔۔اپنے حق کے لیے آواز تو اٹھا سکتی تھی یا پھر ان

سے کوئی معقول وجہ دریافت کرتی۔۔۔اگر وجہ اس قابل

ہوتی تو اس پر عمل کر لیتی نہ کہ کبوتر کی طرح آنکھیں

"بند کر کے بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔

وہ غصے میں اونچا بولنے لگا۔

بری بات ہے بیٹا ۔۔۔۔۔اسے نہیں پسند تو کیا ہوا۔۔۔۔لڑکیوں"

کو کچھ نہ کچھ تو قربان کرنا پڑتا ہے ۔۔۔۔۔۔مسز منور نرمی

"سے گویا ہوئیں۔

چاچی یہ آپ کون سے زمانے کی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔۔۔زمانہ

بدل گیا ہے اب ۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے لیے خود بولنا پڑتا ہے ۔۔۔۔۔اپنی

بات اور احساسات دوسرے پر ظاہر کیے بنا ہم کسی کو

اپنا پوائینٹ آف ویو نہیں سمجھا سکتے۔۔۔۔۔تمھیں اس

مسئلے پر بھائی سے بات کرنی ہو گی۔۔۔۔۔"۔

حسنان اسے سمجھا رہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ یہ نازک

احساسات اور جزبات سے گندھی لڑکی اگر اپنے الفاظ کو

کاغذوں پر نہ اتار سکی تو شاید مر جائے۔۔۔

مجھ سے بات نہیں کرنے ہو گی۔۔۔۔ان کے سامنے میرے منہ سے"

"کوئی بات نہیں نکلتی۔۔۔۔

اس کی بےبسی اس کی آواز سے واضح تھی۔

یہ جو تم دن رات کاغذ سیاہ کر کے اپنا ایک نام بنا چکی"

ہو اس کا کیا۔۔۔۔ریڈرز اپنے پسندیدہ رائیٹر کی تحریر

پڑھنے کے لیے بےتاب رہتے ہیں اور تمھارے یوں اچانک

چھوڑ دینے سے ان کو کتنا دھچکا لگے گا۔۔۔۔۔"۔

حنان کی آواز غصے میں خاصی اونچی ہو گئی۔

سنی ۔۔۔۔۔تمھارے باتیں اپنی جگہ درست ہیں ۔۔۔۔میں اپنے"

دل کی ہر بات کاغذوں پر اتارنے کی عادی ہوں۔۔۔۔۔زبان میرا

ساتھ نہیں دیتی۔۔۔۔بہت مشکل لگتا ہے الفاظ کو زبان عطا

"کرنا۔۔۔۔۔۔

اس کے لہجے میں شکستگی تھی۔جس کو محسوس کر کے

اس کی ماں کا دل افسردگی سے بھر گیا۔مگر وہ اس معاملے میں بے بس

تھیں

منور رضوی کی ایک بہن اور ایک بھائی تھے۔علی رضوی ان

سے بڑے اور بہن خدیجہ دونوں بھائیوں سے چھوٹی اور

شادی کے بعد شارجہ میں مستقل رہائش پزیر تھیں ۔ان کی

دو بیٹیاں ہالہ اور واثقہ جبکہ بیٹا فازر تھا

منور رضوری کی ایک ہی بیٹی ملائکہ جبکہ علی رضوی کے

تین بیٹے سعدین ،حسنان اور حنان تھے ۔

سعدین لندن سے ایم بی اے کی ڈگری لے کر لوٹا اور اپنے

والد کے کاروبار کو سمبھال رہا تھا۔حنان یونی میں ایم بی

اے کے آخری سیمسٹر میں تھا اور حسنان نے ہاوس جاب ختم کی تھی۔

علی رضوی اور منور رضوی باہمی مشورے سے سعدین اور

ملائکہ کا نکاح کر چکے تھےملائکہ سے منور رضوی نے بات

کی اور اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیا ۔وہ بے بسی سے باپ کے

منہ سے نکلے الفاظ کو سنتی رہ گئی۔سعدین رضوی کی

خودپسندی ملائکہ کے لیے عذاب تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|UP Poetry|Humorous

سعدین ۔۔۔۔۔تم کب اپنے والدین کو میرے گھر بھیج رہے"

ہو۔۔۔۔میں ماما سے بات بھی کر چکی ہوں اور تمھارا

پروگرام روز کل پرسوں پر جا رہا ہے۔۔۔۔کہیں تم مجھ سے فلرٹ تو

نہیں کر رہے۔۔۔۔ "۔

شائل ریسٹورنٹ کے پرسکون گوشے میں کونے کی ٹیبل پر

سعدین کے سامنے بیٹھی تھی۔سعدین کا رخ سامنے دیوار کی طرف تھا ۔

میں نے تمھیں بتایا بھی تھا کہ ماما آج کل کراچی گئی"

ہوئی ہیں۔۔۔۔دو ہفتے تک ان کے آنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔۔

"اور ایسی باتیں فون پر تو نہیں ہو سکتیں۔۔۔۔

دھڑلے سے شائل کی آنکھوں میں دیکھتا جھوٹ بول رہا

تھا۔ہر بار کی طرح اس بار بھی شائل نے آنکھیں بند کر کے

اس کی بات پہ اعتبار کیا تھا۔

تمھاری یونی کیسی جارہی ہے۔۔۔"۔"

سعدین جوس کا سپ لیتے ہوئے سرسری سے لہجے میں اس سے مخاطب

تھا۔

کل تو بتایا تھا کہ ہنگاموں کی وجہ سے یونی پندرہ دن کے لیے بند"

ہے۔۔۔"۔

جواب دیتے ہوئے شمائل کا لہجہ تلخ ہو گیا۔اسے برا لگا تھا سعدین کا یوں بھول جانا۔

سعدین نے باہر جا کر پڑھائی شروع کی تو وہاں کے رنگ میں رنگنے میں دیر نہیں لگائی ۔گرل فرینڈز بنانے میں ماہر تھا ۔یوں مقابل کو باتوں کے جال میں الجھاتا کہ وہ مکڑی کے جال میں پھنسی مکھی کی طرح پھڑ پھڑا کہ رہ جاتیں۔

ہر کچھ ماہ بعد ڈرامہ کر کے لڑکی سے پیچھا چھڑوا لیتا۔

واحد شمائل تھی جو چھ ماہ سے اس کے ساتھ تھی۔

شمائل خوبصورتی کا پیکر تھی سونے پر سہاگہ شہر کے امیر ترین چوہدری ریاض وڑائچ کی اکلوتی بیٹی تھی۔

تمھارا پاسپورٹ بنا ہوا ہے۔۔۔۔؟۔"۔"

جوس کا گلاس میز پر رکھتے سعدین نے پوچھا تو شائل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

پاسپورٹ کیوں۔۔ "؟"

اس کے لہجے میں تجسس واضح تھا۔

گھر والے نہ مانے تو تم سے شادی کر کے تمھیں باہر لے"

جاوں گا۔۔۔وہاں میرے دوست کاروبار سیٹ کرنے میں مدد کر دیں گے۔۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سعدین کی بات پر شائل کے چہرے پر سرخی اور

مسکراہٹ نے عجب امتزاج بنایا کہ سعدین چند لمحے نظر نہیں ہٹا پایا۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔۔۔۔میں پاپا سے بات کر لوں"

گی ۔۔۔ان کو بتائے بغیر میں کچھ نہیں کروں گی۔۔۔"۔

شائل کی بات پر سعدین نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا۔

ہنہ۔۔۔تم اپنی کورٹ میرج کی اجازت لو گی اور وہ جیسے"

تمھیں اجازت دے دیں گے۔۔۔"۔

سعدین کا لہجہ طنزیہ تھا۔

کیا۔۔۔۔۔کورٹ میرج۔۔۔۔۔جب میرے ڈیڈ راضی ہیں تو کورٹ"

میرج کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔"۔

شائل کے لہجے میں تعجب تھا۔

تمھارے ڈیڈ اپنے حلقہ احباب کو شادی میں انوائیٹ کریں"

گے تو کیا میری فیملی تک یہ خبر نہیں پہنچے گی۔۔۔۔اور

ان تک خبر پہنچنے کا مطلب ہماری شادی کا اختتام ہے۔۔۔۔

اگر تم ایسا چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں "۔

سعدین کا لہجہ طنزیہ تھا۔شائل نے اس کی بات سے متفق

ہوتے اثبات میں سر ہلایا تو سعدین کے چہرے پر پراسرار

سی مسکراہٹ پھیلی جو شمائل کی نظروں سے مخفی تھی۔

حسنان ۔۔۔۔بیٹا آپ تو ہاوس جاب کے پیچھے ہمیں بھول"

ہی گئیے ہیں۔۔۔۔۔۔"۔

مدحت علی رضوی نے آج اتنے دنوں بعد حسنان کو گھر میں

دیکھ کر شکوہ کیا تو حسنان ان کے قریب آکر صوفے پر بیٹھا اور محبت

سے ان کے سر پر بوسہ دیا۔

علی رضوی جو قریب ہی بیٹھے فیکٹری کی فائل دیکھ رہے تھے ۔ماں بیٹے

کا التفات دیکھ کر مسکرائے۔

ماما۔۔۔آپ جانتی ہیں !مجھے اس پروفیشن سے عشق"

ہے ۔۔۔۔ابھی تو مجھے بہت آگے تک جانا ہے۔۔۔۔۔اپنی فیلڈ

میں سپیشلسٹ بننا ہے۔۔۔۔آپ میرے لیے دعا کیا کریں ۔۔۔۔۔

مجھے آپ کی دعاوں کی بہت ضرورت ہے۔۔۔۔"۔

مدحت کے کندھے پر سر رکھے حسنان نے دلی آرزو بیان کی

تومدحت اور علی رضوی کے دل سے اس کی کامیابی بھی

دعا نکلی۔یہ دعا کا سہارا ہی تو ہوتا ہے جو اولاد کو فرش

سے عرش پر پہنچا دیتا ہے۔مگر اس کے لیے ایسی اولاد بھی

بننا پڑتا ہے جو والدین کے لیے فخر ہو نہیں تو اولاد کی

لاپرواہی اور بےپرواہی پر ماں باپ کے دل سے بس ہدایت کی دعا ہی

نکلتی ہے۔

اب اجازت دیں ۔۔۔۔ایک ہفتہ ڈبل شفٹ ہے۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر واصف"

کی چھٹیوں پر ہیں ۔۔۔۔۔اس لیے تین ڈاکٹرز کی

باری باری ڈبل شفٹس ہیں۔۔۔۔"۔

حسان نے انہیں اپنی مصروفیت کی وجہ بتائی تو مدحت نے اثبات میں سر

ہلایا۔

حسنان مہران کی چابی اٹھائے ان کو خدا حافظ کہتا لاونج سے باہر نکل آیا۔چوکیدار نے گاڑی کا دروازی کھولتے دیکھ کر فورا سے گیٹ کھولا اور ہاتھ اٹھا کر سلام کیا جس کا جواب حسنان نے قریب جا کر ہاتھ ملا کر دیا۔چوکیدار کے چہرہ خوشی سے دمک گیا حالانکہ یہ حسنان کا روز کا معمول تھا۔

جناب آج کچھ لیٹ تشریف لائے ہیں۔۔۔۔۔"۔"

ڈاکٹر اصیفہ نے حسنان کو قریب آتا دیکھ کر شرارتی انداز میں کہا تو مقابل کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر کر مہدوم ہوئی۔

آج اتفاق سے لیٹ آنکھ کھلی پھر ماما کے پاس بیٹھا تو" ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔تم سناو آئی سی یو کے پیشنٹس کیسے ہیں ۔۔۔۔۔کوئی امپروومنٹ۔۔۔۔۔۔"۔

حسنان نے چلتے ہوئے اس سے پوچھا تو اصیفہ اسے ڈیٹیل دینے لگی
۔دونوں کی ڈیوٹی آئی سی یو میں تھی۔

ڈاکٹر حسنان ۔۔۔۔۔پلیز آئی سی یو میں آئیں۔۔۔۔"۔"

مائیک پر ابھرنے والی آواز سن کر حسنان کے ساتھ اصیفہ بھی بھاگی۔

ان کا بی پی مسلسل بڑھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔سسٹر تانیہ ان کے پاس آپ"
کی ڈیوٹی تھی ۔۔۔۔۔فائل دکھائیں۔۔۔۔۔"۔

انجکشن لگانے کے بعد حسنان کڑے تیور لیے مڑا۔

سسٹر تانیہ کے چہرے پا ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔کپکپاتے

ہاتھوں سے فائل اس کی طرف بڑھائی جو پوری توجہ سے

مشین کا ریٹ دیکھ رہا تھا۔جو کم ہونے کا نام نہیں لے رہا

تھا۔جس کے باعث ہارٹ فیلیر کا خطرہ بڑھ گیا تھا۔ڈاکٹر

اصیفہ مسلسل مانیٹر کی نگرانی کے ساتھ ٹریٹمنٹ بھی کر رہی تھیں۔

آپ اتنی لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہیں ۔۔۔۔۔یہ انجکشن آپ "

نے رات کو نہیں لگایا ۔۔۔۔۔۔آپ کی اس لاپرواہی نے ان کو

موت کی دہلیز پر لا کھڑا کیا ہے۔۔۔۔"۔

فائل دیکھتے ہی اسے اندازہ ہو گیا تو وہ دبی آواز میں

غرایا۔غصے سے اعصاب تنے ہوئے تھے۔

سوری سر ۔۔۔۔۔۔یہ انجکشن ختم ہوگیا تھا۔۔۔ان کے ساتھ"

جو میل تھے وہ دو دن سے نہیں آئے۔۔۔۔میں نے ہاسپٹل کے

سٹور سے پتہ کروایا تو یہاں نہیں ملا۔۔۔۔۔"۔

سسٹر تانیہ لرزتی آواز میں بولی تو حسنان نے غصے میں مٹھیاں بھینچی۔

اگر یہاں نہیں تھا تو کسی وارڈ بوائے کو بھیج کر منگوا"

لیتیں۔۔۔۔پورے شہر میں کیا انجکشن نہیں تھے۔۔۔۔"حسنان

کا ریکشن دیکھ کر سسٹر تانیہ کو اپنی نوکری خطرے میں پڑی نظر آنے

لگی۔

سوری سر !آج معاف کر دیں۔۔۔۔آئیندہ پورا دھیان رکھو"
گی۔۔۔۔"۔

سسٹر تانیہ منمنائی تو حسنان کے ساتھ اصیفہ نے بھی خفگی سے گھورا۔

شکر کریں۔۔۔۔ان کا بی پی سٹیبل ہونے لگ گیا ہے ۔۔۔۔ورنہ"
آپ کو ایک لمحہ نہ لگاتا فارغ کرنے میں۔۔۔۔"۔

اس کی سنجیدہ آواز پر سسٹر تانیہ نے سر جھکا لیا۔

ان کا فیملی ممبر اگر ابھی بھی نہیں آیا تو فائل سے نمبر"
لے کر انہیں کال کریں اور ہاسپٹل بلائیں اور میرے پاس بھیجیں۔"۔

ایک نظر مانیٹر پر ڈال کر حسنان نے تسلی کی اور دوسرے پیشنٹس کی
طرف بڑھ گیا۔

سر !ہم نے ان کے گھر کال کی مگر کوئی فون نہیں اٹینڈ کر"
رہا۔۔۔۔۔موبائل نمبر آف آرہا ہے ۔۔۔۔۔۔۔"۔

ہلکا سا دروازہ ناک کر کے سسٹر تانیہ اندر داخل ہو کر بولیں تو حسنان نے تاسف سے سر جھٹکا۔

وہ پچپن سالہ خاتون حمیدہ تھیں جو ہائی شوگر اور ہائی بی پی کی پیشنٹ تھیں۔

آپ رابطہ جاری رکھیں ۔۔۔۔بات ہو گئی تو مجھے انفارم کر دیجئیے" گا۔۔۔"۔

پیشنٹ کی فائل دیکھتے اس نے کہا تو سسٹر تانیہ اثبات میں سر ہلاتی واپس چلی گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسلام علیکم۔۔۔۔۔"

وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔یہ میرا آفس ٹائم ہے ۔۔۔۔تمھاری طرح" فارغ نہیں میں۔۔۔۔جلدی بولو کیا کام ہے۔۔۔۔"۔

سعدین کا لہجہ ہتک آمیز تھا۔ملائکہ نے اگنور کر کے بات شروع کی۔

آپ مجھے کچھ وقت تک لکھنے کی اجازت دے دیں ۔۔۔۔۔۔"

میرے قسط وار ناول جیسے ہی مکمل ہوں گے !میں لکھنا چھوڑ دوں گی۔۔۔۔۔۔"۔

حنان کے کہنے پر وہ آج سعدین سے فون پر بات کر رہی تھی۔

میری طرف سے تم قبر میں جاتے تک لکھتی رہو۔۔۔۔۔دوبارہ " مجھے کال نہیں کرنا۔۔۔۔۔"۔

بات کے اختتام تک سعدین کے آگ اگلتے لہجے نے ملائکہ کی آنکھوں سے آنسو جاری کر دیئے۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ

جب وہ اسے اتنا ناپسند کرتا ہے تو نکاح کے لیے کیوں مانا۔

اپنا دکھ کس سے شئیر کرتی ۔بہن کوئی تھی نہیں اور دوست جیسی کزن میلوں دور تھی۔

وہ کیمسٹری میں ماسٹرز مکمل کر چکی تھی اور اب

فنرکس کا ارادہ باندھا مگر نکاح کے بعد سب گڑ بڑ ہو گیا۔

لیکچرار بننے کا شوق دل میں ہی دفن کر دیا۔

منتشر سوچوں کے ساتھ وہ تھکی تھکی سی بیڈ پر لیٹ

گئی ۔قنوطیت کا شدید دورہ پڑا تھا ۔پھر وقت دیکھا تو

منور صاحب کے آنے میں کچھ دیر تھی اپنے آپ کو سمبھالتی نیچے آگئی

کیا بات ہے!بیٹا آج آپ بہت خاموش ہیں"۔ منور صاحب لاؤنج"

میں آئیں تو ملائکہ کو گم سم بیٹھا دیکھ کر بولے ملائکہ

جلدی سے سیدھی ہوئی اور نفی میں سر ہلایا

"کچھ نہیں پاپا !بس ایسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔"

اس نے لہجے کو

سرسری ہی رکھا ورنہ تو اس کا دل کر رہا تھا کہ پاپا کو

بتائے کیسے سعدین نے شادی سے پہلے ہی اس پر پابندیاں

لگانا شروع کر دی تھی مگر پھر یہ سوچ کر خاموش ہو گئی

کہ اس طرح ان کے دل میں سعدین کے لئے غصہ نہ آ جائے ۔

میرا بیٹا ذرا اٹھ کے ایک اچھا سا کپ چائے کا بنا کر لے"

آئیں !اور اگر ساتھ میں کچھ کھانے کے لئے ہو تو کیا ہی بات ہو گی "۔

ان کے لہجے میں محبت اور شفقت موجود تھی

ملائکہ سر ہلاتی اٹھ کر فوراّ کچن کی جانب چل دی اکثر

ہی منور صاحب فیکٹری سے واپسی پر اس سے فرمائش

کرکے کچھ نہ کچھ بنواتے اور پھر وہ تینوں مل کر اہتمام

سے چائے اور دیگر لوازمات کا لطف اٹھاتے وہ چائے کے

ساتھ کباب فرائی کرکے ٹرے تیار کر کے باہر لائی تو حنان

بھی آچکا تھا

تمہیں تو خوشبو آ جاتی ہے کہ ہمارے ہاں کچھ بن رہا ہے"۔"

ملائکہ نے اس پر چوٹ کی

خدا کو مانو لڑکی کل کا گیا آج آیا ہوں اور تم مجھ پر چوٹ کر رہی ہو "

۔"

حنان فورا روٹھے ہوئے لہجے میں بولا ۔

خبردار جو تم نے پرانے زمانے کی ہیروئن کی طرح منہ لٹکایا "۔"

حنان کو منہ بسورتے دیکھ کر ملائکہ نے فورآ تنبیہ کی

جس پر منور صاحب کا قہقہ بے ساختہ تھا حنان نے پلیٹ

میں سینڈوچز رکھے اور صوفے پر دونوں ٹانگیں موڑ کر

بیٹھ گیا اس کی اس حرکت پر ملائکہ نے ایک بار پھر اس

کو گھور کر دیکھا تھا جس پر اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکا دیے

منور ۔۔۔۔۔۔میں سوچ رہا ہوں !خدیجہ کو پاکستان چکر "

لگائے ہوئے چھ سال ہو گئے ہیں۔۔۔۔اب تو ماشاءاللہ بچیاں

بھی بڑی ہو گئی ہیں !کیوں نہ سعدین اور ملائکہ کی شادی

رکھ لیں۔۔۔اس بہانے ہی وہ پاکستان آجائے گی۔۔۔۔۔"۔علی

رضوی نہایت سنجیدگی سے چھوٹے بھائی سے مخاطب تھے۔

دو سال پہلے دونوں بھائی بزنس کے سلسلے میں شارجہ ہو

کے آئے تھے اور اس دوران خدیجہ سے بھی ملاقات ہوئی پر صرف چند گھنٹوں کی۔

جیسا آپ کہیں بھائی صاحب ۔۔۔۔نکاح تو ہو چکا ہے ۔۔۔۔۔"

آپ خدیجہ سے بات کر لیں ۔۔۔۔پھر جو تاریخ مناسب سمجھیں رکھ لیں۔۔۔۔۔"۔

منور رضوی نے دلی آمدگی ظاہر کی تو علی رضوی پرسکون ہو گئے۔

گھر آتے ہی منور صاحب نے بیگم منور کو بھائی کے خیالات

سے آگاہ کیا تو وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئیں۔

کچھ بھی کہنا بیکار تھا۔۔جانتی تھیں !ایک بار جو دونوں

بھائی فیصلہ کر لیتے وہ پتھر پہ لکیر بن کر رہ جاتا۔

اپنی اکلوتی بیٹی کو یوں افسردہ دیکھ کر ان کا دل غمگیں

ہو جاتا ۔بھائی صاحب اور بھابھی کا ملائکہ سے پیار دل کو

ڈھارس دیتا تو کچھ اطمینان محسوس ہوتا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

موم۔۔۔۔کیا سچ میں ہم پاکستان شفٹ ہو رہے ہیں۔۔۔۔"۔"

ہالہ کو جیسے ہی فازر نے بتایا وہ اچھلتی ہوئی خدیجہ کے پاس پہنچی ۔

خدا کی پناہ۔۔۔۔ہالہ کبھی تو انسانوں کی طرح حرکتیں کیا"

"کروں۔۔۔۔ہر وقت بندروں کی ماسی بنی رہتی ہو۔۔۔۔۔

خدیجہ کی بات پر ہالہ سمیت سب نے چھت پھاڑ کر قہقہ لگایا تھا۔

فازر تو ہنستا ہوا صوفے سے نیچے گر گیا اور واثقہ کارپٹ پر لوٹ پوٹ

ہو رہی تھی۔

ہالہ نے اپنی ہنسی کنٹرول کر کے دونوں کو کڑے تیورں سے

گھورا اور پاس پڑا پانی کا گلاس اطمینان نے دونوں کے

سروں پر خالی کر دیا۔

فازر اچھل کر کھڑا ہوا ہاتھ میں تھاما موبائل پانی میں نہا چکا تھا ۔

صدمے کے مارے فازر کی آواز حلق میں ہی پھنس گئ

جبکہ واثقہ جوابی کاروائی کے لیے آنکھیں سکیڑے مطلوبہ

چیز ڈھونڈ رہی تھی اور بلآخر اس کی نگاہ فریج پر پڑی

اور فورا سے شیطانی منصوبہ دماغ میں کلبلایا ۔بس اب رات کا انتظار کرنا

تھا۔

ہالہ شرافت سے کارپٹ خشک کرو ورنہ کل کا سارا کام تم"

اکیلی کرو گی اور میں تمھیں کوئی رعایت نہیں دینے والی۔۔۔۔۔"۔

خدیجہ بیگم اس کی شرارتوں سے تنگ تھیں ۔

ماما اس چڑیل نے میرے موبائل کا ستیاناس کر دیا ہے۔۔۔۔ "۔"

موبائل کھول کر ٹشو سے خشک کرتا فازر تلملایا۔

تمھیں کس نے کہا تھا میری درگت بننے پر خوشیاں"

مناو۔۔۔۔اب بھگتو۔۔۔۔آئیندہ ایسا کرنے سے پہلے سو بار سوچو

گے۔۔۔۔۔"۔

ہالہ نے بات کرتے ہوئے فازر اور واثقہ دونوں کو باور کرایا تو

ان کا دل کیا کہ اسے گنجا کر دیں ۔واثقہ کے اشارہ کرنے پر

فازر کو زرا صبر آیا ۔وہ جان گیا کہ ہالہ سے بدلہ لینے کا

طریقہ واثقہ سوچ چکی ہے۔خدیجہ بیگم نے سب کو وہاں سے اٹھایا تو کچھ

سکون آیا۔

خدیجہ بیگم کے شوہر کلیم اپنا جنرل سٹور چلاتے تھے ۔

سٹور بہت بڑا نہیں تھا مگر اتنی آمدن ہو جاتی کہ گزارا اور
بچت آسانی سے ہو رہی تھی ۔جوان ہوتی بچیوں کو دیکھ
کر انہوں نے واپس پاکستان جانے کا فیصلہ کیا تھا۔جس پر
خدیجہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا۔اتنے سال یہاں یہ سوچ۔
کر گزار لیے تھے کہ کبھی تو پاکستان واپسی ہو گی۔ اب
جب پاکستان جانے کا فیصلہ ہوگیا تھا تو خدیجہ بیگم
خوشی کے مارے سمجھ نہیں پا رہی تھیں کے اس خوشی
کو کس طرح سلیبریٹ کریں ۔ اس وقت کا انھوں نے بے
صبری سے انتظار کیا تھا اپنے بھائیوں کو دیکھیے اپنے
بھتیجے بھتیجیوں سے ملے ایک لمبا عرصہ ہو گیا تھا۔
پاکستان جانے کی خوشخبری ملتے ساتھ ہی خدیجہ بیگم
نے فورا سے شکرانے کے نفل ادا کیے تھے۔

حنان بیٹا آپ کے پاپا اور اور آپ کے چاچو نے سعدین اور"

ملائکہ کی شادی کا فیصلہ کرلیا ہے ۔۔۔۔۔وہ چاہتے ہیں کہ

جب خدیجہ پاکستان آئے تو اس کے آنے پر شادی کی تاریخ

رکھی جائے !خدیجہ کا پاکستان شفٹ ہونے کا ارادہ بن

گیا ہے تو خدیجہ کے مطابق تقریبا چھ مہینے لگیں گے انہیں پاکستان شفٹ

ہونے میں ۔۔۔۔۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیگم منور حنان کو دیکھ کر کر بات کیے بغیر نہ رہ سکیں ۔

آپ نے ملائکہ سے بات کی !وہ کیا کہتی ہے اس بارے"

میں۔۔۔۔ چاچی ماں !اگر ملائکہ رخصتی نہیں چاہتی تو میں

پاپا سے بات کرکے کچھ ٹائم کے لیے شادی کو آگے کروانے کی کوشش

کروں گا ۔۔۔ ۔۔"۔

حنان کا انداز تسلی دیتا ہوا تھا بیگم منور چند ثانیے تک

اس کو محبت سے دیکھتی رہیں ۔

حنان سے بات کرکے ان کے دل کو سکون ملا تھا۔

میری پیاری سی چاچی ماں !ایک کپ چائے کا پلائیں۔۔۔۔۔۔"

میں جب تک چائے ختم کروں گا آپ ملائکہ سے بات کر لیں ۔

حنان بیٹا !خدیجہ کی وجہ سے ہمیں ویسے ہی کچھ وقت"
مل گیا ہے۔۔۔ ان شاء اللہ اس وقت تک اپنے آپ کو ذہنی

طور پر تیار کرلے گی۔۔۔۔۔ ہاں !اگر خدیجہ کا پاکستان جلدی

آنے کا ارادہ بن گیا تو پھر تم بھائی صاحب سے بات کر لینا

تمہاری بات مان کر کیا پتا وہ چند مہینے شادی کو مزید آگے کر دیں۔"۔

کچھ سوچ کرانہوں نے اسے منع کیا۔

جیسے آپ کا حکم میری پیاری سی چاچی ماں ۔ ۔۔۔۔۔"

آپ جب تک چائے بناتی ہیں میں ذرا محترمہ ملائکہ بی بی

کی خبر لے لو دو دن سے لیڈی ڈیانا بنی چھپ کے بیٹھی

ہے۔۔۔ شکل تک نہیں دکھائی ۔۔۔۔۔۔۔بھئی میں تو اس کی

شکل بھی بھول گیا ہوں ۔۔۔ جیسے ہی شکل یاد کرنے کی

کوشش کرتا ہوں ہو لمبی بال کھولے کالی آنکھوں والی

چڑیل سامنے آ جاتی ہے ۔۔۔۔کل تو سچ میں میرا ترا ہی نکل

گیا بعد میں سمجھ آئی کے محترمہ نے لگتا ہے دو دن سے

"منہ نہیں دھویا اس لیے ایسی حالت ہو رہی ہے۔۔۔

حنان کی بات سن کر بیگم نور کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

اچھا میرا بچہ !تم جاؤ ملائکہ کے پاس میں چائے کے ساتھ پکوڑے بھی"

"بنا کر لاتی ہوں

بیگم منور محبت سے حنان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے

بولیں اور حنان کو ملائکہ کے کمرے میں جانے کا اشارہ کر کے خود کچن کی طرف آ گئیں۔

دروازہ ناک ہونے کی آواز سن کر ملائکہ نے کتابوں سے سر اٹھایا کیا اور آنے والے کے متعلق سوچا اس وقت شام کے پانچ بجے تھے جب کچھ سمجھ نہ آیا تو سر جھٹکتی اٹھ کر کھڑی ہوئی اور دروازہ کھولا سامنے ہی حنان دونوں ہاتھ سینے پر باندھے مسکراتا ہوا کھڑا تھا ملائکہ نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا اور دروازہ کھول کر سائیڈ پر ہو گئی ایک گہری سانس لیتی خود کو پرسکون کرتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"مجھے بتانا پسند کریں گی محترمہ ملائکہ صاحبہ کے دو دن سے آپ کی شکل کیوں غائب ہے "۔

حنان صوفے پر بیٹھا اور سارا دھیان ملائکہ کے چہرے کی

طرف لگایا تاکہ اندازہ لگا سکے کہ دو دن سے کمرے میں کیوں بند ہے۔

ملائکہ نےایک نظر حنان کو دیکھا اور اپنی انگلیاں مروڑنے

لگی وہ کہیں سے بھی پر اعتماد لڑکی نہیں لگ رہی تھی

اس کے چہرے پر عجیب ڈر تھا حنان کو شاک ہی لگا بے

شک وہ پہلے بھی بہت زیادہ زیادہ نہیں بولتی تھی مگر

اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ہر وقت رہتی تھی آنکھوں

کی چمک اس کے خوش ہونے کا پتہ دیتی تھی۔ حنان نے

تاسف سے ملائکہ کو دیکھا اور تھوڑا پیچھے ہو کر صوفے سے ٹیک لگا کر

بیٹھ گیا۔

میرا خیال ہے کہ ہم دونوں اچھے بہن بھائی اور بہترین

دوست ہیں اگر میں غلطی پر نہیں تو یہ تم نے ہی کہاتھا اپنے اور میرے

بارے میں۔

حنان کی بات پر ملائکہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ تم میرے متعلق زیادہ ہی سوچ"

رہے ہو۔۔۔ میں نے اپنی آنے والی زندگی سے سمجھوتہ کر لیا

ہے ۔ دکھ تو ہے ۔۔۔۔۔۔لکھنا چھوٹ جائے گا مگر اس بات کی

خوشی بھی ہے کہ اپنے شوق کی قربانی دے کر میں اپنا

گھر بسا لوں گی۔۔۔ بلکل ایک عام عورت کی طرح جو اپنی

خواہشات گھر بنانے کے لیے اور اپنے شوق سرتاج کی

نظروں میں ہمیشہ رہنے کے قربان کر دیتی ہے ۔ ۔۔۔۔بعد میں

چاہے ساری زندگی وہ اسی پچھتاوے میں گزار دے کہ اس

وقت اگر سر اٹھا لیتی تو شاید آج حالات مختلف ہوتے۔۔۔۔

مگر تم جانتے ہو ۔۔۔۔میں چاہ کر بھی بغاوت نہیں کر سکتی

کیوں کہ میری ماں نے مجھے اپنے لفظوں کی رسی سے

باندھ دیا ہے ۔۔۔۔ لفظوں کی یہ رسی میں چاہ کر بھی اپنے

وجود سے کھول نہیں سکتی کیوں کہ وہ لفظ میری ماں

کی زندگی کے عملی تجربے کا نچوڑ ہیں۔ اور ماں کبھی بھی

"اپنی بیٹی کے لئے کوئی غلط فیصلہ نہی لے سکتی۔۔۔۔ ۔

ملائکہ کا لہجہ رقت آمیز تھا اور چہرے پر کرب کے آثار تھے

حنان نے ایک نظر اس کے پھیکے چہرے کو دیکھا جہاں

چمک محدوم تھی اس کا دل افسردگی سے بھر گیا۔

تم نے ایک غلطی کی ہے۔۔۔۔ تمہیں ہتھیار ڈالنے سے پہلے"

پاپا اور چاچو سے بات کرنی چاہیے تھی ۔۔۔۔مگر تم نے پہلے

ہی ہتھیار ڈال دیے اور بھائی کو اپنے اوپر حاوی ہونے کا

موقع فراہم کر دیا ۔۔۔ اگر تم پاپا یا چاچو سے اس سلسلے

میں بات کر لیتی تو شاید آج اتنی مغموم نہ بیٹھی ہوتی۔۔۔۔ "۔

حنان نے اس کو اس کی غلطی بتانی چاہی۔

تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔ بڑے ابو اور پاپا کبھی بھی"

مجھے سعدین کی مرضی کے خلاف جا کر سپورٹ نہ

کرتے۔۔۔ ۔ اور یہ بات میں اپنی ماما اور تمہاری ماما کی

"گزشتہ زندگی کو دیکھ کر سو فیصد درست کہہ رہی ہوں۔۔۔

حنان نے افسردگی سے ملائکہ کو دیکھا اور سر جھکا دیا

اس بات سے تو وہ بھی متفق تھا کیونکہ چاچی ماں اور

ماما کو کبھی بھی چاچو اور پاپا کے آگے فضول بات کرتے یا اپنے منواتے

نہیں دیکھا تھا ۔

سعدین نے منیجر کو بلا کر فائل لانے کے لئے کہا اسی اثنا

میں دروازہ ناک ہوا

جی آجائیں "۔سعدین نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔"

اندر آنے والے کو دیکھ کر سعدین چونکا خاصے بھاری ڈیل

ڈول کا بندہ تھا چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں تھیں بال

کندھوں سے نیچے اور تیل میں چپڑے ہوئے تھے ۔

سعدین نے ناگواری سے اسے دیکھا ۔ وہ آدمی چند قدم چل

کر آگے آیا اور کرسی گھسیٹ کر ٹیبل پر پاؤں رکھ کر بیٹھ

گیا سعدین نے اس کی حرکت پر تیوریاں چڑھائیں۔

فرمایئے آپ کس لیے تشریف لائے ہیں"۔"

سعدین اس کی حرکت کی وجہ سے زرا غصے سے مخاطب ہوا۔

"

باس کو تجھ سے ضروری کام ہے اس نے رات کو کھانے پر"

بلایا ہے۔۔۔۔۔۔۔ شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نو بجے خان

ہوٹل پہنچ جانا !باس کو نہ سننے کی عادت نہیں ہے اور وقت کی پابندی

"کرنا ۔

اس کی آواز میں تحکم،لہجہ کھردرا اور سخت تھا۔

تم سے کس نے کہا کہ میں تمہاری بات سن کر تمہارے باس"

سے ملنے چل پڑوں گا !اپنے باس سے کہو کہ اگر اسے کام

"- ہے تو وہ خود چل کر میرے پاس آئے

سعدین کی آواز مین غصہ در آیا۔

داد خان نے آنکھیں سکیڑ کر اس کو دیکھا چہرے پر

کرختگی کے ساتھ وحشیانہ پن بھی اتر آیا تھا ۔

بڑا جوش ہے تجھ میں !اپنی اور فیملی کی زندگی چاہتا"

ہے تو جیسا باس نے کہا ویسا کرنا ورنہ اس ورنہ کا جواب

تجھے کل شام تک مل جائے گا !اگر تو نے اس کے ساتھ ڈنر نہ کیا

"تو۔

داد خان کی آواز میں رعونت آگئی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کی گردن مروڑ دے۔

سعدین کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی ۔۔وہ جان گیا تھا کہ اس بندے کا تعلق کسی بڑے گروپ سے ہے ورنہ نہ یوں دفتر میں گھس کر دھمکانے کی کوشش کوئی عام بندہ نہیں کر سکتا تھا۔

میں امید کرتا ہوں کہ تم رات کو نو بجے خان ہوٹل میں"

"ملو گے۔۔۔۔ میرا نام داد خان ہے رات کو ملاقات ہو گی چلتا ہوں۔

داد خان کے جانے کے بعد سعد نے نے پریشانی سے سر جھٹکا ۔ایک نئی مصیبت اس کی منتظر تھی۔ اپنے ذہن کو تھوڑا سا ریلکس کر کہ اس نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ کبھی زندگی میں اس شخص سے سامنا ہوا تھا مگر بہت سوچنے پر بھی اسے کچھ یاد نہ آیا ۔

سر بڑے صاحب آپ کو یاد کر رہے ہیں اور سر شارجہ "

کانٹریکٹ کی فائل بھی لے جائیں ساتھ ۔۔۔سر کا آرڈر ہے"۔

علی رضوی کا اسسٹنٹ اس کے پاس آیا اور ان کا حکم سنا کر چل دیا۔

ہنہہ۔۔تم چلو میں آتا ہوں۔۔۔۔"۔اپنے آپ پر قابو پاتے وہ ہموار" لہجے میں بولا۔

جی پاپا !آپ نے بلایا مجھے اور یہ کانٹریکٹ کی فائل آپ "

نے کس لئے منگوائی ہے۔۔۔۔۔۔ میں یہ ساری فائل چیک کر

چکا ہوں !سب کچھ ٹھیک ہے اس میں ۔۔۔۔۔۔۔۔"-فائل ان کے سامنے رکھتے سعدین نے مطلع کیا۔

زنانہ جوتوں کا کنسائینمنٹ تو منورپورا کرے گا مگر"

مردانہ جوتوں کی کوالٹی کا خاص خیال رکھنا ہے کیونکہ

مردانہ جوتے کی کمپنی کو خالص لیدر کے جوتے چاہیے

اس لیے تم جوتے بنانے کا سارا سامان اپنی نگرانی میں

منگوانا کہیں کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے ۔ جوتوں کی

کوالٹی نہایت اعلیٰ ہونی چاہیے اگر ایک بار یہ کانٹریکٹ

شارجہ کی کمپنی کو پسند آ گیا تو سمجھو ہمارے لئے نئ

-"راہ کھل جائے گی ہمارا کاروبار باہر کے ملکوں میں پھیل سکتا ہے۔۔۔۔

علی رضوی صاحب اس کنٹریک کے لیے بہت سنجیدہ تھے

پہلی بار فیکٹری ایسا کنٹریک حاصل کرنے میں کامیاب رہی تھی۔

"

جی بابا !جیسے آپ کہیں میں کل گودام جاکر سارا سامان

چیک کر لیتا ہوں !جس چیز کی ضرورت ہے وہ منگوا لیتا

ہوں اور باقی رہ گیا لیدر تو ہمارے پاس پہلے ہی بہت اعلی

کوالٹی کا لیدر موجود ہے اس لیے مزید تحقیق کی ضرورت

"نہیں انشاء اللہ ہمارا اسٹاک کمپلیٹ ہوجائے گا۔

سعدین پراعتماد تھا۔

چلو ٹھیک ہے !اگر تم مطمئن ہو تو مجھے بھی کوئی"

پریشانی نہیں ! منور سے میری بات ہوگئی ہے زنانہ جوتوں

کا سٹاک اس کے پاس تقریبا تیار موجود ہے اور کوالٹی

بھی اعلی ہے۔تم بس اپنے سٹاک پر دھیان دینا تاکہ کوئی کمی نہ رہ

جائے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی رضوی مسکراتے ہوئے فائل اس کی جانب بڑھا کر بولے۔

حسنان کو ایک ہفتے سے زیادہ ہوگیا تھا دن رات کا فرق

بھلائے وہ ہاسپٹل میں مصروف تھا کمرے میں آیا تو دروازہ

ناک کر کے سسٹر تانیہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ۔

۔"جسی فرمایئے"

ڈاکٹر حسنان نے نرمی سے کہا جو اس کی شخصیت کا خاصا تھی۔

سر آئی سی یو کی پیشنٹ حمیدہ کے فیملی ممبرز میں "

سے کسی سے بھی رابطہ نہیں ہو سکا ان کی ڈیتھ کو پانچ

دن ہو چکے ہیں۔ میں نے وارڈ بوائے کو بھیجا تھا ان کے

محلہ داروں کے مطابق وہ لوگ پچھلے آٹھ دنوں سے کہیں

گئے ہوئے ہیں اب آپ بتایئے سر ہم ڈیڈ باڈی کو کتنے دن تک

سرد خانے میں رکھ سکتے ہیں ۔باڈی کی کنڈیشن ایسی

۔"نہیں کہ زیادہ دن نکال سکے۔

سیسٹر تانیہ نے ان کو آگاہ کیا۔

آپ ایسا کریں ایک فارم بنا کے اس سر کے سائن کروا"

لیں اور باڈی کو ایدھی سینٹر بھیجوادیں لواحقین کا نام

۔"بتا اور معلومات بھی جمع کروا دیں ۔

حسان کا دل ان لوگوں کی بے پرواہی اور بے حسی پر

افسردگی سے بھر گیا آخری چند گھنٹوں میں جب وہ موت

کی دہلیز پر کھڑی تھیں تو ان کی آنکھوں میں کسی اپنے

کاانتظار جیسے ثبت ہو کر رہ گیا تھا۔

ڈاکٹر حسنان !اگر آپ فری ہیں تو لنچ کے لیے چلیں میں"

نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اس لیے بھوک ناقابل برداشت

ہو رہی ہے۔۔ آپ کی ذرہ نوازی ہوگی اگر آپ میری

درخواست پر غور کریں گے اور مجھے شکریہ کا موقع عطا

"کریں گے۔

ڈاکٹر اصفیہ کی کھنکتی آواز نے حسنان کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

کچھ ہی دیر میں حسنان ڈاکٹر اصفیہ کے ساتھ کینٹین پر

بیٹھا کھانے کا آرڈر دے رہا تھا ۔

ویسے ڈاکٹر حسنان اپنےانکل کے ہاسپٹل کا آپ نے خوب"

فائدہ اٹھا رہے ہاوس جاب کے دوران ہی آپ آدھے سے زیادہ

ہوسپیٹل سنبھال رہے ہیں تو سوچیں ہاؤس جاب کے بعد

انکل آپ کو سارے ہوسپٹل کی ذمہ داری تھما دیں گے پھر

تو آپ نظر آنا ہی بند ہو جائیں گے !ویسے محبت کے

بچھڑنے کی سزا دوسرے لوگوں کو نہیں دینی چاہیے۔ ایک

ہفتے سے آپ گھر نہیں گئے حالانکہ آپ کی جگہ ڈیوٹی پر

ڈاکٹر عزیز موجود تھے۔ آنٹی کا کتنی دفعہ فون آ چکا ہے

مگر آپ ٹس سے مس نہیں ہوئے ۔۔۔۔۔۔بھول جائیں نہ سب

کچھ زندگی میں آگے بڑھیں۔۔۔ آپ یہ سمجھیں کہ اس پری

کا ساتھ آپ کے مقدر میں نہیں تھا"۔

ڈاکٹر اصیفہ نے اپنی بات مکمل کی تو حسنان نے سر اٹھا

کر ڈاکٹر اصفیہ کو دیکھا جو اپنا کھانا ختم کرنے کے بعد

اب جوس کا گلاس ہاتھ میں لیے بیٹھی تھیں۔

میں زندگی سے سمجھوتہ کر چکا ہوں ۔۔۔۔ ہو بس کچھ"

دنوں کے لیے گھر سے فرار جاتا تھا آپ کو اس قابل بنا

سکوں کے کہ اس پری وش کا چہرہ دیکھ کر اپنی تکلیف کو چہرے پر ظاہر

نہ ہونے دو۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسنان کا لہجہ تکلیف زدہ اور آنکھوں میں کسی کو کھو دینے کا دکھ ثبت تھا

اصیفہ نے ہمدردی سے حسنان کو دیکھا دونوں اکٹھے پڑھے

تھے اس لئے دوستی بھی حد سے زیادہ تھی اور یہ دوستی

ایک حد سے آگے نہیں بڑھی تھی کیوں کے حسنان نے اپنا سچ شروع

ہی میں اس سے شیئر کر لیا تھا۔

ماما۔۔۔ فازر کے بچے کو سمجھا لیں۔۔۔ اگر آج کے بعد اس"

نے میری کسی چیز کو ہاتھ لگایا تو میں اس کو گنجا کر

دوں گی"۔

ہالہ اپنے کمرے سے چیختی ہوئی نکلی خدیجہ نے ناگواری

سے اس کی اس حرکت کو ملاحظہ کیا۔

ہالہ میں ایک بار تمہیں پھر سمجھا رہی ہوں کہ انسان بن "

جاؤ ۔۔۔اگر اس کے بعد تم نے کوئی بدتمیزی کی فازر سے تو

میں جوتی سے تمہاری پٹائی کروں گی ۔۔۔مجھے بتاؤ

تمہارے ماموں تمہیں اس طرح دیکھیں گے تو کیا کہیں

گے ۔۔۔۔میں نے کیسی یہ تربیت کی ہے تم لوگوں کی"۔

خدیجہ بیگم کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا ہالہ نے

ایک نظر ماں کے سرخ چہرے کو دیکھا اور اطمینان سے

پونی جھلاتی ہوئی ماں کے پاس بیٹھ گئی۔

کس نے کہا کہ میں وہاں جاکے آپ کے بھائیوں کے سامنے "

بدتمیزی کروں گی۔۔۔۔ وہ بھی فازر سے آپ دیکھنا تو سہی

"اتنی تمیز کا مظاہرہ کروں گی کہ آپ عش عش کر اٹھیں گی۔

ہالہ انداز شرارتی تھا۔

تو یہ تمیز کا مظاہرہ تم یہاں شارجہ میں رہ کر نہیں کر"

سکتی ۔۔۔۔ہر وقت اچھل کود کوئی ضروری تو نہیں۔۔۔۔

واثقہ کو دیکھا ہے کبھی اس طرح سے چلاتے ۔۔۔"خدیجہ بیگم نے عقل

دینی چاہی۔

اوہو ماما۔۔۔۔ آپ بھی کس کی بات کر رہی ہیں وہ رہیں "

"کتابوں کی شیدائی اور میں پھولوں کی دیوانی۔

اس نے لہکتے ہوئے دوپٹہ لہرا کر جوابا کہا تو خدیجہ بیگم نے بشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

تو تمہیں کس نے منع کیا ہے کتابیں پڑھنے سے فضول کی"

۔"حرکتیں چھوڑ کر اگر تم اپنی پڑھائی پر توجہ دو تو کیا ہی اچھا ہو

خدیجہ بیگم نے گھرکا۔

ٹھیک ہے ماما ۔۔۔۔جیسے آپ کی مرضی !آج کے بعد میں"

آپ کو چیختی چلاتی نظر نہیں آؤں گی آپ میرے سنجیدہ

""رہنے سے خوش ہوتی ہیں تو میں راضی ہوں ۔

ہالہ مسکین چہرہ بنایئے سنجیدہ سی اٹھی۔

خدیجہ بیگم نے ایک نظر اس کو دیکھا اور سر جھٹکا

جیسے کہہ رہے ہوں میں تمہارے ڈراموں کو جانتی نہیں

بڑی آئی ڈرامہ کوئین۔

شام کو کلیم صاحب جب گھر واپس آئے تو حیرانی سے ہالہ کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا ۔

کیا بات ہے آج ہمارے آنگن کی بلبل کی چہکار سنائی نہیں دے رہی" ہے خیر تو ہے"۔

کلیم صاحب متفکر ہوئے۔

کیا بتاؤں پاپا۔ ۔۔۔۔۔آپ کی خوبصورت بیگم کو میرا چہکنا" پسند نہیں اس لیے میں نے بھی چپ شاہ روزہ رکھ لیا ہے

"""تاکہ آپ کی بیگم کی زندگی میں چند پل سکون کے آسکیں۔۔۔۔۔

اس کا دکھی لہجہ اوپر سے آنکھو میں آنسو جن کو وہ

بمشکل لانے میں کامیاب ہوئی۔آپنے آپ کو اس شاندار اداکاری پر دل ہی دل میں خوب داد دی

کیا ہوگیا ہے خدیجہ بیگم آپ کو ۔۔۔۔۔ان بچیوں کے دم" سے تو ساری رونق ہے اگر یہ آج اپنے ماں باپ کے گھر میں

اپنی مرضی سے زندگی نہیں گزاری تو کل کا آپ خود

سوچیں۔۔۔۔۔ اگر ان کو اپنے ہی گھر میں کھل کر جینے کا

حق نہ مل سکا تو اگلے گھر میں ان کی شخصیت کیسی

ہوگی ۔ آپ میری بہن جمیلہ کو بھول گئی ہیں ساری زندگی

اماں جان نے ان کو کبھی ہسنے نہیں دیا تھا ذرا سا ہنسی

نہیں اماں جان کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ جاتا۔۔۔۔۔جس

وقت آپا کی شادی ہوئی میں بہت خوش تھا۔ ۔۔۔۔۔جب

شادی کے بعد آپا پہلی بار گھر رہنے کے لئے آئیں تو ان

کے چہرے پر ہر وقت رہنے والی مسکراہٹ بھی غائب تھی ۔

عجیب سا حزن تھا آپا کے چہرے پر !جو اس وقت مجھے

سمجھ نہیں آیا مگر وقت کے ساتھ ساتھ مجھے سمجھ

آگئی کے آپا کی مسکراہٹ کا گلہ سعید بھائی نے گھونٹ دیا

تھا ۔شادی کے چھٹے سال ان کی موت نے مجھے جیسے

پاگل کر دیا ۔ہم چھ بہن بھائیوں میں آپا سب سے بڑی اور

میرا نمبر پانچواں تھا۔آپا کا جنازہ دیکھ کر میرے دماغ

میں بس ان کی دکھی صورت رہ گئی۔میرا اپنے ہی گھر

میں دل نہیں لگتا تھا اسی لیے بھائی صاحب کی مدد سے

شارجہ آگیا۔جب میری گود میں واثقہ نے مجھے پہلی

مسکراہٹ سے نوازا تو آپا کا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے

آگیا ۔مجھے لگا جیسے میں آپا کو مسکراتا دیکھ رہا ہوں۔۔۔

تب میں نے خود سے عہد کیا کہ اپنی بیٹیوں کو آزادی سے

جینے کا پورا حق دوں گا۔۔۔ کلیم صاحب کی آنکھوں میں

نمی تھی اور چہرے پر کرب۔

خدیجہ بیگم نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دی

ابھی کچھ بھی کہنا بیکار تھا بعد میں کلیم صاحب سے

بات کرکے ان سمجھا سکتی تھیں۔بچیوں کے ہنسنے بولنے

کے خلاف تو وہ خود بھی نہیں تھیں ۔بس چاہتی تھیں کہ

بچیاں صبر اور برداشت کی عادت بھی ڈالیں۔

یہ لیں پاپا جان۔ ۔۔۔۔۔۔ آپ کی مزیدار سے چائے تیار ہے اور"

اس کے ساتھ آپ کے لئے مزیدار سے سینڈوچ کھا کر بتائیں

۔"کیسے بنے میں نے ایک نئ ترکیب سے بنائے ہیں ۔۔۔

میرا بچہ آج تو مجھے بھوک بھی شدید لگی تھی۔کلیم"

صاحب نے مسکراتے ہوئے ایک نظر اپنے جگر کے ٹکڑے پر

ڈالی اور محبت سے خدیجہ بیگم کو دیکھا جو دونوں باپ بیٹی کو دیکھ رہی

تھیں۔

ملائکہ لاونج میں بیٹھی سر جھکائے ناول کی قسط لکھنے میں مصروف تھی۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ کہانی میں کوئی مزاحیہ سین لکھ رہی تھی جس نے اس کو خود بھی مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔وہ اتنی مگن تھی کہ اپنے قریب آتے سعدین کے قدموں کی چاپ بھی نہ سن سکی۔

میری بات کا یہ اثر ہوا ہے تم پر۔۔۔۔ابھی بھی صفحے کالے"

۔"کرنے میں مصروف ہوں۔۔۔۔

اس کے لہجے کی درشتگی اور ہوں اچانک آدھکنے پر ہالہ ڈر کے کانپتی فورا کھڑی ہوئی جس کے نتیجے میں اسکی گود میں رکھے سارے پیپر کارپٹ پر بکھر گے ۔پنکھے کی تیز ہوا نے انہیں اس کی پہنچ سے دور لا پھینکا۔

مم۔۔۔۔میں پہلے والے۔۔۔۔۔کمپ۔۔۔۔۔۔کمپلیٹ کر کر رہی"
۔"تھی۔۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں دے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر نکلے۔دل سوکھے

پتے کی مانند کانپ رہا تھا۔اس وقت خدیجہ بیگم مدحت

بیگم کے پاس تھیں اور یہ بات سعدین بخوبی جانتا تھا۔

۔"میں تمھیں کھا رہا ہوں جو یوں سہمی کھڑی ہو۔۔۔۔۔"

اسکے یوں کانپتے دیکھ کر اس کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔

نن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"۔ وہ گھگھیائی۔"

اسے کیا بتاتی کہ اس کہ یوں غصہ کرنے پر اس کا ننھا سا دل کانپنے لگتا

تھا۔

کیا نہیں ۔۔۔۔۔بولو۔۔۔ "۔وہ دبی آواز میں چلایا ۔"

میں ۔۔۔۔۔۔۔میں بس یہ آخری ناول مکمل کر لو ۔۔۔۔پھر ۔۔۔۔پھر

نہیں لکھو گی۔۔۔۔۔ "اس کے آنسو لڑھک کر گالوں پر آ گئے۔۔

تمھارے حق میں یہی بہتر ہو گا۔۔۔۔۔۔پتہ نہیں میرے باپ"

۔"نے مجھے کس جھجھٹ میں پھسا دیا ہے۔۔۔۔۔

اس کا بازو بے دردی سے جھنجھوڑتے پہلے اس سے اور پھر

خود سے بولا اور اس کو جھٹکے سے پیچھے دھکیلتا باہر کی

طرف بڑھ گیا۔اپنا بازو دباتی ملائکہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتی گھٹ

گھٹ کر رو دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سعدین نے جیسے ہی موبائل کی طرف ہاتھ بڑھایا

اس وقت موبائل کی گھنٹی بجی فون اٹھا کر

دیکھنے پر شمائل کا نام دیکھ کر اس کا موڈ خراب

ہوا ۔پہلے ہی داد خان کی دھمکی نے اس کا دماغ

خراب کیا ہوا تھا اب کال پر پیچ وتاب کھا کر رہ

گیا بے زاری سے موبائل آن کر کان کے ساتھ لگایا ۔۔

کیا بات ہے کس لیے فون کر رہی ہو ۔۔۔"۔"

سعدین کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔۔داد خان کا

دھمکی بھرا انداز دماغ میں ہتھوڑے کی طرح لگ

رہا تھا۔۔۔

-"۔ مجھ سے کس طرح میں بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔"

شمائل رونکھی ہوئی۔۔

سوری یار میں ذرا پریشان ہوں ۔۔۔۔تم بتاؤ مجھے "

-"کال کیوں کی۔۔۔۔کوئی کام تھا ۔۔۔

سعدین کو فورا اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اپنا لہجہ درست کیا۔

تم شاید بھول رہے ہو کہ آج تم نے مجھے ڈنر پر لے کر جانا تھا "

۔۔"۔

شائل کی آواز میں لگاوٹ صاف محسوس ہو رہی تھی

ذہن سے نکل گیا ۔۔۔ آج تو نہیں لیکن کل کا وعدہ"

۔" کرتا ہوں۔۔۔۔ تمہارے ساتھ لنچ اور ڈنر دونوں کروں گا۔۔۔

سعدین نے راضی کرنا چاہا۔۔

جب تمھیں پتہ تھا کہ آج میرے ساتھ پروگرام ہے تو میٹنگ کیوں"

"رکھی۔۔۔۔

شائل کی خفگی بھری آواز پر سعدین نے بمشکل

اپنے آپ کو کنٹرول کیا اس لڑکی کو صرف اس لیے

برداشت کر رہا تھا کہ اس کا باپ اس کے کاروبار کو

آسمان کی بلندیوں تک پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔۔

نہیں یار ۔۔۔میں نے میٹنگ نہیں رکھی بس اچانک"

۔"سے میٹنگ آ گئی ہے جو اٹینڈ کرنا بہت ضروری ہے ۔۔۔۔

لہجے کو بے زار سا بنا کر بولا تو شمائل نے ایک دو

باتیں کرنے کے بعد فون بند کر دیا۔ گھڑی پر نگاہ

ڈالی ۔جہاں سوا نو ہو چکے تھے۔۔علی رضوی کو

پہلے ہی فون کرکے اپنے دوست کے ساتھ ڈنر کرنے

کا کہہ چکا تھا ۔ موبائل اٹھا کر کمرے سے باہر نکلا

تو سامنے ہی بیگم علی بیٹھیں ہوئی تھیں۔

کیا بات ہے بیٹا اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو۔۔"۔ "

مدحت بیگم کے لہجے میں تشویش تھی۔

اس کے چہرے سے جیسے پریشانی چھلک رہی تھی

سعدین نے فورا اپنے تاثرات درست کیے

۔"کچھ نہیں ماما آپ کا وہم ہے ۔۔۔۔"

ماں کے ماتھے پر بوسہ دیے کر ان کو مطمئن کرنے کی سعی کی۔

میری جان تم نے چچا کی طرف چکر نہیں لگایا ۔۔"

وہ شکایت کر رہے تھے۔۔۔۔۔"- ان کے ہر انداز سے اپنے بیٹے کے لیے محبت جھلک رہی تھی

اف ماما چچا جان کو پتا بھی ہے کے میرا سارا دن"

فیکٹری میں نکل جاتا ہے ۔۔۔۔میں ان کے گھر کس

-"وقت چکر لگاؤ۔۔۔

اس کے لہجے سے بیزاری ٹپک رہے تھی بیگم علی نے

اس کو اچھنبے سے دیکھا۔

ماما اس وقت میں بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں"

ہو اس لیے ابھی اجازت دیں آکر آپ سے بات کروں

گا اور اگر کل وقت ملا تو چچا کی شکایت بھی دور

"-کرنے کی کوشش کروں گا ۔۔۔۔

ماں کو تسلی دے کر ٹیبل پر رکھا موبائل اور گاڑی

کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا بیگم علی نے پیچھے

سے دعائیں پڑھ کر پھونکیں اسی لمحے حنان اپنے

کمرے سے باہر آیا۔

" ماما آپ اکیلی کیوں بیٹھے ہیں پاپا کہاں ہیں اور

یہ کیا آج پھر حسنان گھر نہیں آیا ۔۔۔۔ مجھے لگتا

ہے کہ خود ہو سپٹل کا ایک وزٹ کرنا پڑے گا ذرا

میں بھی تو دیکھوں کہ موصوف کو ایسے کون سے

کام ہے جو وہ ہوش بھلائے بیٹھا ہے۔۔۔"-ان کے قریب

بیٹھتا ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

" بیٹا جی میں نے آج دن کو فون کر کے اس کی

اچھی طرح خبر لی ہے ایک تو افتخار بھائی نے

آرام سے سارا ہو سپٹل حسنان کے کندھوں پر رکھ

دیا ہے۔۔۔ اب بندہ پوچھے کہ حسنان سے پہلے بھی

تو وہ ہاسپٹل چلا رہے تھے۔۔۔۔ آج دس دن ہوگئے

ہیں جناب چند گھنٹوں کے علاوہ گھر نہیں آئے

بہانہ بس یہی ہے۔۔۔ ہاسپٹل میں کام بہت زیادہ ہے

۔"اور اپنی نگرانی میں کروانا پڑتا ہے۔ ۔۔۔

بیگم علی غصے سے بولیں۔

یہ بات تو ٹھیک ہے۔۔۔ کیوں کہ آجکل انکل افتخار"

ایک کانفرس کے سلسلے میں ملک سے باہر گئے ہوئے

ہیں اور تقریبا ابھی ان کی واپسی میں پندرہ دن

۔"باقی ہیں۔۔

حنان نے انہیں آگاہ کیا۔یہ بات حسنان نے اسے فون پر بتائی تھی۔

پندرہ دن لو۔۔۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ حسنان کا :

یہ پورا مہینہ طرح گزرے گا ۔۔۔۔۔۔ہم اس کی شکل

۔"کو ترستے رہیں گے۔ ۔۔۔۔

وہ جزباتی ہوگئی ۔

۔"مام آپ اداس نہ ہوں۔۔۔ میں ہوں نہ آپ کے پاس۔۔"

حنان نے ان کے گرد بازووں کا گھیرا بنا کر لاڈ سے کہا۔

تم بھی کون سا کم ہو۔۔یونی سے آتے ہی اپنی"

" لاڈلی چچی ماں کے پاس بیٹھ جاتے ہو۔۔۔۔۔

بیگم علی کا شکوہ سن کر حنان کو زور سے ہنسی آئی۔

ویری سوری ماما ۔۔۔۔بس ذرا ملائکہ کی وجہ سے"

ادھر جا رہا تھا۔۔ آپ نے دیکھا تو ہے اس کو۔۔۔۔گم

سم سی ہو کر رہ گئی ہے۔۔۔۔ پہلے جیسی مسکراہٹ

اور شوخی اس کے چہرے سے غائب ہے۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کیا بات ہو سکتی

ہے۔۔ ماما سعدین بھائی نے اسے کہانی لکھنے سے

منع کر دیا ہے۔ اور اس کے علاوہ اسے لیکچر شپ

کی آفر ہوئی تھی مگر سعدین نے منع کر دیا۔اس لیے وہ آرزردہ

ہے۔۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنان نے تفصیل سے انہیں بتایا۔

وہ کیوں بھلا ملائکہ تو کتنی اچھی سٹوریز"

لکھتی ہے۔۔ ہر مہینے اس کی قسط پر اتنا اچھا

رسپانس آتا ہے پھر سعدین کو کیا خفگی ہے اس

کے گھر بیٹھ کر لکھنے سے ۔۔نوکری کی بات تو

دوسری ہے اگر منع کیا تو کوئی بات نہیں۔۔انہیں سعدین سے اس بات

کی توقع نہیں تھی۔

پتہ نہیں ماما بھائی کیا چاہتے ہیں ۔۔۔"۔حنان نے کندھے اچکائے۔"

۔"کل میں خود سعدین سے بات کروں گی ۔۔۔۔۔"

بیگم علی کو ملائکہ کی ناول نگاری بہت پسند

تھی۔ اکثر وہ پہلے ہی جاکر اس کی لکھی قسط

پڑھ لیتیں اور پھر اپنی رائے بھی دے دیتیں۔ان کی بات سن کر حنان

کو کچھ اطمینان نصیب ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماما۔۔ مجھے نہیں پتا میں نے یہ ساری چیزیں ساتھ لے کر جانی"

۔"ہیں۔۔

ہالہ ایک بڑا سا باکس بمشکل گھسیٹتے ہوئے ہال میں لے کے آئی۔۔۔

یہ تمہارا پانچواں بڑا ڈبہ ہے۔۔۔۔ جس کو تم نے ہر"

حال میں پاکستان لے کر جانا ہے۔۔۔۔ تم ایسا کیوں

نہیں کرتی کہ سارا شارجہ ہی ڈبو میں بند کر لو

۔" تاکہ تمہیں پاکستان جا کر کوئی پرابلم نہ ہو۔۔۔۔۔

خدیجہ بیگم نے غصے سے اس کی حرکت کو

ملاحظہ کیا۔ وہ اس کو کئی بار سمجھا چکی تھی

کہ پاکستان صرف ضروری سامان ہی لے کر جانا ہے

کیوں کے سامان لے کر جانے میں جو پیسہ خرچ

ہونا ہے۔۔ اس سے کہیں درجہ بہتر ہے کہ پاکستان

سے نئی شاپنگ کرلی جائے مگر کون سمجھائے ہالہ

بی بی کو جو اپنی ہر چیز یہاں سے ہی لے کر جانا

چاہ رہی تھی اور ساتھ دینے کے لیے اس کے پاپا

چار ہاتھ آگے تھے۔۔ہالہ نے منہ بنایا اور قریب ہی

صوفے پر بیٹھ گئی۔ واثقہ نے ہمدردی سے بہن کو

دیکھا جو اپنی چیزوں کے پیچھے شروع سے ہی

پاگل تھی بچن سے لے کر اب تک اس کے پاس اس

کے سارے کھلونے اور پسندیدہ چیزیں موجود تھیں

یہ وہی چیزیں تھی جو پورے ہفتے سے ڈبوں میں

پیک کر رہی تھی جن کو کسی صورت بھی چھوڑ

کر جانا اسے منظور نہیں تھا۔۔۔

واثقہ تم اٹھ کر کھانا بنا لو۔۔۔کیونکہ آج کا دن بھی"

ہالہ کا اپنے ڈبوں کے ساتھ ہی گزر جانا ہے اور ہمارا

تو بھوکا رہنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ۔۔۔۔فازر بھی

آنے والا ہوگا ۔۔صبح تمہارے پاپا ماش کی دال بنانے

کا کہہ رہے تھے اور وہ تم ھی مزے دار بناتی ہو ہالہ

تو اس کا گارا بنا دیتی ہے۔۔۔۔ تمہارے پاپا کو

تمہارے ہاتھ کی کھڑی دال پسند ہے اس لئے اب

اس کتاب کو سائیڈ پر رکھو اور پہلے کھانا بنالو

اور فازر کے لی تھوڑی سی چکن بنا لینا ۔۔۔بیگم

خدیجہ اس کو ہدایات دے رہی تھیں اور ہالہ کی تیوریوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔

اچھا آپ اپنے لاڈلے کے لیے چکن بنوا رہی ہیں"

جبکہ آپ کو پتہ ہے کہ مجھے ماش کی دال بالکل

بھی پسند نہیں ۔۔۔۔۔"- ملائکہ نے منہ بسورا۔۔

تم مجھے پہلے ایک لسٹ بنا دو کہ تمہیں کون سی"

چیز پسند ہے اور کونسی نہیں فازر تو صرف ایک

ماش کی دال نہیں کھاتا۔۔۔تمھیں تو ہر سبزی سے

چڑ ہے۔۔۔۔۔"۔ خدیجہ بیگم کا پارہ ہائی ہوا ۔۔۔۔وہ

پہلے ہی اس کی اس عادت سے بہت تنگ تھیں گھر

میں جو بھی پکتا ہالہ کے حلق سے نیچے نہیں

اترتا تھاوہ اپنی پسند کا بناتی اور کھاتی۔۔

خدیجہ بیگم اس کی اس عادت سے بہت تنگ تھی

کیوں کہ اگلے گھر میں جاکر ہالہ کو پریشانی کا

سامنا کرنا پڑ سکتا تھا مگر یہ بات وہ نہ تو ہالہ کو

سمجھا پائی تھیں اور نہ ہی کلیم صاحب کو جو اس کا پورا ساتھ دیتے

تھے۔۔

ملائکہ نے سر اٹھا کر اپنے ارد گرد پھیلے کاغذوں کو

ایک نظر دیکھا دو گھنٹے سے زیادہ گزر چکے تھے

مگر اس سے ایک لفظ نہیں لکھا گیا۔۔۔ایسا لگتا تھا

جیسے لفظوں نے منہ موڑ لیا ہے۔۔ کاغذوں کا پلندہ

اٹھا کر اس نے سائیڈ پر رکھااور بیڈ کے ساتھ ٹیک

لگا کر آنکھیں بند کر کے کہانی کے کرداروں کو

دیکھنا چاہامگر شایدوہ بھی ناراض ہو چکے تھے

تھے بند آنکھوں کے پیچھے سوائے اندھیرے کے اسے

کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کئی دنوں سے وہ

کہانی کی باقی ماندہ اقساط پوری کرنے کی

کوشش کر رہی تھی مگر اب اسے یہ ناممکن لگ رہا

تھا۔ ڈائجسٹ کے آفس سے کئی بار کال آ چکی تھی

وہ ابھی قسط کے انتظار میں بیٹھے تھے اور ملائکہ

کوشش کر رہی تھی کہ تمام اقساط ایک ساتھ

ساتھ لکھ کر بھیج دے مگر باوجود کوشش کے وہ

ایسا نہیں کر پا رہی تھی ۔۔ بیگم منور نے اس کے

کمرے میں جھانکا تو ملائکہ کو یوں دیکھ کر اس

کے پاس آ گئیں ۔۔۔

۔"کیا بات ہے بیٹا ایسے کیوں لیٹی ہوں۔۔۔"

"محبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر وہیں قریب بیٹھ گئیں۔۔

کچھ نہیں ماما بس تھوڑی دیر آرام کرنا چاہ رہی"

۔"تھی اس لیے لیٹی تھی۔۔ آپ بتائیں کیا کوئی کام تھا

ملائکہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور ان کا ہاتھ تھام کر بولی۔۔

کوئی کام نہیں تھا بیٹا۔۔۔ میں تو بس تمہیں"

۔"دیکھنے آئی تھی۔۔۔ کیا کہانی مکمل ہو گئی۔۔۔

اس کے قریب کاغذوں کے ڈھیر کو دیکھ کر بیگم منور نے پوچھا۔

نہیں ماما مجھ سے نہیں لکھا جا رہا۔۔۔"- اس کی

بے بسی اس کے چہرے پر واضح تھی بیگم منور

نے تاسف سے اپنی پیاری سی بیٹی کا چہرہ دیکھا۔

بیٹا تم سب کچھ بھول کر بس اپنی توجہ کہانی"

پر دو۔۔۔اپنے ذہن کی سلیٹ کو صاف کر دو ایسے

جیسے تمہاری زندگی میں کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔ تب

ہی تم اپنی کہانی کو آگے بڑھا سکو گی۔۔۔ اور بیٹا

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شادی کے بعد سعدین تمہیں

لکھنے کی اجازت دے دے۔۔۔ اس لیے ابھی اس بات

کو ذہن پر سوار مت کرو۔۔۔"

بیگم منور نے نرمی اور محبت سے سمجھانے کی

کوشش کی تو ملائکہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

جانتی تھی کہ ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں ابھی شادی

میں چند ماہ باقی تھے اسی وقت اپنے آپ سے

وعدہ کیا کہ اب کوئی فضول سوچ اپنے ذہن میں

نہیں آنے دے گی اور دھیان سے اپنی کہانی مکمل کرے گی

۔"بیگم صاحبہ ہماری بیٹی کہاں ہے ۔۔۔۔"

منور رضوی صاحب گھر آئے تو ملائکہ کی غیر

موجودگی محسوس کرکے بولے۔

ملائکہ اپنے کمرے میں ہے ۔۔۔آپ بیٹھے ہیں پہلے پانی پی لیں۔۔۔"

۔"میں اس کو بلاتی ہوں۔۔۔

بیگم منور کچن کی طرف بڑھی ان کو پانی پلا

تھما کر خود ملائکہ کے کمرے کی طرف چل دیں

۔ملائکہ کو پرسکون دیکھ کر ان کو تسلی ہوئی

۔" چلو بیٹا پاپا آگئے ہیں ۔۔۔۔وہ آپ کو بلا رہے ہیں "

ملائکہ نے جیسے سنا فورا نیچے اتر کر جوتے پہنے

اور اپنا دوپٹہ درست کر کے باہر نکل آئی اس کا

خیال تھا کہ اپنے دکھ کو کبھی بھی اپنے باپ پر

ظاہر نہیں کرنا کیونکہ ان کو تکلیف ہوگی تو ان

کی تکلیف محسوس کر کے خود کو بھی تکلیف

ہوگی کسی حد تک اس کی بات درست تھی لیکن

اگر وہ اس طرح سوچتی کہ میں اپنا مسئلہ اپنے

والد سے بیان کروں گی تو یقینا اس مسئلے کا

کوئی حل نکال لیں گے ماں باپ چاہے جیسے بھی

ہوں ہو اولاد کو دکھ سے نکالنے کے لیے اپنا آپ وار

دیتے ہیں ہم بیٹیاں اپنے ماں باپ کو دکھوں سے

بچانے کے لیے خود کو جہنم میں جھونک دیتی ہیں

یہ نہیں سوچتی کہ ہماری اس تکلیف کو دیکھ کر

ہمارے ماں باپ مزید تکلیف میں آجائیں گے جائز

باتوں کی حد تک سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے مگر

ناجائز بات کو برداشت کرنا کوئی عقلمندی نہیں ۔

بے شک کہانی لکھنے سے منع کرنا سعدین کا حق تھا

مگر ملائکہ کو تکلیف دینے کا اختیار اس کو حاصل

نہیں تھا ۔نہ ہی ملائکہ کی خواہش ناجائز تھی کہ سعدین اس پر یوں

روک ٹوک کرتا۔

سعدین نے ہوٹل کے دروازے سے اندر قدم رکھا تو

آس پاس نگاہ دوڑائی کچھ دور ٹیبل پر داد خان

بیٹھا نظر آیا داد خان کی نظر بھی اس پر پڑ چکی

تھی داد خان نے مطمئن ہو کر موبائل اٹھا کر نمبر

ملایا اور دوسری طرف اس کے آنے کی اطلاع کی

باس کا حکم سن کر اثبات میں سر ہلایا اور کھڑا ہو

گیا۔ سعدین کے قریب آنے پر اسے اپنے پیچھے آنے کا

اشارہ کیا اور ہوٹل کی ایک سائٹ پر بنی سیڑھیوں

کی طرف مڑ گیا سعدین نے ایک گہرا سانس لیا اور

اس کے پیچھے چل پڑا۔دل میں ہلکی سی گھبراہٹ بھی تھی۔

یہاں ٹھہرو میں پہلے پاس کو بتا دوں۔۔۔"۔ داد"

خان نے کہا اور خود دروازہ کھول کر کمرے میں چلا گیا۔۔

۔"آ جاؤ اندر باس بلا رہے ہیں۔۔۔"

داد خان نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر سر باہر نکالا

اور اسے اندر آنے کے لیے کہا سعدین کہ دل میں ڈر

موجود تھا اس لئے کچھ سہما ہوا تھا۔کمرے کے

اندر داخل ہوا تو نگاہ دوڑائی۔۔۔ کافی بڑا لگژری

روم تھا۔کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی۔۔ سر

گھما کر دائیں بائیں دیکھا تو دائیں سائیڈ پر رکھے

صوفوں پر ایک بندہ بیٹھا نظر آیا عجیب سی شکل

و صورت والا وہ انسان سگار پینے میں مصروف تھا۔

فرمایئے آپ نے مجھے کیوں بلوایا ہے اور آپ کی دھمکی دینے کا کیا"

۔"مقصد تھا۔۔۔

سعدین کا لہجہ تیکھاہوا۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے کوئی چائے پانی ہو"

جائے۔۔۔ پھر آرام سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اس بات میں

۔"تمہارا ہی فائدہ ہے اگر آرام اور اطمینان سے سنو گے تو۔۔۔۔۔

باس کے لہجے میں میں ہلکی سی کرختگی تھی

مجھے کوئی چائے پانی نہیں چاہیے آپ اپنی بات کریں۔۔۔ مجھے یہاں"
کس لیے بلایا ہے"؟

سعدین کے لہجے میں ناگواری تھی۔

جب تک میں نہ بلاؤ کمرے میں واپس مت آنا اور"

جا کر چائے کہ ساتھ کچھ کھانے کے لئے بھیجو۔"۔

داد خان کو انگلی کے اشارے کے ساتھ ہی زبان سے

بھی جانے کا حکم دیا تو وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

۔"کیا بات ہے آپ اتنے پریشان کیوں ہیں"

منور علی کو پریشان دیکھ کر بیگم منور نے بے چینی سے پوچھا۔۔

منور صاحب نے ایک نظر بیوی کو دیکھا اور

-نڈھال سے بیڈ پر بیٹھ گئے

کیا بات ہے جلدی بتائیں نا مجھے پریشانی ہو رہی ہے"-بیگم منور نے"
بے تابی سے پوچھا۔

ناصر کا فون آیا تھااس نے سعدین کو داد خان کے ساتھ ہوٹل میں"
دیکھا ہے ۔"۔

منور صاحب کے لہجے میں اضطراب واضح تھا۔

۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے !داد خان کے ساتھ سعدین کو کیا کام پڑ سکتا"
۔"ہے۔۔

وہ ہراساں ہوئیں داد خان کو اچھی طرح جانتے تھے ۔

مجھے بھی یہی چیز پریشان کر رہی ہے کہ آخر ہر وہ اس سے ملنے "
۔" کیوں گیا ہے۔۔

منور صاحب کے لہجے میں بے چینی اور چہرے پر

عجیب سی ویرانی چھای ہوئی تھی ان کے لئے یہ

بات نہ قابل قبول تھی کہ ان کا ہونے والا داماد ایک

بد نام غنڈے کے ساتھ دیکھا گیا ہے۔

آپ بھائی صاحب کو کال کریں اور ان کو بتائیں یہ بات ان کے علم "

میں ہونا ضروری ہے۔۔۔- "ان کی آواز میں بے چینی تھی۔

منور صاحب نے بیوی کی بات سن کر اس بات میں

سر ہلایا اور اپنی جیب سے موبائل نکال کر علی

رضوی کا نمبر ڈائل کیا آمنے سامنے بات کرنے کے

بجائے انہوں نے فون پر بات کرنے کو ترجیح دی۔

سعدین کی بے چینی اس کی ہلتی ٹانگ اور

انگلیوں کی لرزآہٹ سے صاف دکھائی دے رہی

تھی باس ہنوز سگار پینے میں مصروف تھا چہرے

پر لاپرواہی کا عالم اور شخصیت میں عجیب

کر خنگی تھی جو دیکھنے والے کو ایک دم سے ڈرا دے۔

آپ بتانا پسند کریں گے کہ آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے ۔۔"سعدین"

کی آواز میں ناگواری درد آئی۔

بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ بتاتا ہوں۔۔۔ بڑی جلدی ہے تمہیں "

پوچھنے کی اور مجھے بتانے کی۔۔۔۔۔ آخر میرا اتنا

اہم کام تمہاری وجہ سے اٹکا ہوا ہے۔۔۔۔۔ میں نے ایک

سپیشل جوتا تیار کروانا ہے۔۔۔۔ جوتے کا ڈیزائن

تمہیں ہم دیں گے۔۔۔۔ تمہارا کام اسے اپنی نگرانی

میں خفیہ طور پر تیار کروانا ہے۔۔۔۔۔ اگر اس بات

۔"کی بھنک بھی باہر نکلی تو تم اپنے انجام کے لیے تیار رہنا ۔۔۔۔۔

بات شروع کرنے سے پہلے قادر خان نے سگار ایش

ٹرے میں رکھا اور صوفے پر قدرے آگے کی طرف

جھک کر دونوں کہنیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں اور

ہاتھوں کو باہم پیوست کیا نگاہیں سعدین کی

نگاہوں میں گاڑ کر اپنے الفاظ کو زبان دی اس کے

انداز میں جو سرد مہری اور دھمکی چھپی ہوئی

تھی اس نے سعدین کو اندر تک لرزا دیا

اگر میں اس کام کی حامی نہ بھروں تو۔"۔"

سعدین ایک پل میں جان گیا تھا کہ ضرور جوتے

میں کچھ چھپا کر اسمگل کرنا ہو گا اس نے سوچا جو ہو گا دیکھی جائے گی

آر یا پار۔۔

اس کی بات سن کر قادرخان اٹھا اور دونوں ہاتھ

کمر پر باندھ کر کمرے میں دو چکر لگائے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی

اور تم حامی کیوں نہیں بھرو گے۔۔۔ داد خان"

تمہیں بتا چکا ہے کہ تمہاری فیملی ہمارے نشانے پر

"ہے ۔۔۔لگتا ہے ۔۔۔۔تمہیں اپنی فیملی سے پیار نہیں۔

باس عرف قادرخان کی غراہٹ نما آواز نے سعدین

کی ہتھیلیاں بھگو دیں مگر وہ اپنے آپ کو کمزور

ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے بغیر چہرے پر

گھبراہٹ کا تاثر دیے سکون سے بیٹھا رہا۔ جب کہ

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اٹھ کر یہاں سے بھاگ جائے۔

"آپ یہ کام کسی اور سے کیوں نہیں کروا رہے ۔۔۔۔"

اس نے جاننا چاہا کیوں کہ وہ اچھی طرح جانتا تھا

کہ ان کی فیکٹری کے جوتے بےشک مشہور تھے مگر

بہت تھوڑے پیمانے پر تیار کیے جاتے تھے

چلو۔۔۔ تم کیا یاد کرو گے میں تمہیں ایک راز کی"

بات بتاتا ہوں۔۔۔۔ بڑی کمپنیوں سے کام میں نقصان

کا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ چھوٹی اور غیر معروف

کمپنیوں میں نقصان کا تناسب انتہائی کم ہوتا ہے۔

جو جوتا ہمیں بنا کر دو گے ہم تمہیں اس ایک

-"جوتے کی قیمت پانچ لاکھ دیں گے۔۔۔۔

باس نے بات مکمل کرتے ہوئے سامنے بیٹھے لڑکے

کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بغور ملاحظہ کئے جو

اتنی قیمت سننے کے بعد آنکھیں پھاڑے قادر خان

کو دیکھ رہا تھا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں

تھا کہ ایک جوتا بنانے کی اتنی بھاری قیمت ادا کی

جائے گی اب تو اس کا شک یقین میں بدل گیا یا کہ

کوئی بہت ہی قیمتی چیز اس جوتے میں چھپا کر کر اسمگل کی جانے تھی۔

"پانچ لاکھ ۔۔۔۔ کیا جوتے میں ڈائمنڈ سمگل کرنے ہیں۔۔"

قادر خان اس کی بات پر چونکا۔

۔ "یہ لڑکا بہت تیز ہے "'۔۔۔۔قادر خان کے دماغ میں

یہ بات فورا آئی تھیں

اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے پہلی بارمیں کام "

اچھا ہوا تو آگے بھی تم سے ہی کام کروائیں گے مگر رازداری شرط ہے

۔"ہمارے کاموں میں

قادر خان نے اس کو جھڑکا۔

میں نے آپ کے کام کی حامی نہیں بھری ۔۔"سعدین نے لاپرواہی "

ظاہر کی۔

میں اپنی بات بار بار دہرانے کا عادی نہیں ۔۔۔۔کل "

داد خان تمہارے پاس ڈیزائن لے کر ایک لڑکے کو

بھیجے گا ایک ہفتے میں جوتا مجھے تیار چاہیے

ورنہ تمہارا چھوٹا بھائی حنان جس یونیورسٹی

میں پڑھتا ہے وہاں تک ہماری پہنچ آرام سے ہے۔۔۔

آگے تم خود سمجھ دار ہو۔۔ اپنے بھائی کی زندگی

چاہتے ہو یا پھر ہمارا یہ چھوٹا سا کام کرکے لاکھوں

کمانا چاہتے ہو۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باس کی آواز میں سختی اور چہرے پر عجیب

سی درندگی تھی سعدین نے ایک نظر قادر خان

کے چہرے کو دیکھا جہاں پر نرمی نام کی کوئی

چیز نہیں تھی بلکہ جو چہرہ تھوڑی دیر پہلے پر

سکون نظر آرہا تھا اب یوں تھا جیسے سامنے والے کو قتل ہی کر دے گا

۔

سعدین نے اپنا سر دونوں ہاتھوں پر گرا لیا دل میں

عجیب پکڑ دھکڑ شروع ہوچکی تھی اگر اس کی

بات مانتا تو خود گناہ گار ٹھہرتا اور اگر نہ مانتا تو

اپنے پیاروں کی زندگی خطرے میں ڈالتا

اتنا سوچ کس بات پر رہے ہو تمہیں ایک جوتا بنانے"

پر لاکھوں مل رہے ہیں لوگ تو پیسے کے لیے کیا

کچھ نہیں کرتے اور میں نے سنا ہے کہ تم اپنی

فیکٹری کو بہت بڑا کرنا چاہتے ہو اور کاروبار کو

دوسرے ملکوں میں پھیلانا چاہتے ہو تو میں

تمھاری پوری مدد کروں گا۔۔تم میرا کام کرتے رہو

۔" تو میں تمہیں اس ملک کا امیر ترین بندہ بنا دوں گا۔۔

قادر خان نے اس کے آگے دانہ ڈالا اس کو پورا یقین

تھا کہ اس کے پھینکے گئے دانے پر کبوتر بیٹھے گا

اور اس کا یہ یقین کچھ اتنا غلط بھی نہیں تھا۔

سعدین جب وہاں سے نکلا تو قادر خان کا دانا چگ

چکا تھا تصور ہی تصور میں اپنے آپ کولاکھوں

کماتے دیکھ کر اس کا دل خوشی سے چھلانگیں

لگانے کو چاہ رہا تھا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ

جس دلدل میں وہ قدم رکھ رہا ہے وہاں سے نکلنا

اس کے لیے ناممکن ہوگا اور یہ دلدل اس کو نگل کر ہی چھوڑے گی۔۔

سعدین نے گھر میں قدم رکھا تو رات کے بارہ بج

رہے تھے لاونج کے صوفے پر بیٹھے علی رضوی نے

نے کڑے تیوروں سے اپنے اس بیٹے کو دیکھا جو ان

کو اپنی اولاد میں سب سے زیادہ عزیز تھا اور

جس کی ہر خواہش پوری کرنے کے لیے انہوں نے

کبھی بھی ایک لمحے کی دیر نہیں ہونے دی تھی ۔

سعدین ان کو یوں لاونج میں بیٹھا دیکھ حیرت

زدہ ہوا کیوں کہ وہ دس بجے ہی سونے کے لئے اپنے

بیڈروم میں چلے جاتے تھے اور یہ عادت ان کی برسوں پرانی تھی۔

---کیا بات ہے بابا جان۔۔۔ آج آپ جاگ رہے ہیں۔"

طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی ۔۔"-سعدین نے قریب

آکر تشویش سے پوچھا تو علی رضوی اس کو

گھورتے اسکے مقابل کھڑے ہوگئے۔

"کیسی رہی تمہاری ملاقات داد خان کے ساتھ ۔۔۔۔"

علی رضوی بولے تو ان کی آواز میں سختی نمایاں

تھی سعدین کے چھکے چھوٹ گئے ماتھے پر ایک دم پسینے کے قطرے

نمودار ہوئے۔

آپ کو کیسے پتا چلا ۔۔۔"۔سعدین سر جھکا کر بولا"

تم میرے سوال کا جواب دو تم داد خان کے ساتھ کیا کر رہے"

تھے۔۔"۔

ان کے لہجے میں سختی اور آنکھوں میں غصہ جھلکنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا جان میرے دوست کا چھوٹا سا کام تھا اس"

کے لیے میں داد خان سے ملنے گیا تھا۔"۔

۔ہکلاتے ہوئے اس نے اپنی بات مکمل کی

کام تمہارے دوست کا تھا تو تمہارا کیا تعلق"

تھا ۔۔۔۔داد خان کے ساتھ جو تم سفارش کرنے کے لئے چل پڑے

۔۔۔۔"۔

علی رضوی کا لہجہ استفہامیہ تھا

بابا جان وہ اس کے پاس جاتے ہوئے ڈر رہا تھا بس میں اس کی مدد "
-"کے لیے گیا تھا۔۔

اس نے لہجے کو سرسری رکھنے کی کوشش کی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمھاری داد خان سے"

ٹھیک ٹھاک سلام دعا ہے تبھی تو منہ اٹھا کر آرام

سے اس نامی گرامی بندے کے پاس پہنچ گئے تھے۔۔۔"۔علی رضوی کے
طنز پر اس نے پہلو بدلا۔

با خدا بابا جان میرا داد خان کے ساتھ کوئی تعلق"

نہیں۔۔۔۔ میں نے پہلی بار اس سے ملاقات کی ہے اور

وہ بھی صرف اپنے دوست کی وجہ۔۔۔۔سے آپ مجھ پر بھروسہ
"رکھیں۔۔۔۔۔

سعدین کو سمجھ نہیں آئی کہ کس طرح ان کو پرسکون کرے۔

سعدین نے جس طرح بابا جان کو رام کیا یہ تو

صرف وہ ہی جانتا تھا ۔۔ان کے کمرے میں جانے کے

بعد صوفے پر بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھوں سے سر

تھام لیا ۔جس بلا کو گلے میں ڈال چکا تھا اس سے چھٹکارا ناممکن تھا۔

منور رضوی کی ساری رات آنکھوں میں کٹی ۔ بیگم

منور ساری رات ان کو مضطرب دیکھ کر خود بھی

پریشان رہیں۔۔صبح ہوتے ہی علی رضوی نے کال کر کے ان کی تسلی

کرائی تو کچھ سکون ہوا۔

اگلے دن سعدین سویرے اٹھتے ہی تیار ہو کر منور

علی کے پورشن کی سائیڈ پے آیا اور لان عبور کرتے ہی

سامنے موجود مین ڈور کھول کر لاؤنج میں قدم رکھیں جہاں سامنے ہی

صوفے پر ملائکہ ہاتھ

میں پیپرز پکڑے لکھنے میں مصروف تھی وہ ارد گرد کا

دھیان بھلائے اس قدر محو تھی کہ اندرداخل ہونے والے

سعدین رضوی کی آمد کا نوٹس بھی نہیں لے سکی جو کڑے

تیوروں سے اس کو دیکھنے میں مصروف تھا چند لمحوں

بعد کسی کی نظروں کی چبھن نے ملائکہ کو سر اٹھانے پر مجبور کیا۔

سعدین رضوی کو آج دوبارہ اپنے سامنے دیکھ کر بال

پوائنٹ اس کے ہاتھ سے نکل کر کارپٹ پر گر گیا اور تیزی

سے کھڑے ہونے کے چکر میں کاغذ اس کے ہاتھ سے پھسل

کر ہوا کی دوش پر ایک لمحے میں آس پاس بکھر گئے۔ اسے

فورا یاد آیا کہ اس دن بھی ایسے ہی ہوا تھا۔اس کو حواس

باختہ دیکھ کر سعدین کی تیوریاں مزید چڑھ گئیں۔

میں تم سے بات کرنے آیا ہوں۔۔۔۔مگر تم مجھے دیکھ کر "

اس طریقے سے خوفزدہ ہو رہی ہوں جس طرح میں تمہارا قتل کرنے آیا ہوں۔۔ "۔

سعدین کی آواز غراہٹ اور چہرے پر ناپسندیدگی کا تاثر اتنا نمایاں تھاکہ وہ ایک نظر اس کو دیکھ کر سر جھکا گئی ۔

آپ کچھ بولو گی یا اپنی زبان بھی کاٹ کر پھینک دی ہے تم نے" ۔".....

سعدین اس کو خاموش کھڑا دیکھ کر ناگواری سے بولا۔

آپ یہاں آئے ہیں تو یقینا آپ کو ہی مجھ سے کوئی کام ہو گا" "۔۔۔آپ بولے میں سن رہی ہوں۔۔۔

وہ بولی تو اس کی آواز سرد اور چہرہ سپاٹ تھا۔

وہ اپنی نظریں جھکائے کھڑی تھی کچھ دیر پہلے والی کیفیت سے نکل چکی تھی جو اچانک اسے سامنے دیکھ کر ہوئی تھی۔

میرے منع کرنے کے باوجود تم یہ کاغذ بھر رہی ہو ۔۔۔اس کا:

۔"مطلب ہے کہ تمھاری نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں۔۔۔۔۔

سعدین کی آواز کسی بھی جذبات سے عاری تھی

ملائکہ نے ایک نظر اس کو بغور دیکھا جو یوں مہمانوں کی

طرح کھڑا تھا جیسے کسی غیر کے گھر میں ہوں۔

میں نے اس دن بھی آپ کو بتایا تھا کہ میں لکھنا چھوڑ"

چکی ہوں۔۔۔ یہ وہی ناول ہے جو میں پہلے سے لکھ رہی

تھی اور آج کل میں اس کی آخری اقساط لکھ رہی ہوں۔۔۔۔

اس کے بعد آپ کے حکم کے تحت میرا قلم سے رشتہ ختم ہو جائے گا

"۔

ملائکہ بولی تو اس کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

سعدین نے اس کا انداز ملاحظہ کیا اسے شروع سے بولڈ

لڑکیاں پسند تھیں۔خاموش رہنے والی اور سیدھی سادھی

سی ملائکہ رضوی اسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔

نکاح کے بعد وہ بری طرح پچھتا رہا تھا باپ کی خواہش

سمجھتے ہوئے اس نے اس رشتے کو قبول تو کر لیا تھا مگر

اس کو نبھانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا ۔اپنی انا کی تسکین

کے لئے وہ ملائکہ رضوی پر اپنا تسلط جما رہا تھا۔

چاچا جان نے بابا سے میری شکایت لگائی ہے کہ میں یہاں"

نہیں آتا۔۔۔۔اپنے بابا جان کو کہہ دینا کہ میں فارغ نہیں

ہوتا۔۔۔ اگر ان کو مجھ سے ملنا ہےتو وہ آفس آجایا کریں ۔۔۔

ان کی فیکٹری میری فیکٹری سے صرف پندرہ منٹ کے

فاصلے پر ہے۔۔۔ اگر میں انہیں اتنا ہی یاد آتا ہو تو وہ وقت

نکال کر میرے پاس آ سکتے ہیں۔۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض

نہیں مگر یوں میرے ماں باپ کے سامنے مجھے ڈی گریٹ

"کرنا بند کریں۔۔۔۔ ۔

سعدین رضوی بولا تو اس کا لہجہ جذبات سے عاری تھا۔۔ ملائکہ نے حیرت کی

شدت سے اپنے شوہر کو دیکھا جو اپنے چچا کے لیے لئے اتنی

بے پرواہی سے بات کر رہا تھا جیسے وہ کسی غیر کے لئے بات

کر رہا ہوں۔اسے یقین ہو گیا کہ یہ وہ سعدین رہا ہی نہی جو

چچا سے بات کیے بنا رہتا نہیں تھا جس کے دن رات چچا کے آس پاس

گھومتے تھے۔

یہ بات اپنے چچا کو آپ خود سمجھ جائیں تو زیادہ بہتر "

۔"ہوگا کیونکہ آپ دونوں کے معاملے میں میں نہیں بولوں گی۔۔۔

ملائکہ نے صاف انکار کیا یا اس کی بات پر سعدین

نے یوں دیکھا جیسے اسے ملائکہ سے اس جواب کی

امید نہیں تھی۔کیونکہ وہ اس کو ڈرا سہا دیکھ چکا تھا

جب میں نے کہہ دیا ہے کہ یہ بات تم اپنے والد محترم کو"

سمجھاؤں گی تو اس کے بعد تمہارے انکار کی میری نظر میں کوئی اہمیت

نہیں ہے۔۔"۔

سعدین نے آگے بڑھ کر اس کی بازو کو اپنی گرفت میں لیا

اور زور سے جھٹکا دیا۔ اس کی انگلیوں کی سختی سے

ملائکہ کی سسکی نکلی مگر وہ ہونٹوں کو دبا گئی کیونکہ اس وقت مسز منور

اپنے روم میں آرام کر رہی تھیں۔

"میں انہیں منع کر دوں گی۔۔۔۔"۔

اپنی بازو کو اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش

میں وہ دو تین بار کھینچ چکی تھی مگر سعدین کی گرفت ہنوز سخت تھی۔

"او ہو۔۔۔ آج تو مٹھائی بانٹنے کا دن ہے ۔۔۔"۔

سعدین علی رضوی صاحب صبح صبح اپنی بیگم

کے پاس موجود ہیں حنان اندر داخل ہوتے ہوئے بولا

کیونکہ حنان نے یہ سارا منظر بغور دیکھا تھا اس لیے دور سے ہی مخاطب

ہوا۔

میں تو یہاں اپنی بیوی کے پاس آیا ہوں۔۔ تم مجھے بتاؤ کہ"

تم اتنی صبح یہاں پے کیا کر رہے ہو اور ابھی تک تم یونیورسٹی کیوں

"نہیں گئے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سعدین کے لہجے میں موجود ناگواری دونوں نے

محسوس کی تھی ۔ حنان نے بغور بھائی کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔

بات یہ ہے کہ بگ بی ۔۔۔۔میرا آج یونیورسٹی جانے"

کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور رہی بات یہاں آنے کی۔۔۔

تو میں اس وقت چچی ماں کے ہاتھ کا ناشتہ کرنے کے لیے موجود ہوں۔

حنان قریب آکر صوفے پر بیٹھا۔ سعدین نے بغور

اس کی بے تکلفی ملاحظہ کی اتنا عرصہ باہر رہنے پر وہ یہ

بھول ہی گیا تھا کہ حنان کی چچی ماں سے بچپن سے ہی

زیادہ انسیت ہے اور یہ بات سعدین اپنے لیے بھی بھول چکا

تھا کہ وہ خود بھی چچی کے ہاتھ کے بنے کھانوں کا دیوانہ

تھا مگر پڑھائی کے لئے باہر جانے والے وہ پانچ سال سعدین

کی شخصیت کو سنوارنے کے بجائے بگاڑ چکے تھے ۔

آج اس کے لہجے میں اپنے چچا کے لیے بیزاری دیکھ کر

ملائکہ کو یقین ہو چلا تھا کہ سعدین کو اس رشتے کی رتی

برابر بھی پروا نہیں تھی۔ سعدین نے ایک لمحے کو رک کر

ان دونوں کو دیکھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا

خیر تو ہے۔۔۔ یہ بادشاہ سلامت آج صبح صبح یہاں کیوں تشریف"

لائے تھے ۔

اس نے ملائکہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا جس کے چہرے پر

شوہر کی موجودگی میں بھی پیلاپن چھایا تھا حنان کا دل

افسوس سے بھر گیا اس کی یہ پیاری سی کزن بہت ہی

حساس اورنازک تھی اور اس کے والدین کی مہربانی سے

سخت دل بھائی کی زندگی میں داخل ہو چکی تھی۔

ملائکہ نے ادھر ادھر بکھرے سارے کا کاغذ سمیٹے

اور صوفے پر بیٹھ کر ان کو واپس ترتیب سے رکھنے لگی۔

-"...کیا بات ہے تم اتنی خاموش کیوں ہو"

حنان اس کی خاموشی کو محسوس کر کے بولے بنا نہیں رہ سکا۔۔

-"تمہارے بھائی نے مجھے بولنے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔"

ملائکہ کی آواز رندھ گئی

کیا کہا ہے بھائی نے۔۔۔ مجھے پوری بات بتاؤ حنان"

نے بے تابی سے پوچھا تو ملائکہ نے ایک نظر اس سادہ مزاج لڑکے کو دیکھا۔

تمہارے اس گرم مزاج بھائی کا آرڈر ہے کہ میں اپنے باپ کو"

منع کرو کہ وہ اس کی زندگی میں دخل اندازی نہ کریں اور

۔"بقول ان کے ان کو ماں باپ کے سامنے ڈی گریٹ ن کریں ۔۔۔

ملائکہ بولیں تو اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے

پھسل کر گالوں پر لڑھک آئے تھے۔ حنان نے تاسف سے

ملائکہ کو دیکھا اور دل ہی دل میں اپنے بھائی کو غائبانہ صلواتیں سنائیں۔

تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ۔۔۔۔۔میں آج ہی"

بابا جان سے بات کرتا ہوں وہی ان کلو لگام ڈالے گے۔۔۔۔"۔

حنان نے اس کو دلاسہ دیا اسی لمحے بیگم منور اپنے کمرے

سے باہر آئیں اور ان کو بیٹھا دیکھ کر مسکراتی ہوئی اس

کے پاس آگئیں۔ ملائکہ نے تیزی سے اپنے چہرے پر دوپٹہ

پھیرا اور گیلے چہرے کو دوپٹے سے خشک کیامبادا ماں کی نظر نہ پڑ

جائے۔

لگتا ہے آج حنان کا چچی ماں کے ہاتھ کا ناشتہ کرنے کا دل"

-"کر رہا ہے۔۔۔ اسی لیے صبح صبح یہاں موجود ہے۔۔۔

قریب آ کر اس کے ماتھے پر پیار کرتی ،ں سکراتے ہوئے بولیں۔

صحیح سے بتائے چچی ماں آپ نے ٹیلی پیتھی کا عالم"

-" کہاں سے سیکھا۔۔ فورا ہی اب میرے دماغ تک پہنچ جاتی ہیں۔۔

حنان کے شرارت سے کہنے پر مسز منور نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

اولاد کی دل کی بات تک پہنچنے کے لئے ماں باپ کو ٹیلی"

پیتھی کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں پڑتی اولاد کے

-"چہروں سے ہی وہ سب کچھ اخذ کر لیتے ہیں۔۔

بیگم منور خوشدلی سے بولیں تو حنان نے ان کا ہاتھ

عقیدت سے چوم لیا۔ ان کی اس کی نوک جھونک سے ملائکہ

کچھ دیر پہلے والی کیفیت سے نکل آئی اور اب مسکراتے ہوئے دونوں

کے لاڈ دیکھ رہی تھی۔

بیگم خدیجہ نے ایک بار سامان کا اثر نو جائزہ لیا کیا اور

پھر مطمئن ہو کر بیٹھ گئیں سامان کی پیکنگ تقریباً

مکمل ہو چکی تھی اب صرف سامان کارگو کروانا تھا اور یہ

کام صرف کلیم صاحب اور فازر نہیں کر سکتے تھے اس لیے

اپنا کام مکمل کرنے کے بعد وہ مطمئن تھی ۔پاکستان میں

منور صاحب ان کے لئے دو تین گھر اپنے قریب میں دیکھ

چکے تھے جو حال ہی میں نئے تعمیر ہوئے تھے اور ان کے

مالکان ان کو بیچنا چاہتے تھے اس لئے منور صاحب نے کلیم صاحب سے بات کی کہ اچھا موقع ہے کرائے کا گھر دیکھنے کے بجائے اپنا ذاتی گھر خرید لیں کلیم صاحب ان کی بات سے پوری طرح متفق تھے اب بس پاکستان آ کر انہوں نے گھر دیکھ کر فائنل کرنا تھااور پیمنٹ کرتے ہی کے شفٹ ہونا تھا۔

ہالہ اور واثقہ یونی گئی ہوئی تھیں ۔ آج ان کا ارادہ یونیورسٹی سے مائیگریشن کے پیپر بنوانے کا تھا تاکہ پاکستان جاکر ایڈمیشن میں پرابلم نہ ہو۔ فازر بھی ان کے ساتھ ہی تھا کیونکہ اسے بھی اپنے مائیگریشن کے پیپر بنوانے تھے۔

ہالہ تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے لوگ باہر پڑھنے کے" لئے آتے ہیں اور تم لوگ یہاں سے سب کچھ چھوڑ کر واپس پاکستان جا رہے ہو۔۔۔۔"۔

ہنری نے افسردہ لہجے میں کہا تو ملائکہ نے اپنے اس کلاس

فیلو کو بغور دیکھا جس کی نظریں اس کو بعض اوقات

عجیب پرسرار سی لگتیں تھیں جیسے کچھ کہنا چاہتی

ہوں اور ہالہ یہ بات بخوبی محسوس کرتی تھی مگر ماں

باپ کی دی ہوئی تربیت اتنی پاورفل تھی کہ وہ کبھی بھی

اپنے دل دماغ اور آنکھوں کو کسی نئی راہ پر نہیں ڈال

سکی تھی اور نہ ہی مقابل کی حوصلہ افزائی کر سکی تھی

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اسلام مرد اور عورت کی دوستی

کی اجازت نہیں دیتا۔ یونی کے ان سالوں میں کبھی بھی

سلام دعا کے علاوہ کسی میل کلاس فیلو کے ساتھ اکیلی

نہیں بیٹھی اور نہ ہی کبھی کوئی اور فالتو بات کی تھی

اس کے لباس میں عبایا ہمیشہ سے لباس کا حصہ رہا تھا۔

خدیجہ نے شروع سے ہی ان کو کبھی پینٹس نہیں پہنائی

تھی یہی وجہ تھی کہ بڑے ہونے پر انہوں نے اپنی ماں سے

کبھی اس چیز کے لیے ضد نہیں کی تھی ہمیشہ کھلا ڈھلالباس پہنا

جو ان کے نسوانی حسن کو چھپا کر رکھتا تھا۔

اورمردوں کی ہوس زدہ نظروں سے محفوظ رکھتا۔ یہ عادت اب پختہ ہو چکی تھی ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسان اپنے کیبن میں بیٹھا ایک پیشنٹ کی فائل

اسٹڈی کر رہا تھا جب دروازہ ناک کر کے ڈاکٹر اصیفہ اندر آئیں

ڈاکٹر صاحب کتنی غلط بات ہے۔۔ آج آپ نے مجھ"

سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اپنے گھر لے کر

جائیں گے اور مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ

شام کے پانچ بج رہے ہیں اور آپ کو اس بات کا

"خیال نہیں آیا کہ آپ وعدہ خلافی کر رہے ہیں۔۔

اصیفہ مصنوعی ناراضگی ظاہر کرتی کمر پر ہاتھ ٹکائے ڈاکٹر حسنان سے مخاطب تھیں۔

محترمہ ڈاکٹر اصیفہ صاحبہ اطلاعا عرض ہے کہ"

میں اپنا وعدہ نہیں بھولا۔یہ ضروری فائل تھی اس

لئے اس کو دیکھنا اہم تھا اور میں اس کا آخری

صفحہ دیکھ ہی رہا تھا کہ آپ تشریف لے آئیں اور

میرے پانچ منٹ آپ نے مزید ضائع کر دیے ہیں اب

آپ سے التماس ہے کہ کچھ دیر یہاں بیٹھ کر انتظار

۔"فرمائیں تاکہ میں اس فائل کو مکمل کر سکوں۔۔

ڈاکٹر حنان اس سے اسی کے انداز میں شرارت سے بولے تو اصیفہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ڈاکٹر اصیفہ ذرا آرام سے یہ ہاسپٹل ہے آپ کے اتنے"

اونچے قہقے سے پیشنٹ سمجھیں گے کہ شاید ڈاکٹر

کو کوئی دورہ پڑ گیا ہے۔۔۔"

اب کے ڈاکٹر حسنان خود بھی ہنس پڑے تھے۔

پانچ منٹ میں فائل میں موجود ٹیسٹ چیک کرکے

کے حسنان نے فائل ایک سائیڈ پر رکھیں اور اپنی

ٹیبل پر موجود چیزوں کو سیٹ کیا۔موبائل ہاتھ

میں اٹھا کر کھڑے ہوئے اور وظیفہ کو چلنے کا

اشارہ کیا باہر آئے تو اس وقت ہاسپٹل کا کاریڈور

تقریبا خالی تھا اکا دکا لوگ آ جا رہے تھے نرسسز

نے ان کو جاتا دیکھ کر الوداعی سلام کیا اور اپنے کام میں مصروف ہو

گئیں۔

ویسے آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں جناب کے آپ میرا"

۔"تعارف کیا کہ کروائیں گے ۔۔

اصیفہ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تو حسنان نے

رک کر اس کا چہرہ دیکھا جہاں بلا کی جاذبیت

تھی جو کسی کو بھی پاگل کر سکتی تھی۔

ہاں یہ تو سوچنے کی بات ہے ہے چلو ایسا کرتے"

ہیں ۔۔۔گھر جانے تک سوچتے ہیں۔۔۔ کہ میں تمہارا

۔"تعارف کیا کہہ کر کرواؤں گا

مسکراتے ہوئے اس کی بات کا جواب دے کر کر وہ

ہاسپٹل کے گارڈ کو خدا حافظ کہتے باہر نکل آئے۔

گھر پہنچنے پر ہارن دیا تو فورا چوکیدار نے گیٹ

کھول دیا۔ حسان نے گاڑی اندر لاکر روکی اور ڈاکٹر اصیفہ کو اترنے کا

اشارہ کیا۔

واؤ کس قدر خوبصورت نظارہ ہے اصیفہ نے پر

جوش ہو کر کہا کیونکہ اس وقت ہلکی ہلکی ہوا کے

ساتھ پھولوں کی بہار اور سرسبز وشاداب لان

آنکھوں کو تراوٹ بخش رہا تھا۔ حسنان کی ہمراہی

میں لان کے درمیان میں بنی پتھروں کی راہ گزر

پر چل کر مین ڈور تک آئی۔حسنان دروازہ کھول کر

اندر داخل ہو چکا تھا۔سامنے ہی لاونج میں موجود

صوفوں پر اس وقت بیگم علی کے ہمراہ بیگم منور

اور ملائکہ موجود تھیں۔ حسان ایک لمحے کو ٹھٹک

کر رکا اور دوسرے ہی لمحے میں سر جھٹکتا آگے

بڑھ آیا۔ چہرے پر امڈنے والے تاثرات کو فوراچھپایا

تھا جو ملائکہ کو سامنے دیکھ کر ابھرے تھے

ماما دیکھیں ۔۔۔آج آپ سے ڈاکٹر اصیفہ ملنے کے "

۔"لیے آئی ہیں ۔۔

قریب آ کر حسنان نے گردن موڑ کر پیچھے آتی

اصیفہ کو دیکھ کر بیگم علی سے کہا تو وہ سب

ہی کھڑے ہو گئے اور نہایت گرم جوشی سے اس کا

استقبال کیا کہ اصیفہ شرمندہ ہی ہو گئی۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد بیگم علی اٹھ کر کچن

کی طرف چل دیں تاکہ خاطر داری کا انتظام کر

سکیں ۔ بیگم منور بھی ان کے ہمراہ تھیں

مجھے آپ سے ملنے کا بہت شوق تھا حسنان آپ"

۔"کی بہت باتیں کرتے ہیں۔۔۔

اصیفہ ملائکہ سے مخاطب ہوئی تو حسنان نے گلا

کھنکار کر اسے تنبیہ کی۔ جس پر اصیفہ نے

مسکراتے ہوئے اس کو دیکھا اور دوبارہ ملائکہ کی رخ موڑ گئ۔

میری تو حسنان بھائی سے بہت کم ملاقات ہوتی ہے۔۔۔ پھر یہ آپ کو"

۔"میری کون سی باتیں بتاتے ہیں

ملائکہ کے لہجے کی حیرانگی نے حسنان کو اسے دیکھنے پر مجبور کیا۔

بھئی آپ اتنی مایاناز رائٹر ہیں۔۔۔ کیا یہی کافی"

نہیں آپ کی باتیں کرنے کے لئے۔۔ کیا خوب لکھتی

ہیں آپ۔۔۔۔۔ میں فری ٹائم میں ڈائجسٹ پڑھتی ہوں

اور تو اور میں نے یہ ڈائجسٹ اپنے کیبن میں بھی

رکھے ہوئے ہیں جب بھی مجھے ڈیوٹی سے فری

ٹائم ملتا ہے تو میں ایک اد اسٹوری تو پڑھ ہی

لیتی ہوں یہ اور بات ہے کہ اسٹوری پڑھتے ہوئے

کئی بار مجھے اٹھ کر ایمبر جنسی میں جانا پڑ جاتا

"ہے جس کی وجہ سے ان ٹیمپو ٹوٹ جاتا ہے۔

ڈاکٹر اصیفہ کی بات پر ملائکہ نے ہلکی سی

مسکراہٹ سے اپنے اس کزن کو دیکھا جس کا زیادہ وقت ہاسٹلز میں گزرا

تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملازمہ نے چیزیں لا کر سروکرنی شروع کی تو

ملائکہ نے میزبانی سنبھالتے ہوئے پہلے اصیفہ کو

جوس کا گلاس پیش کیا اور پھر حسنان کی جانب

بڑھایا جسے اس نے احتیاط سے تھاما تاکہ ملائکہ

کی انگلیوں سے اس کی انگلیاں ٹچ نہ ہوں ۔اصیفہ

نے اس کی یہ حرکت بغور ملاحظہ کی تھی۔

آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں اگر مجھے پتا ہوتا تو"

۔" میں آپ کے استقبال میں ریڈ کارپٹ بچھاتا

حنان نے جیسے ہی ڈاکٹر اصیفہ کو دیکھا اس کی زبان میں کھجلی ہوئی

بہت بہت شکریہ آپ کے اس اعزاز کا ۔۔ ہم نے آپ کا استقبال "

۔" دل سے پسند کیاہے

اصیفہ کے شاہانہ انداز سے بولنے پر

سب کی ہنسی بےساختہ تھی اسی دوران حسنان

کی نگاہ ملائکہ پر پڑی جو ہنسی روکنے کے چکر

میں سرخ ہو رہی تھی اس کے چہرے پر موجود

مسکراہٹ دیکھ کر حنان بے سا ختہ مسکرایا اور اس

کی اس مسکراہٹ کے دائمی ہونے کی دل سے دعا مانگی۔

ملائکہ تمھارا یہ کزن ایک نمبر کا مسخرہ ہے جب"

بھی ہاسپٹل آتا ہے اس کا کام سارے سٹاف کو

ہنسانا ہے ۔۔۔۔جب بھی ہاسپٹل میں قہقے لگنے کی

آواز آتی ہے تو میں فورن سمجھ جاتی ہوں کہ آج

"حنان صاحب نے ہاسپٹل کا دورہ فرمایا ہے ۔۔۔

اصیفہ نے ہنسی روکتے ہوئے ملائکہ سے کہا تو

حسنان نے بھی اس کے بات کی تائید کرتے ہوئے

اثبات میں سر ہلایا۔ حنان نے آنکھیں پھاڑ کر صدمے

سے ان دونوں کو دیکھا ۔۔۔۔

خیر تو ہے نہ آج ۔۔۔ نظر تو ٹھیک ہے دونوں کی۔۔۔ -"

-"لے دے کے معصوم بچے کو مسخرہ ہی بنا دیا ہے آپ دونوں نے۔۔

اس کے نروٹھے لہجے پر ایک بار پھر سب ہی مسکرائے تھے۔

-"تم اپنی حرکتیں سدھار لو میں بھی اپنے الفاظ واپس لے لوں گی۔۔۔"

ڈاکٹر اصیفہ جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے

بولیں تو حنان نے نفی میں سر ہلایا جس پر اصیفہ نے کندھے اچکا دیئے۔

اسی وقت علی رضوی کے ساتھ سعدین نے بھی ہال

میں قدم رکھا ملائکہ کی نظر سیدھی سعدین کے

چہرے پر پڑی اور سیکنڈ سے بھی پہلے اس نے اپنی

نظروں کا رخ تبدیل کیا تھا جس کو حنان کے ساتھ حسنان نے بھی بخوبی

نوٹ کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔" السلام علیکم انکل ۔۔۔کیسے ہیں آپ۔۔"

ان کے قریب آنے پر اصیفہ نے کھڑے ہوکر احترام

سے سلام کیا جس کے جواب میں علی رضوی نے

بہت شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر جواب

دیا جبکہ کہ سعدین نے جواب میں سر ہلایا اور

ایکسکیوزمی کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا ۔

اس کا سرد انداز وہاں موجود سب لوگوں نے

محسوس کیا جن میں بیگم منور بھی شامل تھیں۔

بیگم علی نے اصیفہ کو رات کے کھانے پر روک لیا

جب کہ ملائکہ کو روکنے پر اس نے آرام سے تائی

سے معذرت کی اور بیگم منور کے ساتھ گھر آگئی۔

سعدین بہت عجیب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔جب شام کو وہ"

آیا تو میں بھی بھائی صاحب کے لاؤنج میں

موجود تھی مگر اس نے مجھے سلام کرنے کی

بھی زحمت نہیں کی اور بغیر ملے ہی اپنے کمرے

۔"میں چلا گیا ۔

۔بیگم منور رضوی کے قریب بیٹھیں افسردگی سے

بتا رہی تھیں جس پر منور صاحب نے چونک کر

اپنی بیوی کو دیکھا جن کے چہرے پر غیر معمولی تھکاوٹ کے آثار تھے

ہو سکتا ہے اس نے تمہیں دیکھا ہی نہ ہو منور

صاحب نے دلاسہ دینا چاہا خود ان کا دل بیوی کی

بات سن کر کر پریشانی میں گھر گیا تھاوہ خود

بھی محسوس کر چکے تھے کہ سعدین ان کا رویہ

پہلے کی نسبت بہت خراب ہو چکا ہے پہلے پھر

کبھی آتے جاتے اس سے ملاقات ہو جاتی تھی اور

وہ بہت اچھے طریقے سے سلام دعا کرتا تھا مگر

اب تو جیسے سے وہ ملنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

دونوں میاں بیوی کوئی اپنی اپنی سوچ میں گم

بیٹھے ہوئے تھے۔۔آنے والا وقت ان کی بیٹی

کیلئے کیسا تھا وہ دونوں شاید اس بات کا اندازہ لگانا چاہتے تھے۔

سر آپ سے ملنے داد خان صاحب آئے ہیں سیکٹری"

نے انٹر کام پر سعدین کو اطلاع دی تو چونکا۔ چند

لمحے سوچنے کے بعد اس نے سیکٹری فوزیہ کو داد

خان کو اندر بھیجنے کا کہا اور رسیور کریڈل پر

رکھ کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی ۔ اسے امید

نہیں تھی کہ داد خان اتنی جلدی آجائے گا۔ اس کے

دل میں ڈر موجود تھا اس لیے اس کی ہتھیلیاں

پسینے سے بھیگ گئی تھی مگر اپنے آپ کو مضبوط

ظاہر کرتا وہ فائل کھول کر دیکھنے لگا اسی اثنا

میں دروازہ کھول کر داد خان نے اندر قدم رکھا

سعدین نے ایک نظر اس کو دیکھا اور فائل بند کی

داد خان کے پیچھے ہی ایک نوجوان تھا جس نے

شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور چہرے پر

سنجیدگی کے تاثرات تھے سعدین نے اس کی

آنکھوں میں جھانکا تو وہاں سرد پن نظر آیا اس نے

اندازہ لگایا کہ وہ لڑکا بھی اس کی طرح ان کے

جال میں پھنسا ہوا تھا۔ داد خان نے اس کی نظروں

کا جائزہ لیا اور پیچھے موجود لڑکے کو کرسی پر

بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ سعدین سنبھل کر بیٹھ گیا اور

داد خان کی طرف دیکھا جو اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی انگوٹھی سے ہیلز

کو بجا رہا تھا۔

-"بابو تیرے آفس میں آئے ہیں تو کیا چائے پانی نہیں پوچھے گا۔۔۔"

میرا خیال ہے کہ تم یہاں کام سے آئے ہو۔۔۔ تو کیا

یہ بہتر نہیں کہ تم جس کام سے آئے ہو اسی کام

سے مطلب رکھو یہ کوئی ہوٹل نہیں جہاں تمہارے

آرڈر پر میں تمہارے لیے میز سجوا دوں گا۔۔۔ "-سعدین کا لہجہ اکھڑ

اور سخت ہوا۔

باؤ۔۔۔ تم تو غصہ ہی کر گئے ہو ایک کپ چائے"

پلانے پر اتنی باتیں سنانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ اگر

تم چائے نہیں پلوانا چاہتے تو کوئی بات نہیں۔۔۔ یہ

لڑکا گلفام ہے اور یہ تمہیں اس جوتے کا ڈیزائن بنا

کر دے گا ایک بات یاد رکھنا ۔۔۔اس جوتے کا ڈیزائن

سوائے کاریگر کے اور کوئی نہیں دیکھے گا یہ بات

میرے تمہارے اس لڑکے اور کاریگر کے علاوہ

پانچویں بندے کو پتہ چلی تو پھر تمہارا اس دنیا

میں آخری دن ہوگا اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم اپنے

-"کاریگر سے کس طرح ہمارا کام نکلواتے ہو

اس کی آواز میں طنز اور آنکھوں میں حقارت تھی۔

بات کرتے ہوئے داد خان کا لہجہ زہریلا ھو گیا

آنکھوں میں اتنی سختی ابھر آئی تھی کہ سعدین

ایک لمحے کو ساکت ہوگیا داد خان کی دھمکی سن

کر ایک دل کیا کہ وہ یہ کام کرنے سے انکار کر دے

مگر پھر قادر خان کی دھمکی یاد آئی جس میں

اسنے فیملی کو نشانہ بنانے کی وارننگ دی تھی

اپنے آپ کو حالات کے دھارے پر چھوڑتے ہوئے

سعدین نےاس لڑکے سے جوتے کا ڈیزائن طلب کیا

جس پر گل فام نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک طے کیا ہوا پیپر نکالا

سعدین نے بغور اس ڈیزائن کو دیکھا اس لڑکی

گلفام نے جوتے کا ہر پیس الگ بنایا تھا خاص طور

پر ایڑی کا حصہ جس کو دیکھ کر ایسے لگتا تھا کہ

جیسے چھوٹا سا دراز ہو جس کی چوڑائی دو

پوائینٹ تھی۔ سامنے اندازہ لگانا چاہا کہ آخر اس

دراز میں کیا چیز رکھی جا سکتی ہے مگر اس کا

ذہن کچھ سوچنے پر بھی ایسی چیز نہ ڈھونڈ سکا

کا جو اتنے چھوٹے سے دراز میں چھپائی جا سکے۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں کاریگر کو بلا کر آج ہی سمجھا"

دیتا ہوں اور اس سے پوچھ لیتا ہوں کہ وہ یہ جوتا کتنے دن میں ڈیزائن

کر کے دے گا۔۔۔۔"

سعدین کی بات پر داد خان نے اثبات میں سر ہلایا

اور مطمئن ہوکر گلفام کو اشارہ کرتا اٹھ کر باہر نکل

گیا ۔۔گل فام نے مڑ کر ایک نظر سعدین پر ڈالی اور

سر جھٹکتا دادخان کے پیچھے نکل گیا ۔سعدین سرخ چہرہ لیے بے بس سا

بیٹھا رہ گیا۔

حنان نےایک نظر شیشے میں اپنا جائزہ لیا اور اپنے آپ کو

داد دیتا گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل آیا آج خدیجہ اپنی

فیملی کے ساتھ پاکستان پہنچ رہی تھیں اور علی صاحب

نے ان کو لانے کی ذمہ داری حنان کے سر ڈالی تھی بقول ان

کے تم فارغ ہو اس لیے یہ کام تم سرانجام دو گے جس پر

حنان نے آنکھیں پھاڑ کر اپنے ظالم باپ کو دیکھا

خداکو مانے پاپا۔۔۔۔۔ میں بیچارا سارا دن یونیورسٹی میں"

سر کھپا کر آتا ہوں اس کے بعد آپ کی بیگم کے کاموں کی

لمبی لسٹ میرے لئے تیار ہوتی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ

میں فارغ رہتا ہوں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ آج آپ نے میرا دل دکھا دیا ہے

۔" ایسی بات کر کے

حنان دکھی انداز میں بولا تو علی صاحب کا قہقہ بے ساختہ

تھا۔ اپنا یہ بیٹا انکو کو اپنی بذلہ سنجی کے وجہ سے بہت پیارا تھا۔

اچھا ۔۔۔اب جاؤ! یہ نہ ہو کہ تمہیں ایئرپورٹ پہنچنے میں"

دیر ہو جائے اور تمہارا انتظار کرنا پڑے دوسری گاڑی کے

۔" ڈرائیور کو بھی ٹھیک طرح سے سمجھا دینا

علی صاحب نے اس کوکہا تو وہ اطمینان سے سر ہلاتا ہاتھ ہلا کر خداحافظ

کہتا باہر نکل گیا ۔

ایئر پورٹ پر پہنچ کر اس نے فلائٹ کی ٹائمنگ کا جائزہ لیا

تو یہ دیکھ کر شدید کوفت ہوئی کے پھپو کی فلائٹ ایک

گھنٹہ لیٹ ہے۔۔ پون گھنٹہ کی ڈرائیو کے بعد وہ ایئرپورٹ

پہنچا تھا واپسی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اس لیے

بوریت دور کرنے کے لئے واپس باہر نکلا ڈرائیور کو ہر آدھے

گھنٹے کے بعد ٹائم دیکھنے کا کہہ کر خود گاڑی لے کر نکل آیا

اس کا رخ کچھ دور موجود لائبریری کی طرف تھا اس کو

کتابیں پڑھنے کا جنون کی حد تک شوق تھا اس کا ارادہ آج

مستنصر حسین تارڑ کا سفر نامہ پڑھنے کا تھا جس کا ارادہ

وہ کافی دنوں سے کر رہا تھا مگر لائبریری جانے کا ٹائم نہیں

مل رہا تھا تھا اب بھی بے شک وہ کتاب ختم نہیں کر سکتا

تھا مگر اگر اسے یہ خوشی تھی کہ وہ اس کتاب کو کچھ

ٹائم کے لیے لئے پڑھ کر اپنی بوریت دور کر لے گا۔ اسے بیگم

علی کافی دفعہ کہہ چکی تھی کہ وہ موبائل پر کتاب پڑھ

لیا کرے مگر وہ کہتا تھا کہ موبائل پر کتاب پڑھنے کا وہ مزہ

کہاں جو کتاب کو ہاتھ میں لے کر پڑھنے میں آتا ہے۔ اپنی

مطلوبہ کتاب لینے کے بعد وہ کرسی پر اطمینان سے ٹیک لگا

کر بیٹھ گیا کتاب پڑھتے ہوئے وہ یوں گم ہوا کہ اسے موبائل

کی گھنٹی نے چونکایاتو اس نے کتاب سے نگاہ ہٹا کر ٹیبل پر

بڑے موبائل کو دیکھا جہاں اب دوپہر کے چار بج رہے تھے ۔

کال ڈرائیور کی تھی جو آدھے گھنٹے بعد جہاز کے لینڈ ہونے

کا بتا رہا تھا۔حنان نے اس کو بیس منٹ تک پہنچنے کا بتایا

اور کتاب اٹھا کر واپس ریک میں رکھی۔دل تو چاہ رہا تھا

کہ کتاب ایشو کروا لے مگر واپس دینے کا مسئلہ تھا۔آن لائن

کتاب منگوانے کا سوچ کر وہ موبائل اور چابیاں اٹھاتا باہر آگیا۔

تقریبا ایک گھنٹہ مزید انتظار کرنے کے بعد اس نے

پھپھو خدیجہ اور پھوپھا کلیم کو باہر آتے دیکھا دیکھا ان

پیچھے عبایا میں دو لڑکیاں تھی اور ساتھ میں فازر تھا

جس کو دیکھتے ہی وہ پہچان گیا تھا کیونکہ اکثر ویڈیو

کال پر اس سے بات چیت ہوتی رہتی تھی جب کہ ہالہ اور

واثقہ سے کبھی کبھار بس سلام دعا ہی ہوتی وہ بھی آف کیمرہ ۔

باہر آتے ہی پھوپھو خدیجہ نے اسے بہت محبت سے گلے

لگایا تھا کلیم صاحب بھی پرجوش طریقے سے ملے اور یہی

حال فازر کا بھی تھا جب کہ ان دونوں نے صرف سرسری سا سلام

کرنے پر اکتفا کیا۔

خدیجہ بیگم نے دونوں کا تعارف حنان سے کروایا۔ حنان نے

سب سے ملنے کے بعد ڈرائیور کو اشارہ کیا تو وہ سامان دوسری گاڑی میں

رکھنے لگ گیا۔

حنان نے گاڑی کا دروازہ کھول کر سب کو بیٹھنے کی لئے کہا

اپنی نگرانی میں سارا سامان گاڑی میں رکھوا کر کر خود

اپنی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا کیونکہ لوگ زیادہ تھے

اس لئے بڑی گاڑی سیلف ڈرائیو پر رینٹ اے کار سے لے کر

آیا تھا۔ بڑی گاڑی کا یہ فائدہ بھی ہو گیا کہ باقی کا سامان

اس گاڑی میں سیٹ ہو گیا تھا مطمئن ہو کر حنان نے

ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا اور خود بھی گاڑی سٹارٹ کر دی۔

ہالا اور واثقہ کا جو کہ کئی سالوں کے بعد پاکستان آئی

تھیں اس لیے دائیں بائیں آنکھیں گھما کر ہر چیز کا بغور

جائزہ لے رہی تھیں۔ جبکہ فازر حنان ان کے ساتھ ساتھ

بیٹھا ادھر کی ہانک رہا تھا۔

ماما ماں آپ کے بھتیجے نے ہم سے ابھی تک کھانے کا"

نہیں پوچھا ان کو اتنا بھی خیال نہیں آیا کہ ہم اتنی لمبی فلائٹ سے آئے

ہیں۔"

ہالا نے سر آگے

کو جھکا کر خدیجہ بیگم کے کان میں کہاتو انہوں نے گھور

کر اس کو دیکھا۔

"اگر تم مزید ایک گھنٹہ صبر کر لو گی تو تمہارا کچھ نہیں ۔

بگڑے گا میرا بھتیجا مجھ سے کھانے کا پوچھ چکا ہے اور

میں صاف انکار کر چکی ہوں کیونکہ گھر میں بھابھی نے

سارا انتظام کیا ہوا ہے اور اگر تمہیں بھوک لگ رہی ہے تو تم

نے جو اتنا بڑا بیگ اپنی چاکلیٹوں اور چپس کا بنایا تھا وہ

نکالو اور خاموشی سے کھالو۔"

خدیجہ بیگم نے گرکھا تو ہالہ برا سا منہ بناتی اٹھی اور

پچھلی سیٹوں کی طرف گئی جہاں پر اس کا ہینڈ

کیری موجود تھاحنان نے بیک مرر سےاس کی کاروائی

ملاحظہ کی۔ جو ہینڈ کیری میں سے ایک بڑا پیکٹ لیز کا

نکال کر ہینڈ کیری واپس بند کر رہی تھی حنان چونکا ۔۔۔

لگتا ہے کہ محترمہ کو بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ "دل ہی دل میں"

قیاس کے گھوڑے دوڑائے اور نگاہ سامنے روڈ پر کی جہاں

کے ایف سی کا بورڈ لگا نظر آ رہا تھا کچھ سوچ کر حنان نے

گاڑی کی سپیڈ آہستہ کی اور کے ایف سی نزدیک آنے پر گاڑی کے ایف

سی کی پارکنگ میں لے آیا

ارے بیٹا۔۔۔ گاڑی یہاں کیوں لے آئے۔۔۔۔"-بیگم خدیجہ نے "

اس کو گاڑی پارکنگ میں لے جاتے دیکھ کر کہا۔

پھوپھو ابھی گھر بہت دور ہے۔۔۔۔۔۔ تقریبا ایک گھنٹہ رہتا"

ہے۔۔۔۔ اس لیے بہتر ہے کہ یہاں سے تھوڑا ہلکا پھلکا کھا لیں

۔" تاکہ سفر آسانی سے گزر جائے

حنان گاڑی روک کر ہلکا سا پیچھے کی طرف رخ کرکے بولا

تو ہالہ نے سر اٹھا کر اس کو گھورا۔ وہ حنان کی حرکت

دیکھ چکی تھی۔ حنان کے کہنے پر سب ہی گاڑی سے اتر آئے ۔

کیا لیں گے آپ لوگ یہاں کا زنگر برگراورزنگر پراٹھا بہت"

مشہور ہے اور اگر کچھ اور لینا چاہتے ہیں تو وہ بھی بتا

۔"دیں۔۔

سب کے بیٹھنے پر حنان نے فرائض میزبانی نبھائی۔

۔" ماما میرے لیے دو چیز زنگر برگر"

کسی کے بولنے سے پہلے ہی ہالہ نے اپنی فرمائش بتائی تو

بیگم خدیجہ نے حسب حال اس کو ایک عدد گھوری سے نوازا

۔۔۔ پھپو کی اس حرکت پر حنان نے بے ساختہ امڈنے والی

مسکراہٹ کا گلا گھونٹا کیوں کےہالہ اس کے بالکل سامنے

بیٹھی تھی اور امید تھی کہ اگر اس کی نگاہ حنان کی

مسکراہٹ پر پڑتی تو یقینا سامنے پڑی نمکدانی اٹھا کر اس

کے سر کا نشانہ لیتی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

پھپا جان آپ اتنی دیر سے بالکل "

۔"خاموش بیٹھے ہیں خیریت تو ہے آپ کی طبیعت ٹھیک ہے

حنان ان کو مسلسل خاموش بیٹھا دیکھ کر کر بولا توانہوں

نے سر اٹھا کر اس خوبرو نوجوان کو دیکھا جس کیآنکھوں

کی چمک اور چہرے کی مسکراہٹ بہت بھلی لگتی تھی۔

کیا کریں بیٹا اب عمر ہو گئی ہے۔۔۔۔ اصل میں تین دن سے"

مسلسل ہی بھاگ دوڑ میں لگا ہوا تھا اس لئے آرام کا وقت

نہیں ملا بس یہی وجہ ہے کہ تھکاوٹ کی وجہ سے کچھ

بولنے کا دل نہیں کر رہا۔۔ ہاں جب تھکاوٹ اتر گئی تو

تمہارے ساتھ بیٹھ کر خوب گپ شپ لگاؤ گا کیوں کہ تم

۔" مجھے اپنے مزاج کے بچے لگ رہے ہو۔۔

کلیم صاحب نے خوش دلی سے حنان سے کہا تو وہ اثبات

میں سر ہلا کر ان کی بات کی تائید کرنے لگا ہالہ نے گھور کر

حنان کو دیکھا واثقہ نے اس کی اس حرکت پر کہنی مار

کر باز رکھنا چاہا۔

۔"کیا تکلیف ہے تمہیں اپنا بازو سنبھال کر رکھو ۔"

بنا لحاظ کئے تیز آواز میں واثقہ سے کہا تو ایک بار پھر

بیگم خدیجہ نے ہالہ کی بتمیزی پر اس کو گھورا ۔۔۔

ماما کیا ہے ۔۔۔آج صبح سے آپ مجھے کوئی سو دفعہ گھور"

چکی ہیں۔۔ ایک میں ہی آپ کو ملی ہوں۔۔ ذرا منہ کھلا نہیں اور آپ

۔"مجھے ڈرانے لگ جاتی ہیں۔

۔ ہالہ کی بات پر کلیم صاحب کا قہقہ بے ساختہ تھا ۔۔۔

بیگم صاحبہ آپ میری گڑیا کو گھورنا بند کر دیں۔۔ میری"

۔" بیٹی آپ سے ڈر ہی ہے۔

کلیم صاحب نے ہلکی آواز میں ہنستے ہوئے بیگم خدیجہ کو

کہا تو انہوں نے اپنا ہاتھ سر پر مارا ۔۔ یہاں تو آوے کا آوا

ہی بگڑا ہوا ہے۔۔ وہ منہ ہی منہ میں بدبدا کر خاموش ہو

گئیں حنان نے اس نوک جھونک کو بھرپور انجوائے کیا تھا

اسے ایک عدد کزن دستیاب ہو گئی تھی جس سے لڑ جھگڑ

کر وہ اپنا دن آسانی سے گزار سکتا تھا یہی سوچ کر حنان

نے مسکرا کر ہالہ کو دیکھا جو اب ناراض سی بیٹھی ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھی ۔

ان دونوں کے نقاب کی وجہ سے حنان نے ویٹر کو کہہ کر

پارٹیشن کروا چکا تھا جس کی وجہ سے سے ان کا ٹیبل

ایک کیبن کی شکل میں تبدیل ہو گیاتھا۔۔ آرڈر آنے پر حنان

نے ویٹر کو جانے کا اشارہ کیا آپ لوگ ایزی ہو کر کھائیں اب

یہاں ویٹر نہیں آئے گا جب تک ہم بزر نہیں بجائیں گے ۔

حنان کے کہنے پر پر دونوں نے اپنی ماں کی طرف دیکھا

جنہوں نے اثبات میں سر ہلایا تو انہوں نے اپنے نقاب کے

اطراف میں لگی پنیں اتار کر نقاب کھولاحنان پہلے ہی نظر

جھکا کر اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو چکا تھا اور ہالہ نے

اس کی اس حرکت کو بغور دیکھا تھا ان سب کے کھانا

کھاتے تک حنان کی نظر دوبارہ نہیں اٹھی تھی اور اس

بات نے وہاں پر بیٹھے سب نفوس کو بہت زیادہ متاثر کیا تھا۔

حنان اپنا برگر ختم کرنے کے بعد یوں ہی سر جھکائے بل پے

کرنے کے لئے چل پڑا جب تک بل پہ کر کے واپس آیا تو سب

کھانا ختم کر چکے تھے اور دونوں دوبارہ نقاب لگا چکی تھیں۔

کیونکہ سب کے پیٹ بھر چکے تھے اس لئے گاڑی چلتے ہی

سب تقریباً غنودگی میں چلے گئے حنان نے ایک نظر سب کو

مسکراتے ہوئے دیکھا اور اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر لی

سعدین تم مجھے پورے ایک ہفتے بعد ملنے کے لئے آئے ہو"

تمہارا مجھ سے دل تو نہیں بھر گیا۔۔۔ میں نے تمہیں کتنی

کالیں کی مگر تم نے ان میں سے کسی ایک کا بھی جواب

نہیں دیا اور نہ ہی میسج کرنے کی زحمت کی ۔۔کیا میں تم سے وجہ پوچھ سکتی ہو اس بے رخی کی ۔"۔

شمائل نے انتہائی روکھے لہجے میں سعدین سے دریافت کیا ۔

سعدین نے اس کی بات پر بھرپور خفگی سے اس کو گھورا ۔۔"۔

میں تمہاری طرح فارغ نہیں ہوتا ۔۔۔۔تمھارا کام ہفتے میں ۔"

تین دن یونیورسٹی جانااور گھومنا پھرنا یا پھر شاپنگ

کرنا ہے جبکہ مجھے ہزاروں کام نپٹانے ہوتے ہیں۔۔ اس کے

باوجود میں اپنی انتہائی مصروفیات میں سے تمہارے لئے

بہت مشکل سے وقت نکالتا ہوں اور جب ملنے آؤ تو تمہاری

چپڑ چپڑ نہیں ختم ہوتی۔۔۔"۔

غصے میں سعدین کی آواز خاصی اونچی ہو گئی تھی جس

پر شمائل نے کھڑے ہوتے ہوئے جارحانہ طریقے سے اپنا

پاوئچ اٹھایااور مزید کوئی بات کیے بغیر غصے میں باہر نکل

گئی۔ سعدین اس کی اس حرکت پر تنتناتا ہوا اٹھا اور اس

کے پیچھے لپکا ہوٹل کے دروازے سے نکل کر شائل ابھی

آدھے رستے میں پہنچی تھی کہ سعدین نے اس کا بازو

انتہائی زور سے جکڑا اور اپنی طرف اس کا رخ موڑا۔۔۔

شائل بری طرح اس کے سینے سے لگی تھی۔

جنگلی انسان یہ کیا حرکت ہے۔۔ اگر تم نے مجھے روکنا ہی تھا تو آواز"

دے لیتے ۔۔۔"

شائل اس کی اس حرکت پر پہلے سے بھی زیادہ غصے سے دھاڑی۔

میری جان ان میں اتنی مشکل سے تمہارے لیے وقت نکال کر آیا"

ہوں اور تم مجھے یوں چھوڑ کر جا رہی ہو اب

انسان کام کو تھکن کی وجہ سے غصے بھی تو آ جاتا ہے۔

"میں تم سے معافی مانگتا ہوں اگر کہتی ہو تو کان بھی پکڑ لیتا ہوں۔۔

سعدین کے اس طرح کہنے پر شمائل نے بمشکل اپنا غصہ

کنڑول کیا اور کچھ دیر بعد اپنا موڈ درست کرتے ہوئے سعدین کے

ساتھ باہر نکل آئی۔

گیٹ سے گاڑی اندر داخل ہوتے ہی بیگم علی اور بیگم منور

گاڑی کی طرف بڑھیں ان کے پیچھے ہی ملائکہ بھی تھی

جبکہ علی رضوی اور منور رضوی پہلے ہی کاریڈور میں موجود تھے

۔"۔ "اسلام علیکم۔۔ بھابی کیسی ہے آپ۔۔۔

سب سے پہلے خدیجہ بیگم گاڑی سے اتریں اور بیگم علی

کی طرف بڑھیں ان کے پیچھے ہی ہالہ اور واثقہ نے بھی ان

کی تلقید کی ۔ ملنے کے بعد سب اندر کی طرف بڑھے۔

ملائکہ بیٹا۔۔۔۔۔ آپ ہالہ اور واثقہ کو اپنی طرف لے جائیں تاکہ یہ"

فریش ہو جائیں ۔۔۔۔خدیجہ تمہارے لئے گیسٹ روم

سیٹ کر دیا ہے۔۔۔۔ تم بھی بھائی صاحب کے ساتھ جا کر فریش ہو جاؤ

پھر سب کھانا کھاتے ہیں ۔۔۔۔۔حنان بیٹا آپ فازر کو ساتھ لے جائیں

۔"اور اس کو روم دکھائیں۔۔

بیگم علی نے سب کو کہا کیونک ہالہ اور واثقہ پہلے ہی کہہ

چکی تھیں کہ وہ ملائکہ کے ساتھ رہیں گی اس لیے بیگم

علی نے ان کو ساتھ ملائکہ کے ساتھ ہی بھیج دیا۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔ بھابھی آپ نے دیکھا بچیاں اتنی بڑی ہو گئی ہیں اور"

خدیجہ کو دیکھیں ایسے لگتا ہے جیسے ابھی ویسے کی ویسی ہے ذرا برابر

بھی اس میں کوئی فرق نہیں پڑا ورنہ تو باہر جاکر لوگ اتنے موٹے ہو

۔" جاتے ہیں اور ہماری خدیجہ یوں ہی دبلی پتلی ہے

۔بیگم منور مسکراتے ہوئے بیگم علی سے بولی تو انہوں نے بھی ان کی

تائید میں سر ہلایا۔ کچھ دیر میں ملازمہ کو کھانے کے برتن لگانے کا کہہ

کر دونوں باہر آ گئی اسی اثنا میں بیگم خدیجہ اور کلیم صاحب فریش ہو کر باہر آ گئے

منور صاحب نے سب اکھٹا دیکھ کر ملائکہ کو کال کی اور بچیوں کو لانے کا کہا ملائکہ نے فون بند کر کے ہالہ اور واثقہ کی طرف دیکھا جو فریش ہونے کے بعد سکون سے بیٹھی ہوئی تھیں۔

"چلو بھئی۔۔۔۔ پاپا کا بلاوا آیا ہے۔۔۔۔کھانا لگ چکا ہے اور وہ ہمارا انتظار کر رہے ہیں"۔

ملائکہ ان سے مخاطب ہوئی تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کھڑی ہو گئیں اپنے دوپٹے سر پر جماتے ہوئے ملائکہ کے پیچھے ہی نکل آئیں ۔

"موسم کتنا زبردست ہے۔۔۔اتنی اچھی ہوا چل رہی ہے۔"۔

ہالہ نے ہوا کے جھونکے محسوس کر کے خوشی سے کہا۔

گرمیوں کا اختتام ہو چکا تھا اور سردیوں کی شروعات تھی رات کے اس

وقت موسم میں ہلکی سی ٹھنڈ تھی جس کے ساتھ خوشگوار ہوا کا مزاج پر اچھا اثر ڈال رہی تھی کہ بندہ خود بخود تازہ دم محسوس کرنے لگ جاتا۔

کھانا کھا لوں اس کے بعد اگر یہ موسم انجوائے کرنا ہے تو میں تم" دونوں کو واک کے لئے لے جاؤں گی"۔

ان کے ساتھ چلتے ہوئے ملائکہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈائننگ ہال میں داخل ہوکر تینوں نے مشترکہ اسلام کیا تو سب ہی ان کی طرف متوجہ ہوئے ۔

"وعلیکم السلام ۔۔۔۔۔آجاو بیٹا نہیں تو کھانا ٹھنڈا ہوجائے گا ۔ "۔

علی رضوی نے شفقت سے کہا تو تینوں خالی کرسیوں کی طرف بڑھ گئیں حنان نے سر اٹھا کر دیکھا اور نگاہ سرعت سے ہٹائی۔

ہالہ کا صبیح چہرہ اس کا دل دھڑکا گیا اپنی نظروں کو قابو کئے وہ سرعت

سے پلیٹ پر جھک گیا۔

یہ لو بیٹا ۔۔۔۔میں نے سپیشل آپ کی پسند کی بریانی بنائی ہے اور یہ"
"ہالہ کی پسند کی چکن کڑاہی ہے ۔۔۔

ڈونگہ ہالہ کی طرف بڑھاتے ہوئے انہوں نے مسکرا کر کہا تو ہالہ ان کی اتنی محبت پر دل سے خوش ہوئی۔واثقہ بریانی ڈالنے کے بعد ڈش ملائکہ کی طرف بڑھا چکی تھی۔

-"حنان بھائی پلیز سلاد پکڑا دیں۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالا کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور اپنے سامنے موجود پلیٹ اٹھا کر اس کی طرف بڑھائی ہالہ نے حیرانگی سے اس کو دیکھا کیوں کے سلاد پکڑاتے ہوئے اس نے نظروں کا زاویہ نیچے ہی رکھا تھا۔

عجیب بات ہے ۔۔۔۔میں نے تو سنا تھا کہ پاکستان میں لڑکے بہت " تیز تراز ہیں مگر یہ تو کچھ زیادہ ہی تمیز دار لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ ہوٹل میں بھی کھا نا کھاتے ہوئے آئے نظر نہیں اٹھائی اور اب بھی یہی حال

ہے یا تو سچ میں تمیز دار ہے یا پھر ڈرامے باز ۔۔۔چلو کچھ دن میں پتہ چل جائے گا۔۔"۔

ہالہ دل ہی دل میں سوچتی کھانا کھانے میں مصروف تھی۔ جب کہ دوسری طرف حنان اپنے دل کو سمجھانے میں مصروف تھا جو ایک پل میں ہی پلٹی کھا گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"۔ہاں بھائی کہاں تک پہنچا ہمارا کام"

اچانک سے دروازہ کھول کر داد خان اندر داخل ہوا اور ٹیبل پر ہاتھ رکھ کے ذرا سا جھک کر کرخت لہجے میں بولا تو سعدین نے ہاتھ میں موجود پن بند کر کے ٹیبل پر رکھا اور تھوڑا پیچھے ہو کر کرسی سے ٹیک لگا گیا۔

"میں تمہیں ایک بات پہلے بھی واضح کر چکا ہوں کہ آفس میں آنے سے پہلے مجھے فون کیا کرو اور باہر میری سیکریٹری سے اجازت لے کر اندر آیا کرو اور یہ میں تمہیں آخری بات

سمجھا رہا ہوں اس کے بعد میں تم سے سختی سے پیش آؤں گا

۔۔۔۔۔تمھارا کام اپنی جگہ مگر میرے آفس کا ماحول میرے لیے زیادہ

اہم ہے ۔۔"۔

۔سعدین کے غصے سے کہنے پر داد خان نے زور سے قہقہہ لگایا

تم مجھ پر حکم چلاؤ گے۔۔۔۔۔ تم جانتے نہیں ہو داد خان کو آج تو"

اس لہجے میں بات کی ہے مگر آئندہ دیھان رکھنا میں اس لہجے کا عادی

نہیں۔۔۔۔۔ یہ نہ ہو کہ میری گولی اور تمہاری ٹانگ ہو۔۔۔۔"۔

دادخان نے ٹیبل پر جھکتے ہوئے کہا لہجے میں سانپ سی پھنکار تھی۔

سعدین کرسی سے کھڑا ہوا اور چلتے ہوئے اس کے قریب آیا۔

میں بھی تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں اگر آئندہ تم نے مجھ سے "

اس طریقے سے بات کی تو مجھ سے برا کوئی

نہیں ہو گا یہ تمہاری بھول ہے کہ میں تم سے ڈر گیا ہوں ہو

۔۔۔۔۔میں ڈرنے والوں میں سے نہیں ہوں اس لئے اپنی دھمکی اپنے

پاس رکھنا اور یہ جو تم مجھے پستول اور

گولیوں کی دھمکی دے رہے ہو تو یہ مت بھولو کہ پستول میرے پاس بھی ہے اگر تم میری ٹانگ کا نشانہ لوگے تو میں تمہارے دل کا نشانہ لے سکتا ہوں اور تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میرا نشانہ سو "فیصد درست ہے اس لیے کسی گمان میں نہیں رہنا۔۔۔

سعدین کہ یوں اکڑ کر کہنے پر داد خان نے دل ہی دل میں اس کی بہادری کو داد دی ورنہ بڑے بڑے داد خان کے آگے منہ کھولنے سے پہلے سو بار سوچتے تھے۔

تمہارا انداز پسند آیا مجھے ۔۔۔نڈر اور بے باک۔۔۔۔۔ ویسے اتنی " دلیری اچھی نہیں ہوتی۔۔۔ یہ میں ہوں جو باس کی وجہ سے تمہیں برداشت کر گیا ۔۔۔۔میری جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو یقینا اس وقت تم "۔عالم بالا سدھار چکے ہوتے۔

۔ داد خان نے اسے سراہا اور ساتھ ہی تعریفیں کی تو سعدین کندھے اچکاتا واپس سیٹ پر بیٹھ گیا۔

اگر جوتا بن گیا ہے تو مجھے دکھا دو تاکہ باس کو دکھانے سے پہلے "
-"چیک کر لوں۔۔ کوئی گڑ بڑ نہ ہو ۔۔۔۔۔

داد خان اس کے سامنے براجمان ہوتے اب نارمل لہجے میں مخاطب تھا ۔

سعدین کھڑا ہوا اور دائیں طرف بڑی الماری کی طرف بڑھ بڑھا اور جوتے کا ڈبہ نکال کر داد خان کے سامنے رکھا داد خان نے ڈھکنا اٹھا کر جو تا باہر نکالا اور توصیفی نظروں سے دیکھا جیسا ڈیزائن دیا تھا کاریگر نے بالکل ویسا ہی بنایا تھا ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایڑی کو بغور دیکھ کر داد خان نے اپنی جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور جوتے کا ڈیزائن سامنے رکھا اب بال پوائنٹ کی مدد سے ڈیزائن دیکھتے ہوئے مخصوص جگہ پر بال

پوائنٹ کی نوک کو دبایا تو ہلکی سی آواز کے ساتھ ایڑی میں سے ایک چھوٹا سا دراز باہر نکل آیا دوبارہ بال پوائنٹ کی نوک سے دبانے پر وہ باکس واپس اندر جا کر فٹ ہو گیا اور باہر سے دیکھنے پرایڑی بالکل ویسے ہی ہو گئی۔

زبردست کمال کر دیا یہ تو ہماری سوچ سے بھی زیادہ اچھا بنا ہے"
۔۔۔تمہیں پکا یقین ہے کہ کاریگر اپنی زبان بند رکھے گا یہ نہ ہو کہ
کسی کے سامنے ہمارا راز فاش کر دے ۔۔۔۔

داد خان پوری طرح مطمئن ہونا چاہتا تھا

ایک غریب کاریگر کو اگر ایک جوتا بنانے کے 50000 ملیں گے تو"
تمہارا کیا خیال ہے وہ اپنی زبان کسی کے بھی سامنے
کھولنے کی جرات کرے گا۔۔۔ ویسے بھی میں نے اس کو ایک عدد
دھمکی سے بھی نوازہ تھا اس لئے اس کے منہ کھولنے کے امکانات سفر
ہیں ۔

سعدین کا اطمینان دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔

اور چوکیدار کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔۔ کیا وہ نہیں جانتا"
۔"کہ کاریگر رات کے وقت فیکٹری میں موجود تھا تھا ۔۔

داد خان نے جاننا چاہا تو سعدین نے نے مسکرا کر اس کو دیکھا ۔

سمجھداری صرف تم لوگوں کے پاس نہیں کچھ میرے پاس بھی ہے"
ویسے بھی تمہارا کام ہو چکا ہے اب تم یہ ڈبا لو اور یہاں سے جاؤ آج
کے بعد اس فیکٹری کے آس پاس بھی نظر نہ آنا۔"

سعدین نے ڈبے کی طرف اشارہ کیا اور اس کو باور کروایا تو دادخان طنزیہ
ہنسی ہنسا۔

تم کس خوش فہمی میں مبتلا ہو جو ایک بار ہمارے دھندے میں آ گیا "
وہ پھر مر کر ہی نکلتا ہے---"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

داد خان کے طنز پر سعدین نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

میں نے صرف ایک بار ہی کام کرنے کی حامی بھری تھی اور صاف"
الفاظ میں تمہارے باس کو سمجھا دیا تھا کہ اس کے بعد وہ مجھ سے کوئی
امید نہ رکھے"۔

سعدین غصے میں دھاڑا۔

ہاہاہا ہا ہا ہا ہا ------تم کتنے بڑے بیوقوف ہو تم کو کس نے کہا کہ"

۔"ہماری بات پر یقین کرو۔

داد خان نے اس کا مزاق اڑایاتوسعدین کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

۔"تم لوگ میرے ساتھ دھوکا کیسے کر سکتے ہو"

ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں وہ داد خان تک پہنچا اور اس کا گریبان تھام کر پوری قوت سے جھنجھوڑ ڈالا۔

آرام سے سعدین باؤ آرام سے۔۔۔۔ یہ نہ ہو کہ تمہیں یہ حرکت"
۔" مہنگی پڑ جائے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دادخان نے اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ جما کر پوری قوت سے اسے پرے دھکیلا جس کی وجہ سے وہ لڑکھڑا کر پیچھے پڑے صوفے پر جا گرا۔

چلتا ہوں ہو اپنے غصے کو کچھ ٹھنڈا پی کر ٹھنڈا کرو ۔تمہاری صحت کے لیے لئے اچھا ہوگا۔ اپنا فون آن رکھنا ۔جوتا اچھا بننے کی خوشی میں ہو سکتا ہے باس تمہیں ڈنر پر انوائٹ کرےانکار کی گنجائش نہیں یہ بات

-"آپ اپنے دماغ میں اچھی طرح بٹھا لینا ۔

داد خان ڈبا کالے تھیلے میں ڈالتا بولا لہجہ طنزیہ تھا۔سعدین کا دل کیا اپنے بال نوچ لے۔داد خان ایک گرم نظر اس پر ڈالتا باہر نکل گیا۔آ

کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں مجھے جلد از جلد باہر جانا ہوگا نہیں تو" ایک بار ان کے ہتھے چڑھ گیا تو پھر ساری زندگی میں پولیس سے چھپتا ہی رہوں گا۔۔۔سعدین نے سوچا اور اٹھ کر پانی کا گلاس بھر کر پیا تاکہ اپنے حواس درست کر سکے۔

گھر سے بھی کئی بار کال آچکی تھی مگر وہ کام کا کہہ کر ٹال گیا۔

ملائکہ مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی ہمیں یہاں آئے ہوئے ایک ہفتہ" ہو گیا ہے مگر میں نے سعدین بھائی کو تم سے بات کرتے نہیں دیکھا بےشک وہ دوسروں کے ساتھ

سرسری سی بات چیت کرتے ہیں مگر تمہارے ساتھ تو ان کا نکاح ہوا ہے ۔ ان کا رویہ سمجھ میں نہیں آیا تمہیں یوں اگنور کرتے ہیں جیسے تم

کوئی نا پسندیدہ ہستی ہو"۔

ہالہ نے ایک ہفتے میں جو بھی محسوس کیا ملائکہ کے روبرو کہہ گئی۔

ملائکہ نے حیرت سے سر اٹھا کر اس کو

دیکھاجو بات اس گھر کے مقیم چند ماہ میں نہیں سمجھ سکے تھے وہ ہالہ نے ایک ہفتے میں ہی نوٹ کر لی تھی

میں نہیں جانتی۔ وہ شاید باہر رہ کر ایسے ہو گئے ہیں

ملائکہ کا لہجہ آرزدہ ہوگیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تمہیں ان سے بات کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔ آخر انہیں کیا پرابلم" ہے یہ رشتہ ان سے پوچھ کر کر طے ہوا تھا ۔۔اب کیا آفت آگئی ہے جو وہ یوں رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔۔"۔

ہالہ کا غصہ سوا نیزے پہ پہنچ گیا۔ملائکہ سے اس کی دوستی بہت پرانی تھی ۔اس لیے اس کے ہر معاملے کی خبر تھی۔

"مجھے لگتا ہے کہ ایک بار بڑی ممانی سے بات کرنی پڑے گی"۔

کچھ سوچ کر ہالہ نے کہا تو ملائکہ نے یکدم نفی میں سر ہلایا۔

"پلیز ہالہ تم کوئی بات نہیں کروں گی اگر سعدین کو پتہ چل گیا تو وہ بہت ناراض ہو ں گے"۔

ملائکہ اس کی بات سن کر پریشانی سے بولی۔

"یار تم ان سے اتنا کیوں ڈرتی ہوں وہ تمہیں کھا نہیں جائیں گے"۔

ہالہ نے غصے سے کہا ۔

"دیکھو ملائکہ ۔۔۔۔۔مجھے ایک بار ممانی سے بات کر لینے دو تو میں صرف یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ یہ رشتہ سعدین کی مرضی سے طے ہوا ہے یا تایا جی کہ دباؤ میں آ کر سعدین بھائی نے اس رشتے کے لیے ہاں کی تھی۔۔۔۔۔ اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو اس رشتے کا ختم ہو جانا زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے کہ تم ساری زندگی ایک ان چاہے رشتے میں بندھی ر ہو ۔۔۔۔۔۔۔یہ تمہارے ساتھ ظلم ہو گا"۔۔۔۔۔۔

ہالہ نے اسے سمجھانا چاہا۔

تم کیسی باتیں کرتی ہو۔۔۔۔ اگر پاپا کو ذرا سی بھی بھنک پڑ گئی تو وہ"
۔"سخت ناراض ہوں گے۔۔۔۔

ملائکہ نے اسے روکنا چاہا۔

باہر کھڑے حنان نے بغور اس کی بات کو سنا اور سمجھا تھا اور دل ہی دل میں اس کی بات سے اتفاق ہوا تھا اپنے بھائی کے انداز و اطوار اس کو بھی کھٹک رہے تھے دو تین باراس کو شمائل کے ساتھ دیکھ چکا تھا ۔ دل ہی دل میں اس سے متفق ہوتا چہرے پر مصنوعی غصہ سجائے اندر داخل ہوا اور ان کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

۔"یہ تم میری بھابھی کو کس خوشی میں پٹیاں پڑھا رہی ہوں ۔۔۔۔"

ذرا سا لہجے کوسخت کرتے ہوئے بولا۔تو ہالہ نے اس کو گھور کر دیکھا۔۔

مجھے پہلے یہ بتائیں کہ آپ اس کمرے میں دروازہ ناک کیے بغیر کس"

طرح داخل ہوئے۔۔۔ کیا آپ کو میرز چھو کر بھی نہیں گزرے ۔۔۔"۔

اس کو جواب دینے کے بجائے ہالہ نے اپنا ہی سوال اس کے سامنے رکھ دیا تو حنان نے نظروں کا رخ موڑا ۔زیادہ دیر ہالہ کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں نے دروازہ ناک کیا تھا مگر" اپنے لیکچر کے دوران آپ کو سنائی نہیں دیا۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنان نے اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

"یہ آپ بات کرتے ہوئے دیوار کو کیوں دیکھ رہے۔۔"۔

ہالہ نے اس کی اس حرکت پر آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ حنان نے اپنی نگاہ اس کے کے گلابی چہرے پر ٹکائیں جہاں دوپٹہ

نماز کے سٹائل میں لپٹا ہوا تھا جس کی وجہ سے بالوں کے ساتھ اس کا آدھا چہرہ بھی دوپٹے کی اوٹ میں تھا ۔ملائکہ

ہلکا سا مسکراتی ان کی نوک جھونک کو انجوائے کر رہی تھی۔یہ سچ تھا کہ ان کے آنے سے رضوی ہاوس کے سناٹے دم توڑ گئے تھے۔

ایک دفعہ اجازت لے لو تو پھر آپ کو ہی خفگی ہو گی میرے ہر"
۔" وقت تاڑنے پر

حنان کے معنی خیز لہجے نے ہالہ کو حیران کیا۔

۔""""" کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا"

ہالہ نے نا سمجھی سے پوچھا تو ملائکہ ہنس دی وہ حنان کی بات کا مطلب بخوبی سمجھ چکی تھی ۔

ہالہ بیبی۔۔۔۔۔ یہ بچوں کے سمجھنے کی بات نہیں ۔۔۔۔ ملائکہ تم کل"
۔"پیپرز رجسٹری کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ میں وہی لینے آیا تھا

ہالہ سے بات کرتے اچانک مڑکر ملائکہ سے مخاطب ہوا تو ملائکہ نے سر ہلاتے پیچھے ہو کر بیڈ کی دراز سے ایک بڑے سائز کا لفافہ نکال کر اس کی جانب بڑھایا

'میں آج ہی پوسٹ کر دوں گا ۔۔۔"

لفافے پر سے ایڈریس پڑھ کر اطمینان کرنے کے بعد ہالہ کے قریب سے گزرتا باہر نکل گیا ہالہ نے اس کے رویے کو حیرت سے دیکھا۔

ملائکہ یہ کیا پاگل واگل تو نہیں ۔۔۔۔۔بات مجھ سے کرتا ہے اور" گھورتا دیواروں کو ہے۔۔۔۔"۔

ہالہ کے لیے یہ اچنبھے کا باعث تھا۔ وہ جب بھی ملتا یا دور سے دیکھتا تو نظر پھیر لیتا۔ ہالہ کو اس کی یہ حرکت بہت بری لگتی تھی ۔ اسے لگتا تھا کہ نارمل انسانوں کی طرح

بیہو نہیں کرتا ۔ اس بیچاری کو کیا پتہ تھا کہ حنان کس طرح اپنے آپ کوکنڑول کرتا تھا تھا ورنہ اس کا بس چلتا تو ہالہ کو سامنے بٹھا کر کر ساری زندگی دیکھتا ہی رہتا۔

مگر اپنے ساتھ ساتھ اس کو ہالہ کی عزت بھی بہت پیاری تھی اس لئے عموما اس سے بات چیت میں اجتناب ہی برتتا۔۔

ہالہ کی بات پر ملائکہ نے نفی میں سر ہلایا اور اس کا ہاتھ تھام کر باہر لے گئی جہاں لاؤنج میں واثقہ صوفے پر بیٹھی کتاب پڑھنے میں مگن تھی ۔

واثقہ ۔۔۔۔۔کبھی کتابوں کی دنیا سے باہر بھی نکل آیا کرو صبح سے" اس کتاب میں گم ہو ۔۔۔"۔

ملائکہ نے اس کے ہاتھ میں موجود کتاب تقریبا کھینچی تھی ان دونوں کے آنے سے وہ بھی اپنی اداسی اور قنوطیت سے باہر نکل آئی تھی بیگم منور اس کے چہرے کی مسکراہٹ لوٹنے پر بے حد خوش تھیں کچھ ہی دیر میں

تینوں کچن میں کھڑی کیک کی ترکیب ٹرائی کر رہی تھیں ان کے ہنسنے اور کھکھلانے کی آوازیں باہر تک آ رہی تھیں جو مکینوں کے لیے خوشی کا باعث تھی۔

ڈاکٹر حسنان ۔۔۔۔۔پلیز جلدی چلے ایمرجنسی میں ڈاکٹر کاشف آپ کا"
۔"ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔ ایکسیڈنٹ کا کیس ہے۔۔

سسٹر عجلت میں دروازہ ناک کئے بغیر اندر آئی اور اسے انفارم کر کے دوبارہ واپس بھاگی حسنان نے تیزی سے باہر نکل کر ایمرجنسی کی طرف دوڑا ۔

ڈاکٹر حسنان ایکسیڈنٹ کیس ہے اور مرئضہ کی کنڈیشن کافی سیریس"
ہے۔۔۔ خون بہت زیادہ بہہ چکا ہے اس کے علاوہ ہیڈ انجری بھی ہے
۔"۔۔۔ ہارٹ بیٹ بہت سلو ہے ۔۔بی پی بہت ہائی ہے۔۔۔۔

اس کے اندر آتے ہی ڈاکٹر کاشف نے فورا آگاہ کیا ۔

ایک گھنٹے بعد بعد حسنان جب ایمرجنسی سے نکلا تو اس کے چہرے پر اطمینان تھا وہ مرئضہ کو بچانے میں کامیاب ہو چکا تھا باہر نکلتے ہی ایک لڑکا اس کی جانب دوڑتا ہوا

۔" آیا ڈاکٹر صاحب پلیز بتائیں میری وائف کیسی ہے ۔۔۔"

شازم کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی اور چہرے پر کرب تھا حسنان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بھرپور تسلی دی اور مرئضہ کی کنڈیشن سے آگاہ کیا شازم وفور

جذبات سے حسنان کے گلے لگ گیا اپنی محبت کو یو تکلیف میں دیکھ کر اس کا دل پھٹا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر کے منہ سے خیریت سن کر وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکا۔

آپ پریشان نہ ہوں اب وہ خطرے سے باہر ہیں ۔۔۔ہوش میں آتے" ہی ان کو روم میں شفٹ کر دیں گے بس تھوڑی احتیاط

کرنی ہے ۔۔۔ان کے سر پر جو چوٹ لگی ہے وہ خطرناک ہے ہم نے ایکسرے لے لیا ہے۔۔۔۔ رپورٹ آنے پر دیکھیں گے اگر تو

ہیڈ بریک ہونے سے بچ گیا ہے تو آپ کی مرئضہ کو چند دن مزید ہاسپٹل رکھیں گے۔۔۔۔مگر ہیڈ انجری کی صورت میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔۔۔۔" ۔

حنان نے اس کو صورتحال سے آگاہ کیااور ایک بار پھر تسلی دے کر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا

ڈاکٹر اصیفہ آپ نے کیسے آج میرے روم کو رونق بخشی۔۔۔ منگنی کروا کر تو یوں غائب ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ"۔

حسنان کے محاورے پر اصیفہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

جناب آپ کی اجازت سے ہی ایک ہفتے کی چھٹیاں کی ہیں میرے" منگیتر اور چاچو دونوں ایک ہی ہفتے کے لیے پاکستان آئے تھے اور مجھے انگوٹھی پہنا کر کر واپس چلے گئے انکا

ارادہ اگلے سال تک شادی کرنے کا ہے اس لیے اب راوی چین ہی چین لکھتا ہے۔۔۔ویسے آپ نے اچھا نہیں کیا یا میری منگنی پر صرف 20 منٹ کے لئے آئے اور گھر سے بھی کسی کو نہیں لائے"۔

اصیفہ نے بھی اب ناراضگی دکھائی۔

تمہیں بتایا تو تھا کہ پھوپھو اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان شفٹ ہو گئی"

ہیں ۔۔۔جس دن تمہاری منگنی تھی اس دن شام کو پاکستان پہنچی تھیں ۔"اب اگر سب تمہاری منگنی میں آ جاتے تو ان کا استقبال کون کرتا۔۔۔

۔حسنان نے یاد دہانی کروائی تو اصیفہ نے سر پر ہاتھ مارا ۔

۔" ۔میں تو بھول ہی گئی تھی۔"

اصیفہ اونچی آواز میں بولی تو حسنان نے مسکرا کر اس کو دیکھا۔ اپنی یہ دوست اس کو بہت عزیز تھی۔ اس کے منگیتر تالش کے ساتھ اس کی اچھی گپ شپ تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔"جی تشریف لایئے۔۔۔"

دروازہ ناک ہونے کی آواز پر حسنان نے میں نے کہا تو شازم جھجکتا ہوا اندر داخل ہوا۔

۔"جی فرمایئے۔۔۔"

اس کے اندر آنے پر حسنان نے نرمی سے کہا۔

ڈاکٹر صاحب۔۔۔ پلیز آپ مجھے آئی سی یو میں جانے کی اجازت دے"

-"دیں ۔۔۔ میں اپنی وائف کے پاس بیٹھنا چاہتا ہوں ہو

شازم کی نم آواز پر حسنان کا دل ڈوبا ۔اپنی محبت کو اس حال میں دیکھنا کسی کے لیے بھی درد ناک تھا۔

میں آپ کی کیفیت سمجھتا ہوں۔۔۔ مگر ہم مجبور ہیں۔ آپ بس ایک" گھنٹہ مزید صبر کر لیں جیسے ہی ان کی طبیعت

سنبھلتی ہے ہم ان کو دوسرے آئی سی یو میں شفٹ کر دیں گے وہاں آپ ان کے پاس بیٹھ سکتے ہیں۔۔۔ اصل میں یہ

کریٹیکل کنڈیشن کے پیشنٹس کے لیے ہے اور یہاں کسی کا بھی داخلہ

-" منع ہے سوائے ڈاکٹرز اورنرسز کے۔۔۔۔

حسنان کی آواز میں نرمی اور حلاوت تھی شازم اس کی بات سمجھتا آنکھیں صاف کرتا باہر نکل گیا ۔دو ماہ ہی تو ہوئے تھے ابھی شادی کو وہ بھی لو میرج ۔۔روبی کی

فرمائش پر آئس کریم کھلانے لایا اور بدقسمتی سے بائیک کے قریب کھڑی

روبی تیز رفتار گاڑی کا نشانہ بن گئی۔چند لمحوں میں زندگی کا رخ پلٹ گیا۔

"آپ یہاں بیٹھنے کے بجائے نماز پڑھیں اور اپنی وائف کی زندگی کے لیے دعا مانگیں ۔۔۔ ان کا سر کا صدقہ بھی دیں کیوں کہ صدقہ بڑی بلا کو ٹال دیتا ہے۔۔"۔

شازم کو آئی سی یو کے دروازے کے قریب بیٹھا دیکھ کر حسنان نے ہمدردی سے کہا۔

"آپ کی باقی فیملی کدھر ہے ۔۔۔آپ کو انہیں انفارم کرنا چاہیے تھا۔اپنوں کا ساتھ سب سے بڑا سہارا ہوتا ہے ۔۔"۔

حنان نے اس کو یوں اکیلا دیکھ کر کہا تو شازم نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔

"ہم دونوں یتیم ہیں۔۔۔۔ہم دونوں کا ایک دوسرے کے علاوہ کوئی بھی نہیں ۔۔۔ ہم دونوں یتیم خانے میں پلے بڑھے ہیں"۔

شازم کی بات سن کر حسنان کا دل کانپا اس نے آگے بڑھ کر اس کو اپنی باہوں میں بھینچ لیا ۔

آج سے تم اکیلے نہیں ہو۔۔۔ میں ہوں تمہارے پاس تمہاری وائف کا بھائی اور تمھارا دوست بن کر۔۔ یہ بات میں ایسے

ہی نہیں کہ رہا پورے دل سے میں تمہیں اپنی فیملی میں شامل کر رہا ہوں۔۔ تمہارا بھائی اس لیے نہیں بنا کیوں کہ

پھر تمہیں کھینچ کر رکھنے کا موقع نہیں ملے گا اب تم میری بہن کے شوہر ہوں اس لئے ذرا مجھ سے سنبھل کر رہنا میں غلطی پر ایک

"--- آدچماٹ بھی مار دیا کرتا ہوں

۔ اس کے اس طرح کہنے پر شازم دوبارہ اس کے گلےلگ لگا ۔۔کوئی

اس سے پوچھتا کہ یوں اچانک اتنا پیارا رشتہ

ملنے پر اس کو کس قدر خوشی ہو رہی تھی ساری زندگی یتیم خانے میں بغیر کسی رشتے کے گزاری ۔۔ساری زندگی

میں سب سے پہلا رشتہ ر وبی کے ساتھ بنا جو اس کے دل کی دھڑکن تھی اور دوسرا آج حسنان کے ساتھ جس نے بھائی اور دوست دونوں رشتوں کا حق سونپا۔

شازم کی وائف کے ٹھیک ہونے پر اس کی قابلیت کے مطابق اس کو سٹور انچارج کی ڈیوٹی کے ساتھ ہاسپٹل کے ہاسٹل میں رہائش بھی دے دی ۔دونوں حسنان کو دعائیں دیتے نہ تھکتے۔

سعدین آج پھر باس کے حکم پر ہوٹل میں موجود تھا۔آج کمرے میں امالنجائث کی بوتلیں بھی موجود تھیں اور باس اپنی کرخت صورت لیے سعدین کو جانچ رہا تھا ۔

"تم نے ہماری سوچ سے بھی اچھا کام کروایا ہے۔۔۔اس لیے میں نے تمھاری خاطر یہ ڈنر ارینج کیا۔۔۔داد خان تو کہ رہا تھا کہ تم آنے سے انکار کر چکے ہو۔۔مگر مجھے یقین تھا کہ میرا پیغام سن کر تم انکار نہیں کرو گے۔۔۔"۔

قادر خان کا لہجہ استہزایہ تھا۔

کسی کو اپنے کی موت کی دھمکی ملے تو وہ انکار کی جرات کہا سے"

-"لائے۔۔۔۔۔۔

سعدین کے طنز پر قادر خان نے قہقہ لگایا۔

اگر ہم ایسا نہ کریں تو پھر ہمارا دہندہ کیسے چلے گا باو سعدین علی"

رضوی۔۔۔۔ قادر خان نے باور کروایا

آپ نے مجھ سے صرف ایک بار جوتا بنانے کا کہا تھا اور میں نے "

بھی آپ کو صاف کہا تھا کہ میں ایک پہلی اور

آخری بار آپ کو یہ کام کر کے دو گا اس کے بعد آپ مجھ سے امید

نہیں رکھیے گا ۔۔۔۔اس کے باوجود آپ نے مجھے قادر خان کے ذریعے

نہ صرف دھمکایا بلکہ میری فیملی کے خلاف بھی دھمکیاں

-"دیں۔۔۔۔۔۔

سعدین کی آواز میں غصہ تھا جس پر قادر خان نے بغور اس کے چہرے

کا جائزہ لیا۔ پرکشش چہرے پر غصیلی آنکھیں غضب ڈھا رہی تھیں ماتھے

پر آئے بال لاپرواہی سے بکھرے ہوئے تھے ۔۔

میں نے پہلی ملاقات میں بتایا تھا کہ اگر ہمیں کام پسند آ گیا تو ہم" مستقل تم سے ہی کروائے گے۔۔۔۔ ہم نے کونسا روز

جوتا بنوانا ہے ۔۔۔۔جب بھی ضرورت پڑی تو تمھیں بلوائیں گے اور

۔"اس رابطے کو بحال رکھنے کے لیے ملنا جلنا تو ضروری ہے نا ۔۔۔۔۔۔

۔۔قادر خان کی بات پر سعدین نے چونک کر دیکھا ۔

اگر آپ مجھے یہ بتا دیں کہ اس جوتے میں کیا چیز سمگل کی جائے گی" تو میں آپ کی آفر پر خوش دلی سے غور کروں گا کیوں کے ہاتھ میں آتا

۔"پیسہ کس کو برا لگتا ہے۔۔۔۔۔ وہ بھی لاکھوں میں۔۔۔

سعدین نے پتہ لگانا چاہا۔کیونکہ خود سوچنے پر بھی اسے اندازہ نہیں ہو سکا کہ جوتا کس مقصد کے لیے بنوایا گیا ہے۔۔۔

سچی بات بتاؤ تو باو سعدین ! بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔ مجھے تو خود بھی" نہیں پتا۔۔۔۔ کیوں کہ جس طرح تم میرے لیے کام کر رہے ہو

۔۔۔۔میں بھی اپنے سے اوپر والوں کے لئے کام کر رہا ہوں اور ان کی ہدایت کے مطابق چل رہا ہوں۔۔۔۔۔۔"-

قادر خان نے اس کی تسلی کروانی چاہی

اس کا مطلب ہے کہ آپ بھی ایک مہرہ ہیں۔۔"-۔سعدین کا لہجہ طنزیہ ہوا۔

ہاؤ ہمارے ہاں ہر ایک بندہ دوسرے کا مہرہ ہے ۔۔ جس کو ایک بڑا ہاتھ اپنی مرضی سے چلاتا ہے ۔۔۔تم یہ سامنے رکھ کر دیکھ رہے ہو "اس وقت تو تمہیں یہ بوتل ختم کر دینی چاہیے تھی۔

بات کرتے ہوئے قادر خان کا دھیان پڑا تو سامنے پڑے گلاس کی طرف اشارہ کیا جو جوں کا تو موجود تھا۔۔سعدین نے ایک نظر گلاس کو دیکھا۔لندن میں وہ دوستوں کے ساتھ

شغل میں کئی بار پی چکا تھا مگر پاکستان آکر اس نے یہ حرکت کبھی نہیں کی تھی کیوں کہ اپنے باپ کو وہ اچھی طرح جانتا تھا اگر ان کو ذرا سی

بھی بھنک پڑ جاتی تو سعدین کا اس گھر میں آخری دن ہوتا۔

میں یہ نہیں پیتا---اگر اب کوئی ضروری بات نہیں تو میں چلتا"

-" ہوں۔---۔ ایک جگہ ضروری پہنچنا ہے

سعدین نے جان چھڑوانے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیا۔۔

جہاں بھی جانا ہے ۔۔۔۔۔میں کون سا تمہیں روک رہا ہو۔۔مگر یہ "

-"خالی کیے بغیر تو تم یہاں سے نہیں جاسکتے ۔

قادر خان نے گلاس اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا ۔

سعدین نے جان چھڑوانے کے لیے وہ گلاس ایک ہی سانس میں حلق سے اتار لیااور نتیجتااس کا دماغ چکرایا ۔۔ ام الخبائث کی یہ تیز شکل تھی جس نےچند لمحوں میں میں

اسے لڑکھڑانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔داد خان نے اس کی حالت پر ہنستے ہوئے زبردستی ایک مزید گلاس اس کے منہ کے ساتھ لگایا ۔

-"--کسی کو اس کے ساتھ بھیجو---۔خود گیا تو عالم بالا ہی پہنچے گا۔۔"

اس کی حالت دیکھ کر قادر خان نے داد خان کو ہدایت کی جس پر داد خان فورا باہر نکل گیااور ایک لڑکے کی مدد سے اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور اسے گاڑی سمیت چھوڑ کے آنے کا آرڈر کیا۔

ملائکہ اس وقت تایا کی طرف موجود تھی۔ باقی سب شادی میں گئے ہوئے تھے اس کی طبعیت کچھ خراب تھی اس لیے اس نے جانے سے انکار کر دیا تھا۔بیگم منور نے بھی زور نہیں دیا کیونکہ اس کی عادت کو وہ اچھی طرح جانتی تھیں۔ حسنان ابھی ہاسپٹل سے نہیں لوٹا تھا ۔۔تائی جان کی ہدایت کے مطابق وہ حسنان اور سعدین کو کھانا دینے

کے لیے ان کا انتظار کر رہی تھی۔اسی اثنا میں مین ڈور سے سعدین لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا ملا ئکہ اس کی حالت دیکھ کر گھبرا کر کھڑی ہوئی اور اس کو سنبھالنے کے لیے

تیزی سے آگے بڑھی اسے لگا تھا کہ شاید سعدین کو چکر آ گئے ہیں مگر وہ حقیقت سے بے خبر تھی اور یہی بے خبری اس کی زندگی میں بڑا طوفان لانے والی تھی جو اس کی

دنیا اندھیر کرنے والا تھا۔ سعدین نے اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے پاؤں جمانے کی کوشش کی آنکھوں کے آگے ناچتے ستاروں کو بھگانے کے لیے اس نے زور سے آگے مینچ کر کھولیں۔۔

شائل ۔۔ میری شائل مجھے پتا تھا۔۔۔۔ تم ۔۔۔۔مجھ سے ملنے آؤں" گی۔۔میں کب ۔۔۔۔۔۔کب سے یاد کر ۔۔۔۔۔۔۔رہا تھا۔۔۔۔میری

-" جان۔۔۔۔۔۔۔۔میری۔۔۔۔۔

اس کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتا۔۔۔۔۔۔سعدین بازوؤں کا گھیرا تنگ کرگیا ۔اس افتاد پر ملائکہ نے گھبرا کر اس کی باہوں سے نکلنا چاہا ۔۔

آج نہیں۔۔۔۔ شائل ۔۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔۔۔ آج مجھے۔۔۔۔۔"

تمہارا۔۔۔ ساتھ چاہیے۔۔۔۔ اس طرح نہیں کرو۔۔۔۔۔دیکھو

-"۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے تمہاری کتنی ۔۔۔۔۔۔۔ضرورت ہے ۔

اس کے مچلنے پر سعدین لڑ کھڑاتی آواز میں بولا تو ملائکہ کے رونے میں تیزی آ گئی ۔ اس کو لگ رہا تھا کہ وہ بے ہوش ہو جائے گی ۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ سعدین نے شراب پی ہوئی ہے۔

سعدین ۔۔۔۔۔سعدین ۔۔۔۔۔۔چھوڑیں ۔۔۔۔۔۔۔چھوڑیں"

مجھے۔۔۔۔۔آپ کو اللہ کا واسطہ۔۔۔۔۔۔۔چھوڑیں۔۔۔۔۔۔ میں شائل نہیں ہوں ہو ۔۔۔۔۔۔پلیز مجھے چھوڑیں سعدین۔۔۔"۔

اپنی پوری قوت صرف کرتی وہ سعدین کی باہوں میں مچل رہی تھی

"تم ۔۔۔۔تم ۔۔۔۔۔شائل نہیں ہوں ۔۔۔۔۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔۔۔"۔

اس کو قابو میں کرتا سعدین الجھتے ہوئے بولا اور اس کو دیکھنے اور پہچاننے کی کوشش کی ۔۔

میں آپ کی بیوی ملائکہ ہوں۔۔۔۔سعدین۔۔۔۔۔۔ پلیز"

"۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔مجھے چھوڑیں ۔۔۔۔۔"۔

۔اس کی بات سن کر سعدین نے اپنی سرخ آنکھیں اس کے چہرے پر

گاڑیں۔

تم ۔۔۔۔تم۔ میری دشمن ہو۔۔۔ ہاں مجھے یاد آگیا۔۔۔ تم میری دشمن ہو۔۔۔۔۔ تمہاری وجہ سے ۔۔۔۔۔میرے پا۔۔۔پا۔۔۔۔ میرے پاپا نے۔۔مجھ۔۔۔۔ مجھے عاق کرنے کی دھمکی دی ۔۔ صرف۔۔۔صرف "۔تم۔۔۔تم سے شادی سے۔۔۔۔ انکار کرنے پر۔۔

۔ اس کے بازو کو بے دردی سے دبوچے وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بول رہا تھا۔۔ملائکہ نے ٹھٹھر کر اس کو دیکھا ۔وہ بھول گئ کہ سعدین سے اپنے آپ کو بچانے کی جہدوجہد کر رہی تھی۔

تایا جان نے جو بھی کیا اس میں میرا کوئی قصور نہیں آپ پلیز مجھے" چھوڑ دیں۔۔"۔

ملا ئکہ نے منت کی ۔۔ مگر سعدین کو رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا تھا اس نے لڑکھڑاتے ہوئے ملائکہ کو کھینچ کر قریبی صوفے پر دھکا دیا ۔۔جس پر ملائکہ برے طریقے سے

صوفے پر جا کر گری اور فورا سنبھلنے کی کوشش کرتی اٹھ کر دوڑنے لگی مگر اس سے پہلے ہی سعدین نے اس کا دوپٹہ کھینچ چکا تھا جس پر ملائکہ کے گلے پر شدید خراش

آئی تھی۔ صبح سے بخار نے ویسے ہی نقاہت طاری کر رکھی تھی اور اب ان سب کی وجہ سے وہ مرنے والی ہو رہی تھی اسے لگ رہا تھا کہ اس کے جسم سے جان نکل رہی ہے۔۔

سعدین اس کو دوبارہ بری طرح جکڑ چکا تھا اور یہ وہی لمحہ تھا جب منور صاحب نے اندر قدم رکھا ان کے پیچھے ہی علی رضوی بھی تھے۔ سامنے لاؤنج کا منظر دیکھ کر

منور صاحب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ۔۔ ان کا ہاتھ بے اختیار اپنے دل کی طرف گیا اور وہ لڑکھڑا کر زمین

بوس ہوئے ۔علی رضوی تیزی سے بھائی کی طرف بڑھے اور ساتھ ہی سعدین کو چیخ کر آواز دی جو ابھی تک ملائکہ کو جکڑے ہوئے تھاان کی آواز سنتے ہی اسے جھٹکا لگا ۔

علی صاحب کی دھاڑ پر حسنان دوڑتاہوا اندر آیا اور وہی لمحہ تھا جب سعدین کی گرفت باپ کی آواز پر ڈھیلی ہوئی اور ملائکہ زار و قطار روتے ہوئے اپنا آپ چھوڑوا کر باپ کی طرف بھاگی۔

دوپٹہ پہلے ہی سعدین کے ہاتھوں اتر چکا تھا مگر اسے کہا ہوش تھا وہ تو بس فرش پر گرے ہوش و حواس سے بے گانا پڑے اپنے باپ کی طرف دوڑی ۔

حسنان کو ساری صورت حال سمجھنے میں چند لمحے لگے تھے ۔اپنے جبڑوں کو سختی سے دبائے وہ چچاکو اٹھا کر باہر کی طرف دوڑا کیوں کہ ان کی حالت تشویش ناک تھی

گھر میں ٹریٹ منٹ دینے کا وقت نہیں تھا ہالہ اور واثقہ فرش پر بے ہوش پڑی ملائکہ کی طرف دوڑیں جو باپ کو یوں ہاتھوں میں جاتا دیکھ کر لہرا کر وہی ڈھیر ہو گئی تھی۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے ۔۔۔ منور کو کیا ہوا ۔۔۔ملائکہ۔۔۔ملائکہ ۔۔۔کیا ہوا " میری جان ۔۔"۔

۔اس کی بری حالت کچھ اور ہی کہانی سنا رہی تھی جس پر ان کا دل سہم گیا اور وہ حواس باختہ سی ملائکہ کا سر گود میں رکھ کر چیخ رہی تھیں۔۔

یہی حال وہاں موجود سب کا تھا سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھی۔ سعدین لاؤنج میں صوفے پر لڑھکا سو چکا تھا ۔ حنان ان کو اتار کر تھوڑی دور موجود شاپس سے کچھ چیزیں لینے گیا تھا۔

واپس آیا تو یہ صورت حال اس کے لیے تشویش ناک تھی کسی سے بھی کچھ پوچھنے کا وقت نہیں تھا وہ ملائکہ کو گود میں اٹھائے باہر کی طرف دوڑا۔

بیگم منور اور بیگم علی اس کے پیچھے بھاگیں۔ بیگم خدیجہ نے سہمی ہوئی ہالہ اور واثقہ کو باہوں میں لیے افسردہ کھڑی تھیں۔

اچانک پڑنے والی اس افتاد نے ان کے حواس سلب کر دیے تھے کلیم صاحب ایک طرف کھڑے سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے ۔

سعدین کا یو صوفے پرسو نا ان کو تشویش میں مبتلا کر رہا تھا اسی لیے وہ

اس کے قریب پہنچے اسے جھنجھوڑ کر

اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ ان کو ایک ہاتھ سے پرے دھکیل کر

صوفے سے نیچے لڑھک کر دوبارہ وہیں سو گیا ۔علیم صاحب کو دیکھ کر

اندازہ ہوگیا کہ وہ شراب نوشی کی حالت میں دھت پڑا ہے۔۔

خدیجہ آپ بچیوں کو لے کر منور بھائی کی طرف جائیں میں دروازہ بند"

۔"کر کے آتا ہوں۔

۔فازر حسنان کے ساتھ ہاسپٹل گیا ہے میں اس سے وہاں کی صورتحال"

۔"پتہ کرتا ہوں ہو۔۔

علی صاحب خدیجہ بیگم سے مخاطب ہوئے تو وہ اثبات میں سر ہلا تی ان

دونوں کو لیے دوسرے پورشن میں چلی گئی کلیم صاحب نے ایک سرد

نظر سعدین پر ڈالی اور ان کے پیچھے باہر نکلتے میں ڈور کو اچھی طرح بند

کر دیا ۔

ہاسپیٹل میں اس وقت سب پریشانی کے عالم میں میں بیٹھے تھے منور صاحب آئی سی یو میں تھے ۔حسنان کے کہنے پر اصیفہ خود ملائکہ کا کو چیک کر رہی تھی جو شاک سے بےہوش ہوئی تھی ۔

علی رضوی کاریڈور کے بینچ پر ساکت بیٹھے فرش کو گھور رہے تھے ان کے قریب ہی بیگم علی بیگم منور موجود تھے جب کہ فازر میڈیسن لینے سٹور تک گیا تھا اسی اثنا میں

آئی سی یو کا دروازہ کھلا اور حسنان شکستہ قدموں سے باہر نکلا علی صاحب نے سر اٹھا کر اپنے بیٹے کو دیکھا جس کا چہرہ شدت جزبات سے سرخ ہو رہا تھا علی رضوی کا

دل شدت سے دھڑکا۔ کچھ برا ہونے کا احساس پوری شدت سے ان پر حاوی ہوا تھا۔ وہ تیزی سے اٹھ کر حسنان کی طرف دوڑے ۔بیگم منور اور بیگم علی بھی بے تابی سے حسنان کی طرف بڑھ چکی تھیں۔

حسنان ان کےقریب آ نے پر رکااور بمشکل سر اٹھا کر تینوں کو دیکھا جو بیتابی سے اس کو دیکھ رہے تھے۔۔

بیٹا ۔۔۔۔۔۔چاچو کیسے ہیں وہ ٹھیک ہے نا کچھ بول کیوں نہیں رہیے"
۔"تم۔۔۔۔

ان سے حسنان کی خاموشی برداشت نہیں ہوئی تو اس کو بازووں سے تھامتی جھنجھوڑ کر بولیں ۔۔۔

علی رضوی اس کی حالت دیکھ کر سمجھ چکے تھے اسی لیے لڑکھڑاتے وہئیں فرش پر دوزانوں بیٹھ گئے۔۔۔

۔"چاچو نہیں رہے۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسنان نے یہ الفاظ کس دقت سے بولے وہ ہی جانتا تھا۔۔

اس کی بات پر بیگم منور لہراتی زمین بوس ہو گئیں۔ بیگم علی روتے ہوئے ان کو سنبھالنے کے لیے فورا جھکیں۔ حسنان تیزی سے نیچے بیٹھا اور ان کو بازوں میں بھر کے روم کی طرف دوڑا ۔

بیگم علی نے ایک لمزے کو روک کر علی صاحب کو دیکھا جو ابھی تک وہیں بیٹھے تھے۔۔ جان سے پیارا بھائی ان کی زندگی سے دور چلا گیا تھا

یہ بات ان کو قبول کرنے میں دقت ہو رہی تھی۔

علی صاحب بے حال ہو چکے تھے بیگم علی اپنی آنکھیں صاف کرتی ان کے قریب آئیں

اپنے آپ کو سنبھالیں۔۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو بھابھی اور ملائکہ "
۔"کو کون سنبھالے گا۔۔۔۔

ان کو بازو سے تھام کر کھڑا کرنے کی کوشش کی تو علی صاحب فرش پر ہاتھ ٹکائے کھڑے ہوئے ۔ان کا گریبان
آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔ان کو دیکھ کر لگتا تھا کہ صدیوں کے بیمار ہوں۔ہاتھوں میں کپکپاہٹ تھی اور چہرے پر زلزلے کے آثار۔

مدحت ۔۔۔۔میرا جان سے پیارا بھائی۔۔۔۔۔۔ مجھے اس دنیا میں اکیلا"
چھوڑ کر چلا گیا ۔۔۔۔۔۔اس نے ایک بار بھی میرے

متعلق نہیں سوچا ۔۔۔۔۔۔۔۔میں اکیلا کیسے رہوں گا ۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے تو اس سے ملے بغیر سکون نہیں آتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔منور یہ تو نے کیا کیا

اپنے بھائی کے ساتھ۔۔۔۔

علی صاحب سسک اٹھے۔

اپنے آپ کو سنبھالیں ۔۔۔۔۔۔۔بھابی کو دیکھیں۔۔۔۔۔ وہ بھی بے"
ہوش پڑی ہیں اور ابھی تک ملائکہ بھی ہوش میں نہیں آئی
۔"۔۔۔۔۔۔۔

بیگم علی کی سسکیاں تیز ہو گئی تھیں

۔"پاپا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔چھوٹے ماموں کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فازر کی روتی آواز موبائل میں ابھری تو کلیم صاحب کو شاک لگا انھوں
نے گردن گھما کر صوفے پر پر بیٹھے تینوں نفوس کو دیکھا جو رو رو
کے بے حال ہو چکے تھے ۔

خدیجہ بیگم کی نظر ان کے چہرے پر پڑی تو اٹھ کر تیزی سے قریب
آئیں۔

کلیم صاحب کیا بات ہے۔۔۔۔۔ کس کا فون تھا۔۔۔۔ بھائی ٹھیک"

-"ہے۔۔۔ بتائیں نہ مجھے۔۔۔۔۔ آپ بول کیوں نہیں رہے ۔۔۔۔

خدیجہ کو انہونی کا خیال لرزا رہا تھا۔

-"منور بھائی نہیں رہے ۔۔۔۔۔ ان کی ڈیتھ ہوگئی ۔۔۔۔ "

کلیم صاحب ہی جانتے تھے کہ انہوں نے کس بمشکل سے یہ الفاظ ادا کیے ۔وہ خدیجہ کا اپنے دونوں بھائیوں سے پیار اور انسیت سے اچھی طرح واقف تھے ۔

خدیجہ بیگم دل پر ہاتھ رکھتی وہیں بیٹھ گئیں ۔ان کے بین دل دہلا رہے تھے۔

ابھی تو صرف دس دن ہوئے تھے مجھے اپنے بھائی کے پاس آئے"

-"ہوئے اور وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔ ۔۔

وہ روتے ہوئے کرلائیں۔

یہ بات ان کا دل اور دماغ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا ہالہ اور واثقہ باپ کی بات سن کر روتی ہوئی اٹھ کے ماں

کے پاس آئیں اور وہیں ان کے قریب بیٹھ کر دونوں نے ان کو گلے لگا لیا۔۔

خدیجہ بیگم ان کا آسرا ملتے ہی دھاڑیں مار کر رونے لگیں۔

کلیم صاحب اپنے آنسو صاف کرتے ان کی طرف بڑھے اس وقت ایک وہی تھے جو ان کو تسلی دے سکتے تھے

حسنان ملائکہ کے روم میں داخل ہوا جہاں وہ مسلسل بے ہوش پڑی تھی ۔۔حسنان کا دل کرلا رہا تھا اس کی حالت دیکھ کر۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔"کیسی کنڈیشن ہے اب اس کی۔۔۔۔۔۔"

حسنان کی آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی چہرہ ضبط کی شدت سے سرخ تھا۔

ڈاکٹر حسنان ان کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔۔ ابھی اس کو ہوش" میں آنے میں وقت لگے گا۔۔۔البتہ آنٹی اب بہتر ہیں تھوڑی دیر تک "ہوش میں آ جائیں گی ۔۔

دوسرے بیڈ پر لیٹی بیگم منور کی طرف اشارہ کر کے ڈاکٹر اصیفہ نے سنجیدگی سے اس کو بتایا تو وہ چند قدم چل کر

ملائکہ کے پاس آیا اس وقت اس کا صبیح چہرہ زرد ہو رہا تھا۔۔ اس کے چہرے کو دیکھنے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت بھی اذیت میں ہے

۔۔

میں بس چاچی ماں کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا ہوں ۔ "

ایمبولینس آچکی ہے۔۔۔چاچی ماں جیسے ہی ہوش

میں آتی ہیں میں میت لے کر چلا جاوں گا ۔۔۔۔۔ پلیز ایک فیور دو۔۔

۔۔۔جب تک ملائکہ ہوش میں نہیں آتی اس کے پاس ہی رہنا

۔"۔۔۔۔۔۔پلیز اس کو اکیلا نہیں چھوڑنا۔۔۔۔

حسنان ڈاکٹر آصیفہ سے مخاطب ہوئے تو اس کا لہجہ عاجزانہ تھا ۔کیونکہ اصیفہ دو دن سے لگاتار ایمرجنسی میں تھیں۔اور ایک ڈاکٹر کی تھکن کا اندازہ صرف دوسرا ڈاکٹر ہی لگا سکتا ہے۔

اصیفہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اس کڑے وقت میں حسنان کو اس کی کتنی ضرورت ہے۔۔

حسنان ایک بات کہوں۔۔۔۔ تم پلیز حنان کو ایمبولینس کے ساتھ" بھیج دو ۔۔۔۔انکل آنٹی اور فازر کو میں اپنی گاڑی اور ڈرائیور کے ساتھ کر بھجوا دیتی ہو ں۔۔۔۔۔۔۔"۔

ملائکہ کے ہوش میں آنے پر اس کے پاس کسی اپنے کا پاس ہونا زیادہ ضروری ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ تم اس کو اچھی طرح سنبھال لو گے۔۔۔"۔

اصیفہ نے کہاتو حسنان نے چند لمحے سوچا اور پھر پھر اثبات میں سر ہلا تا باہر نکل گیا جہاں فازر اور باقی سب موجود تھے ۔

پاپا ایمبولینس آ چکی ہے۔۔۔۔ حنان ایمولینس میں جائے گا اور آپ" سب کو میں ڈاکٹر اصیفہ کی گاڑی میں گھر بھجوا

رہا ہوں ۔۔۔۔۔۔پانچ دس منٹ تک چاچی ماں کو ہوش آ جائے گا

-"پھر آپ لوگ نکل جایئے گا۔۔۔۔

حسنان ان قریب آ کر دھیمی آواز میں بولا تو علی رضوی صاحب شدت جذبات سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے ۔

حسنان نے آگے بڑھ کر ان کو باہوں میں بھینچ لیا۔اور خود بھی ساتھ رو دیا چاچو میں تو سب کی جان تھی ۔

انہوں نے ہمیشہ ایک باپ کی طرح محبت اور شفقت سے نوازا تھا اور ایک اچھے دوست کی طرح پریشانی میں میں سہارا بنے تھے ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے پاپا سے جو بھی بات منوانی ہوتی فورا منور رضوی کے پاس پہنچ جاتے اور ان کے سر ڈال کر مطمئن ہوجاتے یہی

وجہ تھی کہ ان کی اس اچانک موت نے دونوں بھائیوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا تھا۔

ان کا جان سے عزیز رشتہ ان کو چھوڑ کر جا چکا تھا اور سب کو سنبھلنے کے لیے ایک لمبا عرصہ درکار تھا

ڈاکٹر اصیفہ نے جب چاچی ماں کے ہوش میں آنے کی خبر دی تو حنان نے ماں کو دیکھا وہ دوپٹے سے چہرہ صاف کرتیں اندر کی جانب بڑھ گئیں جہاں ہوش میں آتیں بیگم منور سر پٹک رہی تھیں۔

چچی ماں۔۔۔۔۔۔۔۔ چچی ماں ۔۔۔۔آنکھیں کھولیں ۔۔۔۔۔مجھے"
۔"دیکھیں۔۔۔۔۔

بیگم علی سے پہلے حنان ان کے قریب پہنچا تو اس کی آواز سن کر بیگم منور نے آنکھیں کھولیں اور سب یاد آتے ہی بیگم منور اس کو دیکھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مدحت رضوی تیزی سے ان کے پاس آئیں اور اٹھنے میں مدد دی ۔

حنان ان کے قریب ہی بیٹھا ان کا سر اپنے سینے سے لگا کر خود بھی رو دیا ۔

بیگم علی نے اپنے دوپٹے سے ان کا چہرہ صاف کیا اور سر پر پیار دیا۔ان کی سسکیاں بدستور جاری تھیں۔

جب سے شادی ہو کہ آئی تھیں دونوں میں بہنوں سے بڑھ کر پیار تھا اتنے سالوں میں کبھی بھی دونوں میں رتی برابر بھی تلخ کلامی نہیں ہوئی تھی اور منور سے تو بھائی کا رشتہ جیا تھا۔

بیگم منور نے ان کو بڑی بہن کا مان دیا تھا تو بیگم علی نے بھی بڑا بن کر دکھایا کیا یہی وجہ تھی کہ اس وقت بیگم منور کی حالت ان کا کلیجہ چیر رہی تھی ۔

اوپر سے ملائکہ کی مسلسل بے ہوشی ان کی اذیت کو بڑھا رہی تھی

چچی ماں۔۔۔۔۔ پلیز خود کو سنبھالے اگر آپ اس طرح کریں گی تو ملائکہ کو کون سنبھالے گا۔۔آپ جانتی ہیں نہ کہ اللہ

تعالی نے کیا کہا ہے جو اس زمین پر آئے گا اسے واپس بھی جانا ہے یہ تو قانون قدرت ہے ہے کہ ہر زی روح نے موت کا

ذائقہ چکھنا ہے ۔ کچھ پہلے چلے جاتے ہیں اور کچھ نے بعد میں جانا ہوتا ہے ۔ ان کا وقت آ چکا تھا ۔۔مجھے معلوم ہے

کہ اس وقت آپ کس تکلیف اور اذیت سے گزر رہی ہیں مگر چچی ماں اگر آپ اپنے آپ کو سنبھالے گی نہیں تو ملائکہ

کو کون دیکھے گا۔۔۔ ہم ملائکہ کو جتنا بھی پیار، توجہ اور دلاسہ دے لیں ۔۔ آپ کا نعم البدل تو نہیں ہو سکتے ۔۔۔۔۔"۔

حنان دھیمے لہجے میں ان کو مسلسل سمجھا رہا تھا۔ بیگم منور کی ہچکیاں بندھ چکی تھیں ۔

چلیے اٹھیں چاچو کو گھر لے کر جانا ہے۔۔۔ ہم آپ کے ہوش میں" آنے کا انتظار کر رہے تھے"۔

ایسے کیسے چلی جاؤں میری بچی یہاں ہے "۔۔بیگم نور کے لہجے میں تڑپ تھی ۔۔۔

ملائکہ کے پاس حسنان بھائی موجود ہیں اور ڈاکٹر آصیفہ بھی یہی ہیں"

۔۔۔۔۔"۔

حنان نےان کو بتایا اور بیگم علی کی مدد سے کچھ ہی دیر میں انہیں روم سے لے کر باہر آیا گیا۔

چند گھنٹوں پہلے یہ قافلہ خوشی خوشی شادی اٹینڈکر کے واپس آیا تھا اور چند ہی گھنٹوں بعد یہ خوشی غم میں بدل چکی تھی

جو چہرے پہلے خوشی کی چمک سے منور تھے وہاں اب اذیت رقم ہو چکی تھی

سعدین کی آنکھ ایمبولنس کی آواز پر کھلی ۔ سر کو دونوں ہاتھوں " سے دباتا تھا وہ اٹھ کر صوفے پر بیٹھا آنکھیں کھلنے سے انکاری تھیں ۔

۔ ادھر ادھر نگاہ کی تو اپنے آپ کو لاؤنج میں دیکھ کر نہ سمجھی سے سر جھٹکا۔

ایمبولینس کی آواز اب گھر کے اندر سے آ رہی تھی سعدین لڑکھڑاتے قدموں سے باہر کی جانب دوڑا جہاں ایمولینس

گیٹ سے اندر آکر رک گئی تھی لان میں بیگم خدیجہ بچیوں اور کلیم

صاحب کے ساتھ موجود تھیں ۔ حنان نے کلیم

صاحب کی مدد سے لان میں ہی میت کو رکھ دیا سعدی دوڑتا ہوا آیا اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔

-"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ کون ہے ۔۔۔۔۔ "

سعدین بولا تو اس کی آواز لڑکھڑا رہی تھی حنان نے ایک ایک نفرت بھری نگاہ اپنے بھائی پر ڈالی۔ جس کی وجہ سے آج یہ قیامت ان پر ٹوٹی تھی کلیم صاحب نے ناگواری سے سعدین کو دیکھا

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں ۔۔۔۔سعدین چیخا اور پھر بغیر جواب"

سنیں تیزی سے جھکا ۔۔۔اور چہرے سے چادر ہٹائی۔

-"چاچو ۔۔۔چاچو کیا ہوا آپ کو اس طرح کیوں لیٹے ہیں "

سعدین کے حواس ابھی تک پوری طرح نہیں جاگے تھے۔

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ۔۔۔۔۔۔۔مجھے آپ کی شکل سے "

نفرت ہو رہی ہے۔۔۔۔ میرا دل کر رہا ہے کہ میں آپ کو جان سے

مار دوں ۔۔۔۔مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرا بھائی اتنی گھٹیا حرکت بھی کر سکتا ہے ۔۔۔۔۔"۔

بغیر کسی کی پروا کئے حنان اس پر چیخا اسی وقت ایک اور گاڑی اندر داخل ہوئی جس میں علی رضوی اور باقی سب موجود تھے ۔

سعدین نے دھندلی آنکھوں سے گیٹ کی طرف دیکھا جہاں اب گاڑی سے بیگم منور کو بیگم علی تھام کر اتار رہی تھی

جب کہ فازر علی صاحب کو پکڑے لان کی طرف لا رہا تھا خدیجہ تیز چلتی ہوئی جا کر کر بھابھی کے گلے لگ گئ

سعدین ہنوز وہی براجمان تھا قریب آ ک علی رضوی کی نظر اس پر پڑی تو وہ فازر کے ہاتھ ہٹا کر تیزی سے اس کے

قریب آئے اور ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر مارا ۔

۔دفع ہو جاؤ یہاں سے ۔۔۔۔اور اپنی منحوس شکل مجھے مت دکھانا۔۔۔۔۔۔"۔

ان کا تھپڑ اتنا شدید تھا کہ کہ سعدین کچھ دور جا کر گرا اور شاید اس تھپڑ سے اس کے حواس بھی جاگے سب کچھ

سمجھنے کی کوشش میں اس کو بس یہی سمجھ آیا کہ

اس کے چاچو اب اس دنیا میں نہیں رہے بے شک وہ منور

رضوی سے حسنان اور حنان جتنا پیار نہیں کرتا تھا مگر عزت اور احترام مکمل دیتا تھا ہم جنازہ کا اعلان ملائکہ کے

ہوش میں آنے کے بعد کریں گے علی رضوی پیچھے مڑ کر حنان سے بولے باقی سب وہی گھاس پر نڈھال سے بیٹھ گئے

حنان ہال خالی کروا کے میت اندر رکھنے کا انتظام کرواؤ اور اپنے دوستوں کو فون کرو اور جلدی بلاؤ جب تک وہ آتے

ہیں تب تک فازر کے ساتھ مل کر کچھ بندوبست کرو اپنے آنسو صاف کرتے وہ حنان سے مخاطب ہوئے اور سعدین پر

ایک نفرت بھری نگاہ ڈال کر وہیں بھائی کی میت کے سرہانے بیٹھ گئے۔

اس ناگہانی آفت سے ان کا وجود اب تک لرز رہا تھا۔

سعد ان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کہ سب اس کے ساتھ اتنا برا رویہ کیوں رکھ رہے ہی

سعدین اپنے آپ کو سنبھالتا بمشکل سیدھا کھڑا ہوا اس کا سر مسلسل چکر آ رہا تھا اور درد کی شدت سے پھٹ رہا تھا

وہ تھکے ہوئے قدموں سے اندر کی جانب بڑھاتاکہ فریش ہو کر اپنے حواس درست کر سکے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-"پاپا-- پاپا--ماں ---ماما- --پاپا -----"

ملائکہ سرہانے پر سر پٹکتی مسلسل بڑبڑا رہی تھی--- اس کے ہوش میں آنے پر ڈاکٹر اصیفہ فورا اس کی بڑھیں--

-"ملائکہ----- ملائکہ آنکھیں کھولو-----"

اس کا گال تھپتھپا کر ڈاکٹر اصیفہ نے اپنی موجودگی ظاہر کی تو ملائکہ نے آنکھیں کھول کراس کو پہچاننا چاہا

ملائکہ ۔۔۔۔۔میں ڈاکٹر اصیفہ ہوں "-اس نے نرمی سے اپنی پہچان" کروائی۔

-"۔۔پاپا ۔۔میرے پاپا کیسے ہیں۔۔"

اس کو پہچانتے ہی ملائکہ نے فورا اٹھنے کی کوشش کی۔۔

-"ابھی تم اٹھو نہیں۔۔ لیٹی رہو۔۔میں ڈاکٹر حسنان کو بلاتی ہوں۔۔"

اس کو کندھوں سے تھام کر واپس لٹاتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی نرس کو اشارہ کیا جو فورا باہر نکل گئی۔ حسنان کچھ دیر پہلے ہی ایمر جنسی کی وجہ سے آئی سی یو کی طرف گیا تھا

آپ پلیز مجھے بتا دیں۔۔۔۔ میرے پاپا کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔ مجھے " -"انہیں دیکھنا ہے ۔۔۔

ملائکہ ضدکرتے ہوئے اس کا ہاتھ بازو سے ہٹاتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہوئی جس کے نتیجے میں اس کو بری طرح چکر آیا تھا اور اصیفہ کے سنبھالنے سے پہلے ہی وہ زمین بوس ہوئی تھی

-"ملائکہ ۔۔۔۔ملائکہ میں اسی لئے تمہیں منع کر رہی تھی ۔۔۔"

اس نے تیزی سے اس کے پاس بیٹھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر کہا ۔۔۔ملائکہ نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھاما۔۔ آنکھوں کے آگے بار بار اندھیرا چھا رہا تھا۔۔اصیفہ نے

اس کو اٹھانے میں اپنی پوری قوت صرف کر دی۔کچھ ہی دیر میں وہ اسے واپس بیڈ پر لٹا نے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر صاحبہ ۔۔۔ڈاکٹر حسنان پندرہ منٹ تک آئینگے ۔۔۔۔آئی سی یو" کے پیشنٹ کی حالت کریٹیکل ہے !وہ اس کے ٹریٹمینٹ میں بزی ہیں۔

نرس نے آکر اس کو اطلاع دی تو اس نے ملائکہ کی جانب دیکھا جو اب آنکھیں موندھے نڈھال پڑی تھی۔

تم کینٹین جاؤ اور جوس لے آؤں اور اگر فریش فروٹ کیک ہوا تو وہ" بھی لے آنا۔"-سسٹر کو کہہ کر وہ ملائکہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

اصیفہ جانتی تھی کہ وہ کئی گھنٹوں سے لگاتار بے ہوش تھی اور آگے بھی

اس کے لئے جو صدمہ موجود تھا وہ اس کی کھانے کی خواہش کو ختم کر دیتا اس لیے اس نے

سوچا کہ ڈاکٹر حسنان کے آنے سے پہلے اس کو کچھ کھلا پلا دے تا کہ اس کے جسم میں تھوڑی سی انرجی آجائے ۔

حسنان اندر داخل ہوا تو ملائکہ اس وقت کے کا آخری پیس کھا رہی تھی ڈاکٹر آصفہ نے اس کو دیکھتے ہی اشارہ کیا

جس پر ڈاکٹر حنان نے آنکھیں بند کرکے تسلی دی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-"اب کیسی طبیعت ہے ملائکہ ۔۔۔۔"

اس کے قریب آکر حسنان نے پوچھا تو ملائکہ نے ہلکا سا سر ہلا دیا

"اگر اب تم بہتر محسوس کر رہی ہو تو پھر گھر چلیں۔۔۔ "

اس کے پوچھنے پر ملائکہ نے اس کی طرف دیکھا ۔

-"آپ پہلے یہ بتائیں کہ پاپا کی طبیعت اب کیسی ہے"

ملائکہ کے پوچھنے پر حنان نے اذیت سے آنکھیں مینچیں اس کو سمجھ

نہیں آئی کے وہ کس طرح بتائے کہ اس کے والد اب اس دنیا میں نہیں ۔

اس نے پریشانی سے آصیفہ کی طرف دیکھا ۔اصیفہ نے اس کو ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ سر جھکا کر باہر نکل گیا ۔

اصیفہ چلتے ہوئے ملائکہ کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی اور اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے کیوں کہ اس کی ذہنی کنڈیشن

ابھی اتنی سٹرانگ نہیں تھی اس لیے یہ خبر اسے ہاسپٹل میں ہی سنانے کا ارادہ کر لیا تھا تاکہ ایمرجنسی کی صورت میں اس کو فورا ٹریٹ کیا جا سکے

ملائکہ۔۔۔۔۔ تم جانتی ہو نہ کہ اللہ تعالی ہمارا امتحان لینے کے لیے" بعض اوقات ہم سے ہماری پیاری چیز واپس لے لیتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ وہ ہمارا صبر اور برداشت کا امتحان ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔یہ ہم پر ہے کہ ہم وہ امتحان کیسے پاس کرتے ہیں ۔۔۔۔صبر کر کے یا اللہ سے شکوہ کر کے اس کے ناپسندیدہ بندوں میں شمار ہو کے۔

ہم اللہ کے قانون سے لڑ نہیں سکتے۔۔۔۔بہت بہادر ہو تم ہر طرح کے حالات فیس کرنے کی ہمت رکھتی ہوں۔۔۔۔۔ "اصیفہ نے اس کو ذہنی طور پر تیار کرنے کے لیے تمہید باندھی۔

آپ ۔۔۔۔کیا کہنا چاہتی ہی۔۔۔ں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی میں کب" سے آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ میرے پاپا کی طبیعت کیسی ہے نہ آپ ۔"مجھے بتا رہی ہے اور نہ ہی حسان نے بتایا ۔۔۔۔۔

ملائکہ کی آواز آواز رندھ گئی ۔

ملائکہ ۔۔۔۔انکل منور اب اس دنیا میں نہیں رہے ۔۔۔۔ہارٹ اٹیک " ۔"سے ان کی ڈیتھ ہوگئی ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر آصیفہ نے رک کر اپنی بات مکمل کی تو ملائکہ نے شوک کی حالت میں اس کے چہرے پر نظریں گاڑ دیں جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کہ وہ جو کہہ رہی ہے کہ سچ ہے ۔

آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔۔۔۔ میرے پاپا مجھے اس طرح کیسے چھوڑ"

کر سکتے ہیں۔۔۔۔ آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔۔۔ مجھے بتائیں وہ کس روم میں ہیں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔ میں خود ان کو جا کر دیکھتی ہوں۔۔۔۔"۔

۔ اس کے دونوں ہاتھ بری طرح جھٹک کر ملائکہ فورا نیچے اتری اور اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے بیڈ کا سہارا لیا

اصیفہ آگے بڑھی اور اس کو دونوں بازو سے پکڑ کر واپس بیڈ پر بٹھایا ۔

ملائکہ۔۔۔۔ اپنے آپ کو سنبھالو۔۔۔۔ ابھی تم نے اپنی ماں کو بھی " سمبھالنا ہے ۔۔۔۔۔اگر تم اس طرح کروں گی آنٹی کو کون دیکھے گا۔

ڈاکٹر اصیفہ نے اس کا دھیان بیگم منور کی طرف کیا تو وہ جھٹ سے سیدھی ہوئی۔

ماما کدھر ہیں ۔۔میں ہوسپٹل میں ہوں تو ماما میرے پاس کیوں نہیں ہیں۔۔۔۔"۔

ملائکہ کی آواز کٹ رہی تھی کچھ دیر پہلے کہی گئی اصیفہ کی بات اس

کے دماغ سے نکل چکی تھی ۔

ملائکہ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ انکل اس دنیا سے جا چکے ہیں ۔۔۔ " آنٹی گھر پہ ہیں۔۔۔ یہاں پر تمہارے پاس میں

اور ڈاکٹر حسنان تھے اگر تم گھر جاناچاہتی ہو تو پہلے اپنے آپ کو سنبھالو ۔"ورنہ ہم تمہیں گھر نہیں لے کر جائیں گے

اصیفہ نے اس کو دھمکایا تاکہ وہ اپنے ذہن پر کنڑول کرے اور اس کی طبیعت سنبھل سکے۔۔ ملائکہ کے آنسو نکلتے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھ کر اصیفہ نے اس کو گلے لگا لیا جس پر ملائکہ شدت سے رو دی اس کا سارا وجود ہچکولے کھا رہا تھاحسنان

بمشکل اپنے آپ پر قابو پا رہا تھا ورنہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اندر آکر خود ملائکہ کواس کڑے وقت میں سنبھالے مگر وہ مجبور تھا ۔

ملائکہ ۔۔۔۔۔ تمہارا ذہن پہلے ہی بہت کمزور ہو چکا ہے۔۔۔ تمہاری" کنڈیشن دیکھ کر مجھے فوراً اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ

اچانک ہونے والا نہیں بلکہ تم پہلے ہی ڈپریشن میں تھی اور انکل کی کنڈیشن دیکھ کر تمہارا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا۔۔۔"

اس کی بات سن کر آصیفہ نے آنکھیں کرب سے میچیں ۔۔وہ اس کو کیا بتاتی کہ اس کا نروس بریک ڈاون کیوں ہوا۔وہ کس اذیت سے گزر رہی تھی کہ اس کا سارا وجود نیلا ہو چکا تھا۔

خدیجہ بیگم نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں اصیفہ ملائکہ کو تھامے اندر لا رہی تھی اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔

بیگم منور اٹھ کر تیزی سے اس کی جانب آئیں اور دھاڑے مار کر روتے ہوئے اس کو اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیا۔

ملائکہ ان کا لمس پاتے ہی یوں تڑپ کر روئی کے ان سے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔

ہالہ اور واثقہ دونوں ہی دوڑتی ہوئی ان تک آئی تھیں۔

دونوں کو زبردستی الگ کر کے ہالہ ملائکہ کو تھام کر میت کے قریب لائی

۔

اصیفہ بیگم منور کے گلے لگ کر ان کو تسلی دینے لگی۔ ملائکہ نے پوری قوت صرف کر کے باپ کے چہرے پر پڑا

سفید کپڑا اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے سے پرے کیا ان کا ساکت وجود دیکھ کر ملائکہ کے رونے میں مزید تیزی آگئی۔

بہت محبت سے دونوں ہاتھوں سے ان کا چہرہ تھام کر اس نے ان کے ماتھے پر بوسہ دیا بیگم خدیجہ نے اس کو تھام

کر سیدھا کیا اور کپڑا دوبارہ چہرے پر پھیلا دیا۔جنازے کے وقت میت کو کندھا دینے آگے بڑھتے سعدین کو علی رضوی

نے ہاتھ سے دھکیل کر پرے کیا تھا اور حنان ۔۔حسنان اور کلیم صاحب کی مدد سے جنازہ اٹھا کر باہر نکل گئے ۔جنازے

کے پیچھے بھاگتی ملاجکہ کو اصیفہ اور ہالہ نے زبردستی روکا ۔۔قیامت کی یہ

گھڑی سب پر ہی بہت بھاری تھی ۔

شام تک تقریبا سارا گھر خالی ہوچکا تھا صرف چند قریبی عزیز موجود تھے جو دور سے آئے تھے۔ ملائکہ اور بیگم منور

ایک دوسرے کے ساتھ جڑی بیٹھی تھیں جب کہ ہالہ اور واثقہ کھانا کھانے کے لئے کتنی دیر سے ان کی منتیں کر رہی تھیں ۔

دونوں نے ایک بھی نوالہ نہیں لیا تھا ان کو اس طرح دیکھ کر خدیجہ بیگم خود آگے بڑھ کر چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر ان کو زبردستی کھلانے لگیں ۔

اتنے بڑے غم سے نکلنے کے لیے ان کو طاقت کی ضرورت تھی جو خالی پیٹ نہیں مل سکتی تھی۔اسی سوچ نے ان کو زبردستی پر مجبور کیا تھا۔

جنازے کے بعد سعدین کتنی کوشش کر چکا تھا حنان یا حسنان سے بات کرنے کی مگر وہ دونوں اس کو کڑے تیوروں سے گھورتے بغیر کوئی جواب دیئے چلے گئے ۔

علی رضوی کا حکم تھا کہ کوئی بھی اس سے بات نہیں کرے گا جب تک وہ خود بات نہ کر لیں۔۔

ملائکہ بیٹا۔۔۔۔۔ اس دن کیا بات ہوئی تھی تمہارے پاپا نے کس" بات کی اتنی ٹینشن لی کہ ان کی جان ہی چلی گئی۔۔۔۔۔۔ سعدین کی حرکت نے ان کی جان لی ہے یہ بات

میں نے اپنے کانوں سے سنیں مگر اس وقت کسی سے پوچھنے کا وقت نہیں تھا اس لئے میں نے کسی سے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا ۔۔۔۔۔ ۔" میرا بچہ مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا

بیگم منور آنسو صاف کرتے ہوئے ملائکہ سے پوچھ رہی تھیں منور صاحب کو گزرے آج دوسرا دن تھا رات کے اس وقت ہر طرف خاموشی تھی۔

ملائکہ ان کے بیڈ پر ان کے پاس گود میں سر رکھے لیٹی تھی ملائکہ نے اذیت سے مٹھیاں بھینچیں اور پھر اپنے آپ پر قابو پاتی آہستہ آہستہ ان کو سب کچھ بتاتی چلی گئی۔

اپنی زندگی کی اس تلخ شام کا ذکر کرتے ہوئے اس کی زبان بار بار اٹک رہی تھی۔

بیگم منور نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپایا ان کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ یہ سب ان کی بیٹی کے ساتھ

سعدین کر سکتا تھا وہ تو داد خان والا معاملہ سمجھ رہی تھی اور ملائکہ کی بات سننے کے بعد ان کو لگ رہا تھا کہ ان کا کلیجہ پھٹ جائے گا ۔

اب انہیں سمجھ آ رہا تھا کہ دو دن سے بھائی صاحب کا رویہ سعدین کے ساتھ اتنا ہتک آمیز کیوں تھا گھر میں سے کوئی بھی سعدین سے بات نہیں کر رہا تھا ۔

یہ سب وہ دیکھ رہی تھی مگر سمجھنے سے قاصر تھیں ملائکہ سے سب سننے کے بعد سب کا رویہ اچھی طرح سمجھ آگیا تھا ۔

دن میں قل کا ختم ختم کروانے کے بعد علی رضوی بھائی کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے گئے ۔

شام تک سب مہمان واپس جا چکے تھے۔ علی صاحب شکستہ قدموں سے چلتے ہوئے بھابھی اور بھتیجی کی طرف آئے ۔

ہال میں اس وقت سب گھر والے موجود تھے ایک طرف سعدین تھی بیٹھا ہوا تھا ۔

ملائکہ بیٹا ۔۔۔ میں تمھارے باپ آپ کی جگہ تو نہیں لے سکتا مگر اپنے آپ کو اس کی جگہ پر رکھ کر اس وقت تم سے

پوچھ رہا ہوں کہ سعدین کے معاملے پر تمہارا فیصلہ کیا ہے۔

تم اس کو معاف کرو گی یا اس سے علیحدگی چاہتی ہوں۔۔۔

یہ سب تمہارے فیصلے پر منحصر ہے تمہارے فیصلہ کرنے کے بعد میں" اس ناعاقبت اندیش کے لئے فیصلہ کروں گا ۔"

علی رضوی کی بات پر وہاں پر موجود سب نفوس نے پہلو بدلا تھا ۔

ملائکہ نے سر اٹھا کر دیکھا تایا کو دیکھا جنہوں نے ساری زندگی اس سے شفقت اور محبت دی تھی۔

یہ سچ تھا کہ ان کی سختیاں زیادہ تھی مگر ان سختیوں کے ساتھ ان کا پیار توجہ اور محبت بھی کئی گناہ زیادہ تھی یہی وجہ تھی کہ وہ کیا باقی بچے بھی باغی نہیں ہوسکے تھے ۔

بڑے پاپا مجھے اس شخص کے ساتھ زندگی نہیں گزارنی جس کو رشتوں" کے تقدس کا خیال نہ ہوآگے جو بھی آپ کا

فیصلہ ہوگا وہ مجھے منظور ہوگا کیوں کہ پاپا ہمیشہ اپنا فیصلہ سنا کر آپ کے کیے گئے فیصلے پر چلتے تھے چاہے وہ ان کے کئے گئے فیصلے کے مخالف ہی کیوں نہ ہو ۔۔۔"۔

اس کی بات پر سب ہی کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے دونوں بھائیوں کی محبت سے کون واقف نہیں تھا ۔

علی رضوی صاحب نے دونوں ہاتھوں سے اس کا سر تھاما اور بہت محبت سے اس کو ماتھے پر بوسہ دیا ۔۔واپس مڑ کر سعدین کی طرف آئے جو نہ سمجھی سے سب کچھ سن

اور دیکھ رہا تھا اس کے ذہن میں اب بھی اس رات کا واقعہ نہیں آیا تھا کیونکہ شراب کے نشے میں گم اس کا دماغ سب کچھ بھلا چکا تھا ۔

سعدین علی رضوی ابھی اور اسی وقت ملائکہ منور علی کوطلاق دو"

-" ۔۔۔۔یہاں پر بیٹھا ہر ایک انسان تمہاری اس طلاق کا گواہ ہوگا۔۔

ان کی اس بات پر سعدین تیزی سے کھڑا ہوا ۔۔

پاپا آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں ۔۔۔میں نے کیا کیا ہے پلیز مجھے "

بتائیں میرا کیا گناہ ہے۔۔۔تین دن سے میں ہر ایک سے پوچھنے کی

-"کوشش کر رہا ہوں مگر کوئی بھی مجھے جواب نہیں دے رہا ۔۔۔

اس کا لہجہ التجائیہ تھا ۔علی رضوی کا ہاتھ اٹھا اور سعدین کے منہ پر پڑا ۔

تمہیں کچھ یاد نہیں کہ تم نے کیا گھٹیا حرکت کی جس نے میرے"

بھائی کی جان لے لی ۔۔۔چلو تم میں تمہیں بتاتا ہوں کے تم نے کیا

-"حرکت کی ہے ۔۔۔

اس کو گریبان سے تھام کر دھکا دیتے علی رضوی غصے سے چیخے اور

اسے اپنے کمرے کی طرف دھکیلا ہال میں سے

کوئی بھی اٹھ کر ان کی طرف نہیں آیا تھا کیونکہ ان کے گھر سب ہی جانتے تھے کہ وہ جو بھی کر رہے ہیں بالکل ٹھیک کر رہے ہیں یہاں تک کہ بیگم علی بھی سر جھکائے

وہیں بیٹھی تھی ان کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ سر اٹھا کر ملائکہ اور بیگم منور کی طرف دیکھتے کیونکہ علی صاحب ان کو سب کچھ بتا چکے تھے جبکہ بیگم خدیجہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

کی فیملی سب حالات سے ناواقف تھی اور انھوں نے پوچھنے کی کوشش بھی نہیں کی کیوں کہ وہ جانتی تھیں کہ بات بڑی ہے تب ہی بھائی اتنے دن سے شدید غصے میں ہیں۔

علی رضوی صاحب نے سعدین کو کڑے تیوروں سے گھورا ۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا میری تو چچا سے کوئی بھی بات نہیں ہوئی تھی"

-"۔۔۔چچا کی موت کا قصوروار سب مجھے کیوں سمجھ رہے ہیں۔۔۔

سعدین نے اپنی صفائی پیش کرنی چاہی ۔ ایک بار پھر علی رضوی کا ہاتھ اٹھا اور سعدین کے منہ پر نشان چھوڑ گیا ۔

ایک بھی لمحہ ضائع کئے بغیر علی رضوی اس کو اس کے کارنامے سے آگاہ کرنے لگے جیسے جیسے وہ بول رہے تھے واقعہ پوری جزئیات کے ساتھ سعدین کے ذہن کے پردے پر لہرایا اور وہ شرمندگی کے مارے سر جھکا گیا۔

آئی ایم سوری پاپا ۔۔۔میں اس وقت نشے میں تھا میرے دوستوں " نے مجھے زبردستی پلا دی تھی۔۔ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔ پلیز پاپا ۔"آپ مجھے معاف کر دیں یہ غلطی نادانستگی میں ہوئی ہے۔۔۔

۔سعدین بولتاہوا ان کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ بے شک وہ ملائکہ سے جان چھڑوانا چاہتا تھا مگر یوں نہیں کہ سب کی نظروں میں گر جائے ۔

علی رضوی مزید کوئی بھی بات کیے بغیت اس کو بازو سے پکڑ کر واپس ہال میں لائے اور ملائکہ کے سامنے لا کھڑا کیا۔

تم نے ملائکہ کا فیصلہ سن لیا وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا "

-"چاہتی ۔۔ابھی اور اسی وقت ملائکہ کو طلاق دو

علی رضوی کا لہجہ درشت تھا بیگم منور کی کرسی پردے کے پیچھے تھی چونکہ وہ عدالت میں تھی اس لئے ڈائننگ ہال کا پردہ کھینچ کر آگے کیا گیا تھا ملائکہ اس وقت ان کے قریب ہی بیٹھی تھی۔

سعدین نے تھوک نگل کر اپنا اگلا تر کیا اور وہیں کھڑے کھڑے وہ الفاظ ادا کیے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیگم منور کی گھٹی گھٹی سسکیاں سارے ہال میں سنائی دے رہی تھیں۔سب ہی حیران تھیٔ کہ سعدین نے ایک بار بھی معزرت یا اپنی غلطی مانتے ہوئے معافی نہیں مانگی تھی۔

تم تو تیار بیٹھے تھے طلاق دینے کے لیے۔۔۔۔ایک بار بھی تم نے " اپنا رشتہ بچانے کے لیے کوشش نہیں ۔۔۔۔اس کا مطلب

یہیٔ ہوا کہ تم یہ رشتہ نبھانا نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔ابھی اور اسی وقت

اپنا سامان اٹھاؤ اور اس گھر سے ہمیشہ کے لئے دفع ہو جاؤ ۔۔۔آج کے بعد میرا میری اولاد اور میری بیوی کا

تم سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے میں تمہیں اپنی منقولہ اور غیر منقولہ ہر جائیداد سے عاق کرتاہوں اگر کسی کو اس سے ہمدردی ہو رہی ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ یہاں سے جا سکتا ہے ۔

علی رضوی صاحب نے پیچھے دیکھ کر بات کی جہاں بیگم علی حسنان اور حنان بیٹھے تھے ان کی اس بات پر تینوں

میں سے کسی نے ان کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جو فیصلہ وہ لے چکے ہیں اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔۔

منور صاحب کو گزرے ایک مہینہ ہو گیا تھا سعدین کو علی رضوی صاحب نے اسی وقت گھر سے نکال دیا تھا۔۔ وہ کہا

تھا یہ جاننے کی کسی نے بھی کوشش نہیں کی تھی خدیجہ بیگم انہی کی لائن میں موجود ایک گھر خرید چکی تھی

جس کے مالکان باہر شفٹ ہوگئے تھے ان کا کارگو کیا ہوا سامان بھی ان ہی دنوں میں پہنچا تھا جب مکان کے

کاغذات ان کو ملے اس لیے سارا سامان حنان اور فازر سیدھا نئے گھر ہی لے گئے۔حنان فازر کے ساتھ مل کر کر کافی حد

تک گھر سیٹ کروا چکا تھا چونکہ فرنیچر وغیرہ سب کچھ نیا لیا تھا اس لیے حنان کا زیادہ وقت یہیں گزرتاالبتہ ہالہ

اور واثقہ زیادہ تر ملائکہ کے پاس رہتیں ۔خدیجہ بیگم صرف گھر کی سیٹنگ کے لیے ہی گھر جاتیں اور کچھ وقت

گزار کر واپس آجاتیں کیونکہ بڑی بھابھی کا آرڈر تھا کہ وہ فی الحال یہی پر رہیں جب تک بھائی کا چالیسواں نہیں ہو جاتا۔۔

۔"ڈاکٹر حنان پھر کب بات کر رہے ہیں آپ اپنے پاپا سے۔۔۔۔"

ڈاکٹر اصیفہ اس کے سامنے بیٹھی تجس سے پوچھ رہی تھیں۔۔

میں نے کئی بار کوشش کی ہے مگر میرے منہ سے الفاظ نہیں نکلتے "
۔۔ ایک ڈر ہے جو میرے اندر جڑ پکڑ چکا ہے میں
۔"چاہ کر بھی ہمت نہیں جتا پاتا۔۔
حسنان نے اپنی کمزوری ظاہر کی۔
ایک ڈاکٹر جو اپنے کیریئر کی شروعات میں ہی ایک پورا ہاسپٹل "
"سنبھال لیتا ہے اس کے منہ سے ایسی باتیں زیب نہیں دیتی۔۔
اصیفہ نےاس کا مذاق اڑایا۔۔"
ابھی چچا جان کی ڈیتھ کو بہت کم ٹائم ہوا ہے۔۔۔اور ویسے بھی تم"
کہہ سکتی ہو کیونکہ اس وقت تم اپنے ہاتھ
میں اپنی محبت کے نام کی انگوٹھی پہن کر بیٹھی ہوں۔ تمہیں نہیں پتا کہ
چھوٹ جانے کاخوف کتنا برا ہے ۔ پہلے
جو کچھ ہواوہ سب میری غیر موجودگی میں ہوا جس کی وجہ سے میں کچھ
نہیں کر سکااور خالی ہاتھ رہ گیا اور اب

میرے بھائی کی حرکت نے مجھے نظر اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ مجھے بتاؤ میں کس منہ سے اپنا سوال اس کے سامنے رکھو"۔

ڈاکٹر حسنان کا لہجہ چیخ چیخ کر اس اذیت کی چغلی کھا رہا تھا جو وہ برداشت کر رہا تھا۔

"ڈاکٹر حسنان۔۔۔ پہلے کی طرح یہ نہ ہو اس بار بھی آپ خالی ہاتھ رہ جائیں۔۔۔۔ ۔یہ اگر مگر مگر آج کل فیصلوں پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔۔۔۔جو فیصلہ لینا ہے فورا لیں ۔۔۔۔۔اپنی کمزوری کو پرے پھینکے۔۔۔۔ اس لئے میری مانیں تو آج ہی انکل سے بات کر لیں ۔۔۔۔۔۔رہ گئی ملائکہ تو اس سے آپ چاچو کے چالیسیوں کے بعد بات کر لینا۔۔ ۔۔۔"۔

ڈاکٹر اصفیہ نےاسے قائل کرنا چاہا

"میں کچھ دن انتظار کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ اپنے اپنے آپ کو سنبھال لے ۔۔۔۔۔۔۔میری جلد بازی کہی اسے مجھ سے دور

نہ کر دیں اور پچھتاوے پھر میری جھولی میں آ گریں۔۔۔بس یہی سوچ مجھے پریشان رکھتی ہے۔۔۔۔۔"۔

حسنان نے سنجیدگی سے کہا تو اصیفہ نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہو۔ " !تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ۔"

چلیں اب آپ مجھے اچھی سی چائے پلائیں۔۔ کیوں کے میں نے راونڈ" پے جانا ہےاور اس کے لیے انرجی چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔مجھے

جلد از جلد مٹھائی کھالنے کی کوشش کریں ورنہ میں خود پہنچ جاو گی انکل کے پاس آپ کا مقدمہ لے کر۔۔۔۔۔ اصیفہ نے

ہاتھ میں پکڑ اسٹیتھو سکوپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا دھمکی دی

۔کیوں مجھے مروانا ہے پاپا کے ہاتھوں۔۔۔اور رہ گئی چائے تو۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر اصیفہ جیسے آپ کا حکم۔۔۔۔۔۔ آخر کو میں نے

آپ کے ہونے والے مجازی خدا کو بھی جواب دینا ہے۔۔۔۔ کہ اس کے پیچھے سے میں نے آپ کی کتنی خدمت کی۔۔۔۔۔۔"۔

حنان نے ہنستے ہوئے اس کو کہا اور رسیور اٹھا کر چائے کا آرڈر دیا رسیور واپس رکھ کر کرسی کی پشت سے ٹیک

لگاتے ہوئے اس نے نگاہ سامنے دیوار پر ٹکائی اس کو تصور میں دیکھ کر مسکرایا اور پھر سر جھٹکتے ہوئے اس کی

طرف متوجہ ہو گیا جو پیشنٹ کی فائل کھول کر دیکھ رہی تھی۔

ملائکہ اس وقت بیگم منور کے سر میں تیل کی مالش کر رہی تھی ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دنوں سے ان کے سر میں لگاتار درد تھا شاید ٹینشن کی وجہ سے ۔

زندگی کا ساتھی جو اتنے سالوں سے ان کے ہم قدم تھا ان کو اچانک اکیلا چھوڑ گیا۔

یہ دکھ ان کی ذات کو بری طرح توڑ رہا تھا ۔ان کو تیل کی مالش کرنے کے بعد برش کی مدد سے ان کے بال سنوار کر چٹیاں کی اور چند لمحوں تک ان کے کندھے دباتی رہی ۔

جس سے ان کو کافی سکون محسوس ہو رہا تھا ۔

بس کر دو بیٹا۔۔۔۔ کتنی دیر ہوگئی ہے ۔۔۔۔مسلسل میرے ساتھ"
۔"لگی ہوئی ہو ۔۔۔۔۔جاؤ جا کر نہاوں اور کپڑے چینج کرو

بیگم منور نے اس کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے محبت سے کہا ۔

شوہر کے ساتھ بیٹی کا دکھ ان کو سکون نہیں لینے دے رہا تھا ۔

ماما ہالہ تھوڑی دیر تک آتی ہے تو پھر میں نہانے جاؤ گی اس طرح آپ کو اکیلا چھوڑ کر میں نہیں جا رہی ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملائکہ نے برش اور تیل اٹھا کر واپس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا ۔

جب سے یہ واقعات ہوئے تھے تب سے ملائکہ کے اندر ایک ضد سی پیدا ہو گئی تھی وہ اس کی حالت سمجھتی تھیں

اس لیے کبھی اس کو ٹوکا نہیں ۔ بس خاموشی سے اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لیتی رہتیں اور ہر وقت اس کے لئے دعا کرتی ۔آ

آج کل تو ویسے ہی ان کا زیادہ تر وقت قرآن پاک پڑھنے میں گزرتا تھا

جو وہ منور صاحب کے ایصال ثواب کے لئے پڑھتی تھیں۔

میں دیکھ رہی ہوں تم دن بدن خاموش ہوتے جا رہے ہو"
۔۔۔۔۔۔۔۔ جب سے تم اپنے گھر سے آئے ہو تم نے مجھ سے سیدھی طرح بات نہیں کی ۔۔۔۔۔تمھارے ساتھ کیا ہوا ابھی تک تم نے نہیں
"""بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔

شائل نے سعدین کو خفگی سے گھور کر کہا ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کوشش تو کرتا ہوں اور کیا کرو ۔۔۔اگر تمھارے پاپا تمھیں خالی"
ہاتھ باہر نکال دیں تو پھر میں تم سے پوچھوں گا کہ تم کس طرح چہکتی
۔"پھرتی ہو ۔۔۔۔۔۔

شائل کی بات پر سعدین نے طنز کی۔

صرف یہ بات نہیں سعدین۔۔۔۔مجھے لگتا ہے کچھ اور بھی ہے جو تم"
مجھ سے چھپا رہے ہو۔۔۔۔۔"- شائل نے اندازا تیر چلایا۔

ایک بار کہ جو دیا اور کوئی بات نہیں پھر کیوں میرے پیچھے پڑ گئی"
۔"ہو۔۔۔۔

سعدین غصے میں غرایا۔

میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔ تمہارے ساتھ برا ہوا ہے پر اس کا یہ مطلب"
تو نہیں کہ تم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ جب کہ پاپا تمھیں
کہ چکے ہیں کہ وہ تمہاری مدد کریں گے

بزنس سیٹ کرنے میں۔۔۔۔۔۔ تو تم ان کی بات کیوں نہیں مانتے
۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی پاپا ایک آدھ ہفتے میں ہمارے نکاح کا سوچ رہے
۔"ہیں ۔۔۔۔

شائل نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا ۔

سعدین نے ایک نظر اس پر ڈالی جو اس کے مشکل وقت میں اس کے
ساتھ کھڑی تھی گھر سے نکلتے ہی وہ سیدھا

ہوٹل گیا تھا جہاں اس نے شائل کو کال کرکے اپنے ساتھ ہونے والی

واقعہ کا ذکر کیا ملائکہ والا حصہ چھپا گیا۔

شمائل نے اس کو اسی وقت سامان لے کر فورا گھر آنے کا کہا تھااور اس کے لیے گیسٹ روم تیار کروا کےنوکروں کے

مدد سے سارا سامان گیسٹ روم میں رکھوا دیاتھا ۔ اور اس کو اپنے ساتھ کی یقین دہانی کروائی جس کی وجہ سے

سعدین کافی پرسکون ہو چکا تھا سعدین ملائکہ سے جان چھوٹنے پر خوش تھا مگر ماں باپ اور بھائیوں کو چھوڑ کے آنے پر دکھی بھی تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ ملائکہ بالکل راضی نہیں ہو گی"

۔"اس بات پر

علی رضوی صاحب کی بات سن کر بیگم علی نے کہا تو انھوں نے ایک نظر اپنی شریک حیات پر ڈالی ۔

جانتا ہوں۔۔۔مگر ایک کوشش کرنا چاہتا ہوں منور کی روح کو خوش"

-"دیکھنے کے لیے۔۔۔۔۔

علی رضوی صاحب رنجیدگی سے بولے۔

آپ خود سوچیں۔۔۔۔ علی ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں منور کے"
انتقال کو ۔۔۔۔۔آپ نے سعدین سے طلاق دلوانے کا فیصلہ جلدی کر
-"لیا۔۔کچھ وقت ٹھہر جاتے وہ سدھر جاتا۔۔۔۔۔

۔بیگم مدحت ماں تھیں اس لیے بیٹے کی سائیڈ لیے بنا نہ رہ سکیں۔

تمھارا کہنے کا مطلب ہے کہ میں اس کو مزید من مانی کے لیے کھلا"
چھوڑ دیتا۔۔۔۔۔اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتاو کیا اپنی

بیٹی ہوتی تو مجھے تم یہی کہتی جو ملائکہ کے معاملے میں سعدین کے لیے
ارشاد فرمایا ہے۔۔۔۔۔۔۔"۔علی رضوی کی آواز میں خفگی تھی۔

-"جی ہاں ۔ایک بار تو ضرور اپنی بیٹی کا گھر بچانے کی کوشش کرتی۔۔"

انھوں نے صاف لفظوں میں جواب دیا۔

تمھارا فیصلہ غلط ہوتا بیگم۔۔ایک شرابی شخص اپنی بیٹی کے لئے میں"

کبھی نہ چنتا اس وقت بھی یہی فیصلہ

لیتا جو ابھی ملائکہ کو بیٹی سمجھ کر لیا ہے۔۔۔بہتر ہے کہ تم سعدین کی معافی کا خیال اپنے دل سے نکال دو کیونکہ میرا کوئی ارادہ نہیں اسے معاف کرنے کا۔۔۔"

وہ طیش سے کہتے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر پینے لگے ۔بیگم مدحت خاموش تھیں ۔انہیں لگ رہا تھا کہ وہ غلط سوچ رہیں تھیں۔

حنان صاحب۔۔۔۔۔آپ کی بہت مہربانی ہوگی اگر آپ میرا یہ ڈبا اوپر کمرے میں چھوڑ آئیں گے ۔۔۔۔۔۔"

ہالہ نے لاونج میں بیٹھے حنان کو دیکھ کر بڑے عاجزانہ لہجے اور انداز میں کہا تو حنان نے ایک نظر اس کو دیکھ کر

نظر جھکائیں اور بے ساختہ امڈنے والی مسکراہٹ پر قابو پایا۔

فی الحال تو میرا موڈ نہیں۔۔۔۔۔۔کوئی بھی کام کرنے "
کا۔۔۔۔مگر۔۔۔۔اگر تم کوئی رشوت وغیرہ دو تو پھر میں سوچ سکتا

-"ہوں۔۔۔۔۔

نیچے منہ کیے موبائل پر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں چلاتے مزے سے بولا۔۔

کیا۔۔۔۔۔ ایک مسلمان ہوکر تم دوسرے مسلمان سے رشوت طلب" کر رہے ہو۔۔۔۔۔ اللہ کا خوف نہیں تمہیں حنان علی

-"رضوی ۔۔۔۔کیا منہ دکھاؤ گے قیامت والے دن اللہ کو ۔۔۔۔۔

کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر وہ حنان کے سر پر پہنچ گئی۔

اچھا۔ ۔۔۔۔چلو ایسا کرو تم مجھے رشوت مانگنے پر معاف کر" دو۔۔۔۔۔اب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اب تو کوئی رشوت کی بات ہی نہیں ۔۔تم ایسا کرو مجھے معاوضہ دے دو۔۔۔۔۔۔۔اب کام کروں گا تو پھر معاوضہ لینا تو میرا حق ہے۔۔۔۔۔۔۔" -

حنان اس کو تپانے کے لیے فورا الفاظ پلٹ گیا۔

کزن سے معاوضہ لو گے۔۔۔۔۔۔ تمہیں تو شرم چھو کے نہیں "

گزری ۔۔۔۔۔۔کس قسم کے انسان ہو تم ۔۔۔ایک چھوٹے سے کام کے لیے معاوضہ مانگ رہے ہو ۔۔۔۔۔۔۔تمہیں اپنی چھوٹی کزن کا بھی لحاظ نہیں ۔۔۔۔۔ حد ہے ۔۔۔۔۔۔۔"۔

تیزی سے آپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر ہالہ خفگی سے بولی۔

دیکھو۔۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالی کا حکم ہے کہ مزدور کی مزدوری اسکا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دینی چاہیے۔۔۔۔۔۔ تم میرے معاوضے کا بندوبست کرو۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہارا ڈباؤ پہنچاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔حنان نے ایک نظر اس کے تپے تپے چہرے کو دیکھ کر فوری نظر جھکائی کیونکہ اس کے چہرے کی چمک دیکھ کر دل کرتا تھا اس کو دیکھتا ہی جائے اور یہ انتہائی گھٹیا کام ہوتا ۔اس لئے اپنے آپ کو کنڑول کرتاسر جھکا گیا۔

اللہ آپ کو پوچھے گا حنان بھائی ۔۔۔۔۔ ۔آپ رہنے دیں یہ احسان "

-"میں خود ہی کچھ کر لو گی۔۔۔۔۔۔

ہالہ۔غصے میں بول کر پلٹی اور ڈبے کے پاس آ کر ٹھہر گئی۔ ڈبے کا بغور جائزہ لیا اوراس کے اوپر جھک کر چٹ پڑھی۔

جس پر ڈبے میں موجود چیزوں کی لسٹ لکھی ہوئی تھی۔ڈبے میں کتابوں کے علاوہ بھی کچھ بھاری چیزیں موجود

تھیں ۔ ایک نظر ڈبے کو دیکھ کر اوپر جاتی سیڑھیوں کو دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا کرتی ہوں کے ڈبے سے چیزیں نکال کر اوپر لے جاتی"

-"ہوں۔۔۔۔ اس طرح آسانی سے ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔

۔دل ہی دل میں سوچتی فورا کچن کی طرف گئی اور چھری پکڑے باہر نکلی۔ حنان کی نظر جیسے ہی اس کے ہاتھ

پر بڑی تیزی سے اٹھ کر قریب ڈبے کے آیا اور اس کے

پہنچنے سے پہلے ہی ڈبا اٹھانے کے لیے جھکا مگر ڈبہ ضرورت سے زیادہ

بھاری تھا۔

-"یہ بہت بھاری ہے ۔۔۔۔اوپر سے فازر کو بلاکر لاؤ۔۔۔۔"

اس کو ہدایت کرتا واپس موبائل میں گم ہوگیا

آپ کی بہت مہربانی میں خود ہی کچھ کر لو گی ۔۔۔۔آپ اپنا موبائل"-

-"دیکھیں۔

-"ڈئیر ہالہ فازر کو بالتی ہیں یا میں پھپھو کو بتاو۔۔"

حنان نے اسے دھمکایا تو وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

-"اب آپ مجھے تھانیدارنی جی سے ڈرائے گے۔۔۔۔۔"

ہالہ کو شدید دکھ ہوا اس کی اتری صورت دیکھ کر حنان کو غلطی کا

احساس ہوا۔

میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔لیکن اگر میری بات نہیں مانی تو یہ مذاق "

-"حقیقت بھی بن سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

حنان پھر بھی باز نہ آیا۔

ہالہ نے چھری وہی ٹیبل پر رکھی اور اوپر دوڑی جہاں فازر اپنے کمرے میں بک ریک ٹھیک کر رہا تھا ۔ماما سے ڈانٹ

کھانے کا کوئی موڈ نہیں تھا اور حنان کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ واقعی مما کو بتا دے گا۔

فازر ۔۔۔۔۔نیچے حنان بھائی بلا رہے ہیں ۔۔۔۔۔ایک ڈبا اوپر لانا ہے"
۔"جو وہ اکیلے نہیں لا سکتے ۔۔۔۔۔

۔ہالہ نے اس سے کہا تو فازر نے آنکھیں سکیڑ کر اس کو دیکھا۔

یہ ڈبہ یقینا تمہارا ہوگا۔۔۔۔۔ کیوں کہ باقی ڈبے تو ہم اکیلے اکیلے ہی"
۔"اٹھا کر لائے ہیں ۔۔۔۔۔

فازر فورا ہی سمجھ گیا۔

۔"چلو نہ نیچے حنان بھائی انتظار کر رہے ہیں ۔۔۔"

اس کے سمجھ جانے پر ہالہ نے فورا سے کہا تاکہ وہ انکار نہ کر دے ۔

فازر سیڑھیوں کی طرف آیا تو سامنے ہی حنان ڈبے کے پاس کھڑا تھا۔

تین منٹ میں دونوں نے وہ ڈبہ اٹھا کر اس کے کمرے میں پہنچایا۔

ایک بات بتاؤ۔۔۔ ۔تم کیا شارجہ سے اس میں پتھر بھر کے لائی ہو

۔"۔۔۔۔۔

حنان کی بات پر اس نے نفی میں سر ہلایا ۔ اب اس کو کیا بتاتی کہ اس میں پتھر سے تراشا ہوا تاج محل تھا جس کو

خدیجہ بیگم کے منع کرنے کے باوجود وہ ڈبے کے نیچے چھپا کر اوپر پھر ساری کتابیں رکھ کارگو کروا کے آئی تھی تاکہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خدیجہ بیگم ڈبا چیک کریں تو ان شک نہ ہو۔

اب آپ نے اتنی مشقت کی ہے تو اپنا معاوضہ بھی بتادیں۔ کیا یاد"

۔"کریں گے کہ کس سختی سے پالا پڑا ہے ۔۔۔۔

فازر کو پلٹتے دیکھ کر ہالہ جلدی سے بولی۔

۔"میں اپنا معاوضہ وقت آنے پر لوں گا ۔ ۔۔۔بس تم یاد رکھنا۔ "

سر جھکائے موبائل پر کچھ ٹائپ کرتا اپنی بات کہ کر باہر نکل گیا ۔ہالہ

نے نوٹ کیا تھا کہ دونوں بھائی کبھی بھی ان

کے پاس اکیلے میں نہیں آئے اور نہ ہی فضول میں کھڑے ہو کر باتیں بگھارنے کی کوشش کی ۔

ہالہ اور واثقہ کو دونوں کاعزت دینے کا یہ انداز بہت اچھا لگا تھا ۔

سعدین آج ہمارا نکاح ہے اور تم اپنا موڈ دیکھو کس قدر خراب ہے"

'_____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔شائل گیارہ بجے اس کو جگانے آئی تو وہ سامنے ہی بیڈ پر منہ لٹکائے بیٹھا تھا ۔جیسے سوگ میں ہو۔

میں نے پاپا کو کال کی تھی انھوں نے کال نہیں اٹینڈ کی بلکہ گھر میں" سے کسی بھی فرد نے میری کال اٹینڈ نہیں

کی۔۔۔۔ میں ان سے معافی مانگ کر ان کو اپنی خوشی میں شامل کرنا "چاہتا تھا ۔

سعدین سخت آرزردہ اور مایوس تھا ۔

تمہارے خیال میں۔۔۔۔۔۔ تم نے جو کچھ ان کے ساتھ کیا اس"

کے بعد ان کا جو ری ایکشن تھا۔وہ اتنی جلدی سب بھول جائیں

گے۔۔۔۔۔سعدین تم نے غلطی کی اور انہوں نے تمہیں

اس کی سزا دی ۔۔۔۔۔۔۔اب تم سب بھول کر آگے بڑھ جاؤ اسی میں

تمہاری بہتری ہے۔۔۔۔۔۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کے دل

تمہارے لیے نرم پڑ جائیں گےاور وہ تمہیں معاف کر دیں دیں گے۔پلیز

۔"آج کے دن کے لیھ سب کچھ بھول جاو۔۔۔۔۔۔۔

۔ شمائل طنز کرتی آخر میں نرمی سے سجھانے والے انداز میں بولی ۔

سعدین سر ہلاتا اٹھ کرتھکے ہوئے قدموں سے چلتا فریش ہونے کے لیے

واش روم میں گھس گیا۔

شمائل نے تاسف سے اس کو دیکھا چند ہی ماہ میں وہ کیا سے کیا ہو گیا

تھا۔

آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے پڑ چکے تھے اور کثرت سگریٹ نوشی کی وجہ سےاس کے ہونٹ کالے سیاہ ہو رہے تھے ۔

شائل نے چند لمحے بند دروازے کو دیکھا اور پھر اس کا ناشتہ بنوانے کے لیے لئے کچن کی طرف طرف چل دی۔

سعدین باو۔۔۔۔ او خیر تو ہے۔۔۔۔۔۔ فون بند ہے اور فیکٹری" ۔"بھی نہیں آ رہے ۔۔۔۔

۔داد خان نے اس کو مارکیٹ میں جالیا۔ وہ شائل کی ضد پر اپنے لیے سوٹ لینے آیا تھا۔

دادخان نے کافی ٹائم سے اس کے پیچھے اپنے بندے لگائے ہوئے تھے اور وہ اب جا کر کر قابو آیا تھا ۔

تم دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے تمہارے اور تمہارے" باس کی وجہ سے میری زندگی برباد ہوگئی۔ میرا

سب کچھ چھن گیا۔ آج میں تہی داماں کھڑا ہوں۔۔۔مجھے برباد کر دیا تم

۔"لوگوں نے۔۔۔۔

سعدین نے پوری قوت سے اس کے منہ پر مکا مارا اور پھر اس کو گریبان سے پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے دل کی بڑھاس نکالی۔

آرام سے باو۔۔۔۔۔ زیادہ گرم نہ ہو ورنہ ایک ہی گولی سے بھیجا"
۔" اڑانے میں دیر نہیں لگاؤں گا ۔

داد خان دونوں ہاتھوں سے اسے پرے دھکیلتا کر خفگی سے بولا ۔

اس پاس سے گزرنے والے لوگوں نے ناگواری سے ان کو دیکھا۔

باس نے تمہیں یاد کیا ہے اور تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ "
چپ چاپ ہوٹل آ جانا ورنہ باس کو تو تم جانتے ہی ہو

اس بار حکم نہ ماننے کی سزا کے طور پر تمہارے باپ کو چنا ہے باس
۔"نے۔۔۔۔۔۔

داد خان منہ کو دباتا کھردرے لہجے میں بولا اور حقارت بھری نگاہ اس پر ڈال کر آگے بڑھ گیا ۔سعدین نے سختی سے مٹھیاں بھینچیں۔

مجھے جلد یہ ملک چھوڑنا ہوگا ورنہ ساری زندگی کے لیے ان کے "
-"چنگل میں پھنس جاؤں گا ۔۔۔۔۔۔

سعدین دل میں سوچتا مطلوبہ شاپ کی طرف بڑھ گیا

عارب یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ پاکستان کے خفیہ راز ایک چپ کی "
مدد سے بیرون ملک بھیجے جا رہے ہیں مگر ابھی
تک ہمارے آدمی اس چیز کے بارے میں جاننے میں کامیاب نہیں ہو
سکے الٹا ہمارے دو نوجوان اس مشن میں شہید

بھی ہو چکے ہیں۔ ہم سارا پتا لگا چکے ہیں یہ چپ ابھی پاکستان سے باہر
نہیں گئی ۔یہ بھی پتہ چلا ہے کہ چپ اس

مٹیریل سے تیار کی گئی ہے جو جسم کے اندر نہیں رہ سکتا اس لئے
انہوں نے چپ باہر بھجوانے کے لئے کوئی اور ذریعہ

استعمال کیا ہےاور اب ہمیں اس ذریعے کو ڈھونڈنا ہے ورنہ پاکستان ان

کو شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔

خفیہ ایجنسی کے ہیڈ برگیڈیئر فاروقی صاحب اس وقت

نہایت سنجیدگی سے عارب سے مخاطب تھے جو کئی مشکل کیس اپنی حاضر دماغی کی وجہ سے حل کر چکا تھا

باہر کی دنیا میں وہ ایک عام سے سکول کا عام سا پرنسپل تھا مگر خفیہ ایجنسی میں ایک اعلی عہدے پر کام کر رہا تھا ۔

"سر آپ اس کیس کے متعلق فائل مجھے دے دیں ان شاءاللہ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ یہ چپ ہمارے ہاتھ لگ جائے ۔"

عارب نے پوری سنجیدگی سے آمادگی ظاہر کی اور اس کا کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے کا پختہ عزم کیا تو برگیڈیئر فاروقی نے فائل اس کی طرف بڑھا دی۔

"اگر کسی چیز یا سورس کی ضرورت ہوئی تو ضرور بتانا ۔ہماری ایجنسی کے علاوہ بھی کےدوسری ایجنسیاں تمہاری مدد کے لیے تیار ہیں ۔۔۔۔"

اس سے ہاتھ ملاتے انہوں نے آفر دی جب کہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اسے کبھی بھی کسی کی مدد کی ضرورت نہیں پڑی۔ وہ اپنے راستے خود بنانا جانتا تھا '

ان سے فائل لے کر باہر نکلتا عارب سخت فکر میں مبتلا لگ رہا تھا یہ تو طے تھا کہ جب تک وہ اس چیز کو حاصل نہیں کر لیتا اس نے سکون سے نہیں ں بیٹھنا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھابھی۔۔۔۔ میں نے پہلے بھی ایک بار اپنے بھائی کے سامنے دامن" پھیلایا تھا اور آج پھر آپ کے سامنے اپنی جھولی

پھیلائے بیٹھا ہوں آپ جانتی ہیں کہ میں نے ہمیشہ ملائکہ کو اپنی بیٹی کہا ہی نہیں بلکہ پوری کوشش کی کہ اس کی زندگی میں ہمیشہ خوشیاں برقرار رہیں ۔مگر قدرت سے ہم

نہیں لڑ سکتے میرے بیٹے نے میرا سر آپ کے سامنے جھکا دیا ہے ۔

قیامت والے دن میں اپنے بھائی سے نظریں نہیں ملا

سکوں گا ۔ایک بار پھر اپنے اس بھائی پر بھروسہ کرتے ہوئے ملائکہ کو حسنان کی دلہن بنا دیں ۔۔۔"۔

علی رضوی صاحب کا لہجہ بھیگا ہوااور عاجزانہ تھا بات کرتے ہوئے انہوں نے کئی بار اپنی آنکھوں کو خشک کی ۔

بیگم منور ان کے جذبات سمجھتی تھیں۔ علی رضوی نے سر اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھی ملائکہ کو دیکھا اس کے ناقابل فہم تاثرات علی رضوی کو شش و پنج میں مبتلا کر گئے۔

بیٹا اگر میں یہ بات منور سے کرتا تو اس کا جواب بھی مجھے معلوم ہوتا" مگر اب وہ اس دنیا میں نہیں اور میں یہ

کبھی بھی نہیں چاہوں گا کہ آپ یا بھابھی کسی دباؤ میں آکر فیصلہ کرو ۔ تم میری بیٹی ہوں تمہارے وجود سے میں

نے اپنی بیٹی جانے کے بعد بیٹی نہ ہونے کا دکھ مٹایا تھا تمہیں اپنی

آنکھوں کے سامنے رکھنے کے لیے میں نے پہلے

بھی ایک فیصلہ لیا اور اب بھی بھی لے رہا ہوں مگر اس بار

تمہارے بڑے پاپا اپنی طرف سے تمہارے دکھ کے ازالے کی

ایک کوشش کرنا چاہتے ہیں اور اپنے پچھلے فیصلے سے ہونے والی اذیت

-"پر تم سے ہاتھ جوڑ کر معافی بھی مانگتے ہیں ۔۔۔

سر کو جھکائے شکستہ لہجے میں بولتے علی رضوی کی آنکھیں نم تھیں ۔

ان کی بیٹی جو سعدین کے بعد ہوئی تھی چند ماہ ہی زندہ رہ سکی۔

ملائکہ نے اپنے آنسو صاف کیے اور ان کے دونوں ہاتھ تھامے ۔

بڑے پاپا ۔۔۔۔۔پلیز آپ مجھے شرمندہ نہ کریں۔۔۔۔ میری قسمت"

-"میں شاید ایسا ہی ہونا لکھا تھا۔۔۔۔

۔ان کے ہاتھ پر بوسہ دیتی رندھے ہوئے لہجے میں بولی۔

بھائی صاحب آپ کی خواہش سر آنکھوں پر مجھے دو دن کا وقت"

دیں۔۔۔۔۔ اگر ملائکہ رضامند ہوئی تو میں استخارہ

کرنے کے بعد آپ کو بتا دوں گی ۔۔۔۔۔مجھے آپ معاف کر دیں اس بار میں آپ کو فورا جواب نہیں دے پائی۔۔۔۔۔"

پردے کے پیچھے بیٹھیں بیگم منور کی آواز کپکپا رہی تھی وہ جانتی تھی کہ آج اگر منور رضوی زندہ ہوتے تو ایک

بار بھی پھر آنکھیں بند کر کے بھائی کی بات پر سر تسلیم خم کرتے ایسا ہی پیار کرتے تھے وہ اپنے بڑے بھائی سے مگر

اب انہیں ملائکہ کی رضامندی یا انکار دونوں صورتوں میں صرف اس کی ہی ماننی تھی۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں بھابھی جتنا چاہے وقت لیں میں ہر بات کے لئے تیار ہوں۔"

ملائکہ کے قریب آ کر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولے اور سر جھکا کر باہر نکل گئےملائکہ اب تک یوں ہی گم سم بیٹھی تھی۔

-"ملائکہ بیٹا پریشان نہ ہوں ہو ۔۔۔-"

وہ پردے سے باہر آئیں تو اس کو یوں گم سم بیٹھا دیکھ کر تڑپ کر آگے بڑھیں ۔ملائکہ ان کا سہارا پاتے ہی بکھر گئ

اسے وہ دن پوری جزئیات کے ساتھ یاد آیا تھا جب منور رضوی اس کے کمرے میں آئے تھے۔

ملائکہ ماں کا سہارا پاتے ہی بکھر گئ اسے وہ دن پوری جزئیات کے ساتھ یاد آیا تھا جب منور رضوی اس کے کمرے میں آئے تھے ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-"کیا کر رہا ہے میرا بچہ ۔۔۔

- ۔اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے اس کے کاغذوں کو دیکھ کر بولے

پاپا۔۔ ناول کمپلیٹ لیٹ کر رہی تھی تھی آپ کو کچھ چاہیے تھا اس" کے ذہن میں آیا کہ شاید کوئی کام ہے ان کو اس لیے وہ اس کے کمرے میں آئے ہیں۔

ایک بات کرنی تھی بیٹا آپ سے۔۔۔آپ کی ماما کو اس لئے نہیں بھیجا"

-"آپ کے پاس کیونکہ یہ بات میں خود آپ سے کرنا چاہتا تھا ۔۔۔۔

منور رضوی نے اپنے آنے کی وجہ سے اسے بتائی تو وہ چونکی اور دل ہی دل میں حیران بھی ہوئی۔۔۔۔

-"پاپا آپ بتائیں۔۔۔۔ میں سن رہی ہو "

ملائکہ نے گود میں دھرے کاغذ اٹھا کر سائیڈ پر رکھے اعت پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔

بیٹا آپ کے بڑے پاپا نے آپ کا ہاتھ سعدین کے لیے مانگا ہے۔۔۔۔۔ ۔میرا بچہ آپ جانتی ہیں کہ علی بھائی میرے باپ کی جگہ ہیں اور میں نے یہ بات کہی ہی نہیں بلکہ انہیں

ہمیشہ اپنے باپ کی جگہ سمجھا بھی ہے۔۔۔۔۔۔ انہوں نے مجھے تب سے سنبھالا جب میں صرف پندرہ سال کا تھا ان

کے ہوتے ہوئے مجھے کبھی ابا جان کی کمی محسوس نہیں

ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے اپنی ہر جائز اور ناجائز بات ان سے

منوائی اور انہوں نے ہمیشہ میرا مان رکھتے ہوئے میری ہر خواہش کو پورا بھی کیا۔۔۔۔۔۔ ۔ آج جب انہوں نے مجھ سے

اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تو میں نے سوچنے میں ایک لمحہ نہیں لگایا اور ان کو ہاں کر دی۔۔۔۔۔ مجھے نہیں معلوم

بیٹا کہ میرا فیصلہ درست ہے یا غلط ۔۔۔۔۔۔۔۔سعدین میری آنکھوں کے سامنے پلا بڑھا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ مگر بعض اوقات ہم

ساری زندگی گزارنے کے بعد بھی سامنے والے کو پہچان

نہیں پاتے۔۔۔۔۔۔ اسی طرح میں سعدین کے متعلق اچھا گمان

رکھتا ہوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیٹا شادی تو ایک سکہ ہے جس کو ہوا میں

اچھالنے کے بعد انسان کو پتہ چلتا ہے کہ اس کے حق

میں ہیرا آیا کہ پتھر۔ میرا بچہ زندگی میں کبھی بھی تمہیں لگے کہ

تمہارے باپ کا فیصلہ تمہارے لیے غلط تھا تو تم

اپنے اس بات کو معاف کر دینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔ اس کے چہرے کو

دونوں ہاتھوں سے تھامے بہت محبت سے اس کے ماتھے کو

چومتے انہوں نے اپنی بات مکمل کی تو ملائکہ نے آنکھ سے گرنے والے آنسو فورا صاف کیے۔"

۔ پاپا آپ کا حکم سر آنکھوں پر آپ کو مجھ سے کبھی شکایت نہیں۔"ہوگی۔"

ان کے کندھے سے سر ٹکراتے بھیگی آواز میں یقین دہانی کروائی ۔

دل میں ایک کسک اٹھی تھی مگر اسکو تھپک کر سلا دیا۔

اس وقت اپنے باپ کا مان اور ان کی خواہش کااحترام اس کے لیے زیادہ ضروری تھا۔

آج پھر اسے لگا اس کے پاپا اس کے سامنے بیٹھے اپنی خواہش کا اظہار کر رہے ہیں ۔وہ کیسے انہیں مایوس لٹاتی

۔اپنے دل پر پتھر رکھ کر اس نے اپنے دل اور دماغ کے خلاف جاکر فیصلہ کیا ۔

بھابھی کل واثقہ کے اٹلی والے تایا آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔ اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کا ارادہ واثقہ کے لئے ہے۔۔۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی ۔۔۔۔۔۔۔کلیم صاحب بھی تذبذب کا شکار ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ بظاہر کوئی خرابی نہیں مگر اِس کے ساتھ ہونے والے حادثے نے حقیقت ہمیں بھی سہارا دیا ہے۔۔۔۔۔۔"۔

بیگم خدیجہ اس وقت بیگم نور کے پاس براجمان تھیں۔ بیگم منور کی عدت ختم ہو چکی تھی اور ملائکہ بھی اپنے آپ کو سنبھال کر واپس ناول کی دنیا میں گم ہو چکی تھی ناول نگاری کے ساتھ لیکچر شپ حاصل کرنا اس کا خواب تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس خواب کی تعبیر کے لیے اس نے یونی میں اپلائی بھی کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بچیوں کا نصیب تو اوپر والا لکھتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ماں باپ بس ان کی "

بہتری سوچتے ہیں۔۔۔۔۔۔ باقی ان کی زندگی میں دکھ

تو ان کے نصیبوں سے ہوتے ہیں ۔۔۔۔تم کچھ ہفتوں کے لیے لڑکے

کو روک لو ۔۔۔اس کے چچا کا گھر ہے کوئی مسئلہ بھی

نہیں ہوگا اسے دیکھو پرکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اتنے سالوں سے باہر ہے اگر

اچھے کردار کا ہوا تو تم ان چند ہفتوں میں ہی جان جاؤ

گی اور سب سے بڑی واثقہ سے ضرور پوچھنا اگر وہ دل سے راضی ہوئی

تو ہاں کر دینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھائی صاحب نے بھی

دوبارہ ملائکہ کا ہاتھ حسنان کے لئے مانگا ہے۔۔۔۔۔۔۔ ملائکہ نے

رضامندی دے دی ہے اس کا خیال ہے کہ اس کے بڑے پاپا

اس کے پاپا کی طرح اس کے لیے اچھا ہی سوچتے ہیں ۔۔۔۔۔باقی جو

اللہ کو منظور ہوا ۔۔۔۔"۔

ان کی یاد آتے ہی ان کا لہجہ بھیگ جاتاراتوں کو کروٹ بدلتے آنکھ سے

نکلنے والے آنسو وہ بہنیں دیتی تاکہ اندر کا دکھ کچھ کم ہو سکے ۔

ماشاء اللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے بھابھی۔۔۔مجھ سے مدحت بھائی نے ذکر کیا تھا مگر یہ نہیں بتایا تھا کہ آپ سے کب بات کریں گے ۔"۔۔۔۔

خدیجہ بیگم نے کہا۔

منور کے نہ ہونے سے ایسے لگتا ہے میرے دونوں ہاتھ کٹ" گئے ہیں ۔۔۔۔۔اس بار فیصلہ لیتے میرا دل ودماغ دونوں راضی نہیں تھے ۔۔۔جب میں نے استخارا کیا اور وہ مثبت آیا تو مجھے اطمینان ہو گیا۔۔۔۔۔اللہ بھی انسان کو کیسے کیا رنگ دکھاتا ہے۔۔۔۔۔انسان سوچتا کچھ ہے اور ہو کچھ جاتا ہے۔۔۔۔۔ہم گناہ گار لوگ اپنے آپ کو عقل قل سمجھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔حلانکہ اللہ نے استخارہ کا رستہ رکھا ہے کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اللہ سے مدد طلب کرنا۔۔۔۔۔" ۔

بیگم منور آہستہ آواز میں بات کر رہی تھیں۔

واقعی بھابھی۔۔۔ہم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا۔۔۔خود ہی"
اچھا برا فیصلہ کر لیتے ہیں۔۔۔اگر ہم استخارہ کا
سہارا لیں تو یقینا زندگی کے بہت سے معاملات میں نقصان سے بچ سکتے
ہیں۔۔۔۔۔۔"

بیگم خدیجہ کی بات پر بیگم منور نے اثبات میں سر ہلایا۔

ملائکہ ۔۔۔۔۔۔۔۔حنان بھائی کو بولو شرافت سے باربی کیو کھلانے لے
جائیں۔۔۔۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے ہمیں ٹرخا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔"

ہالہ خفگی سے بولی تو ملائکہ اس کا پھولا منہ دیکھ کر ہنس دی۔

تم خود بھی تو بول سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کیوں سفارش کرو "
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ملائکہ کی بات پر ہالہ نے اسے آنکھیں نکالیں

"تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تم نے نہیں جانا ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔۔ "

ہالہ کے لہجے میں شک ابھرا اسی لیے مشکوک انداز میں ملائکہ کو گھورا۔

بے فکر رہو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے یہ سب بہت مس کیا ہے۔۔۔ ۔تم"

دونوں کے آنے سے مجھے لگتا ہے کہ میں زندگی میں آگئی

ہوں۔۔۔۔۔۔ میرا دل کرتا ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ مل کر ہلا

گلہ کرو۔۔۔۔۔۔ شرارتیں کرو ۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی ساری خواہشات ایک

-"دن میں پوری کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

اس کی اتنی اموشنل باتوں پر ہالہ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

-"آئی لو یو یار ۔۔۔۔۔۔"

اس کو گلے لگا کر ہالہ محبت سے بولی تو ملائکہ اس کے جذباتی پن پر زور سے ہنسی۔

اندر داخل ہوتے حسنان نے نظر بھر کر اس منظر کو دل میں اتارا۔

-"ہالہ خیریت ہے کوئی بات تو نہیں منوا رہی ملائکہ سے۔۔۔۔۔"

ان کے قریب آکر حسنان نے خوش دلی سے پوچھا ۔ ملائکہ

سرعت سے پیچھے ہو کر پلٹی اور کچن میں چلی گئی۔ اتنے

عرصے بعد اس کو اپنے گھر دیکھ کر اس کا سارا غصہ عود آیا۔

حسنان نے لب بھینچ کر یہ منظر دیکھا ۔۔۔۔۔وہ نہیں جانتا تھا کہ علی

رضوی صاحب اس کے لئے ملائکہ کو مانگ چکے ہیں ۔

۔جاو گڑیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چچی ماں کو کہو میں ان سے ملنے آیا ہوں ہو"

۔"۔۔۔۔۔

حسنان نے ہالہ کو انہیں بلانے بھیجا ۔۔۔۔۔پچھلے سے تین چار دن سے

لگاتا مصروفیت کی وجہ سے وہ ان کے پاس نہیں آ سکا تھا۔

روزانہ ان سے مل کر جاناحسنان اور حنان کا معمول تھا مگر کافی عرصے

سے حسنان یہ معمول ترک کر چکا تھا

اور حنان کا تو ویسے ہی زیادہ تر وقت ان کے ساتھ گزرتا۔۔

ملائکہ کچن سے باہر آئی تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔۔۔۔

وہ اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی۔ اس نے

ٹرے ٹیبل پر رکھی جس میں چاکلیٹ کیک موجود تھا جو ہالہ کی فرمائش پر بنایا تھا۔

"کیسی ہو املی ۔۔۔۔۔"

ملائکہ نے چونک کر اسے دیکھا ۔

"آپ کو یاد آگیا کہ میں املی ہوں۔۔۔۔۔۔۔"

ملائکہ کی دکھ بھری آواز پر اس نے مسکرا کر اس کا ناراض چہرہ دل میں اتارا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تو اس کی طرف جانے والا ہر رستہ صاف تھا تو کیوں نہ دل کی آواز پر لبیک کہتا۔

ڈیڑھ سال بعد حسنان بھائی آپ نے مجھے اس نام سے بلایا ہے ۔

ملائکہ کی آواز میں رنج تھا ۔

۔" تمہیں پتا ہے میں ہاسپیٹل میں مصروف رہتا ہوں "

اس کی ناراضگی دور کرنے کے لیے فضول سا بہانہ گھڑا ۔

حسنان بھائی۔۔۔۔۔۔ آپ نے مجھ سے میرا وہ دوست چھین لیا جو"
میرے چہرے سے میرے دل کا حال جان لیتا تھا ۔۔۔۔۔

میری پریشانی میری خوشی میرا دکھ سب میں میرے

ساتھ کھڑا ہوتا تھا۔

ملا ئکہ کے آنسو اس کا چہرہ بھگونے لگے ۔بچپن کا ساتھ

تھا جہاں سعدین کی حرکتیں اسے تکلیف میں مبتلا کرتیں

وہیں حسنان کا لیا دیا انداز مزید تکلیف سے دوچار کرتا ۔

میں تم سے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔۔ آئیندہ شکایت کا موقع نہیں"
۔"دوں گا

اس کا رویہ دیکھ کر ملائکہ جان گئی کے ابھی وہ رشتے کی بات سے بے
خبر ہے۔

ایسے تو معافی نہیں ملے گی حسنان بھائی۔۔۔۔۔۔ آپ کو ہمیں باربی "
۔"کیو کھلانا پڑے گا ۔۔۔۔۔وہ بھی المجیب کنارہ سے

ہالہ بیگم منور کے ساتھ اندر آتے ہوئے بولی تو حسنان

بےساختہ ہنسا تھا وہ بھی نہ جانے کتنے عرصے بعد کہ اس کو اپنی ہنسی اجنبی لگی۔

۔"تمہیں کیا پتا میں کس بات کی معافی مانگ رہا ہوں"

بیگم منور سے پیار لیتے اس کے سر پر چپت لگائی۔

۔"بھائی ملائکہ میری بات مانے گی۔۔۔۔۔ کیوں ملائکہ۔۔۔

۔ اس نے تائید چاہی جس میں ملائکہ نے فورا اثبات میں سر ہلایا ۔۔۔

۔"دیکھ لیں ۔۔۔۔۔اب کیا ارادہ ہے۔۔۔۔"

ہالہ نے باور کرایا ۔

۔"تم نے تو حنان سے باربی کیو کھانا تھا ۔۔۔۔"

ملائکہ نے اسے چھیڑا ۔

اگر اس پر رہی تو باربی کیو کی شکل بھی بھول جاو گی۔۔۔۔۔۔"۔"

ہالہ نے خفگی سے کہا تو اب ہی اس کے تیور دیکھ کر ہنس دیئے ۔

"۔ویسے پھپھو تمہیں ٹھیک چچڑی کہتی ہیں ۔۔۔۔"

حسنان نے اس کو چھیڑا تو وہ فورا منہ بنا گئ۔

میری ماما کو تو مجھ سے خدا واسطے کا بیر ہے چار دن "

میری خوشیاں سے برداشت نہیں ہوتی ہائے ربا کیسی ظالم ماں سے نوازا

ہے تو نے ۔۔۔۔۔۔۔"

دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے دہائی دیتی سب کو ہنسنے پر مجبور کر گئ ۔

"بیٹا مائیں توسب ہی ایسی ہوتی ہیں۔۔۔۔ "

بیگم منور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چھوٹی مامی ۔۔۔۔۔ذرا مجھے بتائیں۔۔۔۔۔ آپ نے ملائکہ کو کبھی"

"چچڑی، بندر اور زرافہ کہا ۔۔۔۔۔۔۔

دکھی آواز بناتے ہالہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے لگی۔

تمہارے یہ نام انہوں نے تمہاری عادتوں کی وجہ سے ڈالے"

ہیں ۔۔۔۔اگر میں تمہاری طرح ہوتی تو آج یہ یقینا تمہارے

دکھ میں برابر کے شریک ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر کیا ہے نا کہ میں

بہت چپ چپیتی ، سلجھی ہوئی لڑکی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس لیے میں ان

القابات سے محفوظ ہو ۔۔۔۔"۔

۔اسے چڑانے کے لئے ملائکہ ہنستے ہوئے بولی تو ہالہ مزید منہ بسور کے

بیٹھ گئی ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسنان گاہے بگاہے ذرا سی نظر اٹھا کر ملائکہ کو دیکھتا اور

فورا نظر ہٹا لیتا مبادہ نظروں کی چوری پکڑی نہ جائے آئے۔

ملائکہ گھٹنوں کے بل بیٹھی کیک کاٹ کر پلیٹوں میں ڈال

رہی تھی۔پھپھو اور بڑی امی کے لیے الگ سے بیک کر کے رکھ ائی

تھی۔

چچی ماں۔۔۔۔۔ آپ تیار ہوجائیں۔۔۔۔۔ میں آپ کو لینے آیا ہوں"

-"آج آپ کا پراپر چیک اپ ہوگا ۔۔۔۔۔۔۔

حسنان بیگم منور سے مخاطب ہوا تو ملائکہ چونکی ۔

-"کیوں ماما کا چیک اپ کیوں ہوگا ۔۔۔۔۔۔۔ماما کو کیاں ہوا۔۔۔۔۔

وہ ہراساں ہوئی ۔

ریلیکس ملی !صرف روٹین کا چیک اپ کروانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

چچی ماں کو ہر چند دن بعد بخار ہونا ٹھیک نہیں ۔ اسی

-"لیے ٹیسٹ کروانا چاہ رہا ہوں کہ کہیں ٹائیفائیڈ نہ ہو۔۔۔۔۔

۔حسنان نے اسے دلاسا دیا ۔باپ کے انتقال نے اس کو بہت زیادہ سہما دیا تھا۔

ماں کی ذرا سی بیماری سے اس کا دل کانپنے لگتا۔

میں بھی ماما کے ساتھ ہاسپٹل جاؤں گی ۔۔۔۔۔"۔ "

ملائکہ نے کہا تو حسنان نے چند لمحے اسے دیکھا جو مضطرب سی کھڑی ہو

چکی تھی۔

اوکے ۔۔۔۔۔۔میں انتظار کرتا ہوں تیار ہو جاو۔۔۔۔"۔ "

حسنان اس کے جذبات سمجھتا تھا۔ باپ کے جانے کے بعد وہ ویسے بھی بہت ڈر گئی تھی۔

میں بھی جاؤں گی ۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی مجھے آپ کا ہاسپٹل "

دیکھنا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔بڑے ماموں نے بتایا تھا کہ افتخار انکل نے آپ کو

۔"ہاسپٹل کا ہیڈ بنا دیا ہے ۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے کہا تو اس نے مسکرا کر اسے دیکھا اس کے چہکنے سے گھر میں رونق سی رہنے لگی تھی۔

دراصل انکل افتخار کو جب سے کینسر ڈائیگنوز ہوا ہے وہ"

زیادہ تر ریسٹ پر ہوتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ان کی کوئی اولاد تو ہے

نہیں اس لئے انہوں نے ہاسپٹل کا سارا اختیار مجھے سونپ

دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاسپٹل سے ہونے والی آمدنی پہلے کی طرح

غریب لوگوں پر خرچ ہوتی ہے۔۔۔۔ ان کی جانچ پڑتال کے بعد ان کے علاج بلکل فری ہوتا ہے اور ادویات بھی باقاعدگی سے فری دی جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ سب انکل صدقہ جاریہ کے تحت کرتے ہیں اور اب اس کام کا سارا انتظام میرے ہاتھ میں ہے ۔۔۔۔۔۔۔اس لیے میری مصروفیت دگنی ہو گئی ہے۔۔۔"۔

حسنان نے ان کو تفصیل بتائی تو افتخار صاحب کی بیماری کا سن کر دکھی ہوئے مگران کے جذبے سے وہ سب بہت متاثر ہوئے تھے۔

"۔شمائل۔۔۔۔۔۔میں نے کہا تھا پاسپورٹ نکال کر رکھنا۔۔۔۔۔"

سعدین نے شمائل سے پاسپورٹ مانگے تو وہ الماری کا لاکر کھولنے لگی۔

پاسپورٹ کوئی مریخ پر تو رکھے نہیں جو لانے میں"

-"صدیاں لگ جائے گی۔۔۔کبھی تو تحمل کا مظاہرہ کر لیا کرو۔۔۔۔۔

شمائل نے چڑچڑاہے کہا۔

شمائل۔۔۔۔۔ تم اس بات کا ذکر کسی سے نہیں کروں گی۔۔۔ جب"

-"تک میں سارے معاملات سیٹ نہیں کرلیتا۔۔

شمائل سے پاسپورٹ لیتے ہوئے سعدین نے اس کو سمجھایا۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ تم اتنی خفیاں سرگرمیاں "

کیوں کر رہے ہو ان سب باتوں کو چھپانے کا مقصد مجھے سمجھ نہیں آ رہا

-"۔۔۔۔۔

شمائل خفگی سے بھرپور آواز میں بولی ۔سعدین کی

پراسراریت اس کی سمجھ سے باہر تھی ۔جب بھی کچھ پوچھنے کی کوشش

کرتی وہ ٹال جاتا۔

تمھیں کس چیز کی جلدی ہے ۔۔۔۔۔۔۔پہلے بھی کہا ہے ۔۔۔۔۔۔"

وقت آنے پر بتا دوں گا۔۔۔۔۔ فی الحال مجھے اسلام آباد کے

لیے نکلنا ہے۔۔۔۔۔۔۔ تم اپنا دھیان رکھنا اور پلیز گارڈ کے بغیر کہیں

۔"مت جانا۔۔

اس کو تنبیہ کرکے وہ بیگ اٹھاتا باہر نکل گیا ان کی شادی

کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور سعدین باہر جانے کے انتظامات

کی تگ و دو میں لگا ہوا تھا۔داد خان کی دھمکی کے باوجود

وہ قادر خان عرف باس سے ملنے نہیں گیا تھا۔دل میں ایک

ڈر بھی تھا کہ کہی وہ کسی فیملی ممبر کو نقصان نہ پہنچا

دے۔مگر پورا ہفتہ خیریت سے گزر گیا۔اس کا اپنا پاسپورٹ

اور ضروری ڈاکومینٹس آفس کے لاکر میں تھے جو وہ نکال لایا تھا۔

عارب نے ایک نظر اپنے سامنے موجود پیپرز پر ڈالی جس

میں اس وقت پاکستان میں موجود ان فعال گروپس کے نام

تھے جو را کے لئے مددگار ثابت ہو رہے تھے اور دوسرے

پیپرز پر وہ گروپ تھے جو را کو مدد فراہم کر سکتے تھے۔

اس نے یہ گروپ ان زمین فروشوں کے حساب سے تیار کیے

تھے جو ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں پیش پیش تھے ۔

سر آپ کی ہدایت کے مطابق ہم نے آپ کے نشان کیے گئے"

سب گروپس کی خفیہ تحقیقات مکمل کر لی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ ان

میں سے دو گروپ ایسے ہیں جو اپنی سرگرمیوں کی وجہ

سے زیادہ پراسرار لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ ان میں ایک گروپ قادر

-"خان کا اور دوسرا کرامت ٹوکے کا ہے۔۔۔۔

کیپٹن اسامہ نے اب کی تحقیقات کی رپوٹ عارب کے سامنے میز پر

رکھی۔

-'ان کی کیا رپورٹ ہے۔۔۔ "

عارب نے سرسری نگاہ ان کی پیش کردہ فائل پر ڈالی اور گھمبیر لہجے میں پوچھا۔

سر۔۔۔۔۔۔ قادر خان کا فون ہیک کرنے پر پتہ چلا ہے کہ اس" نے ایک سپیشل جوتے کا جوڑا تیار کروایا ہے۔۔۔۔۔۔۔ جس کے لیے اس نے بھاری رقم خرچ کی ہے۔۔۔۔۔۔۔ اس نے جوتے کا ڈیزائن ایک لڑکے کو اغوا کرکے اس سے بنوایا اور بعد میں اسے مروا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب کہ اس جوتے کو بنانے والے کاریگر کو بھی قتل کروا دیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ ہماری معلومات کے مطابق جوتا اے آر فیکٹری کا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پچھلے کچھ مہینوں میں یہ فیکٹری علی رضوی کے بیٹے نے سنبھالی ہوئی تھی مگر اب اس کو علی رضوی نے جائیداد سے عاق کر دیا ہے اور فیکٹری کے اختیارات بھی خود سنبھال لیے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ

اس جوتے کے متعلق کچھ نہیں جانتے یہ ہم پتہ کروا چکے

ہیں البتہ ان کا بیٹا سعدین علی رضوی ایک بھاری رقم لے

چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ داد خان نام کے بندے سے جو قادر خان کا رائٹ

ہینڈ ہے۔۔۔۔۔۔"

اسامہ نے تفصیل سے عارب کو بریف کیا۔

اسپیشل جوتا۔۔۔۔۔۔۔۔ جوتے میں چپ ۔۔۔۔۔۔۔۔کاریگر نے بنایا"

ہے توچپ اس نے جوتے میں نہیں ڈالی ہوگی ۔۔۔۔۔۔اس کا

مطلب ہے کہ جوتا اس طرح ڈیزائن کروایا گیا ہے کہ اس میں خفیہ

خانہ رکھا گیا ہے۔۔۔۔۔"

عارب کے ذہن نے تیزی سے کام کیا۔

آج پورا ایک ہفتہ ہو گیا تھا دن رات وہ اپنی ٹیم کے ساتھ

بنا پلک جھپکائے مصروف تھا۔تب جا کر یہ کامیابی اس کو نصیب ہوئی

تھی۔

وہ جوتے کا جوڑا آجکل کرامت ٹوکا کے پاس ہے اور مصدقہ اطلاعات تھیں کہ چند دنوں میں یہ ڈبہ کہیں اور پہنچانا تھا لیکن کہاں یہ ابھی تک سر یغہ راز میں ہے۔۔۔۔ ہمارا اندر کا آدمی جو کرامت ٹوکہ کے آس پاس ہوتا ہے۔۔۔۔ اس نے بتایا ہے کہ ایک دو دن تک معلوم ہو جائے کہ جوتوں کے جوڑے کو کہاں پہنچایا جائے گا

میجر اسامہ نے کہا تو عارب نے اطمینان سے آنکھیں بند کی کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ اس کا آدمی اپنی صحیح جگہ پر ہے۔

حنان اپنے والد کے سامنے سرجھکائے بیٹھا تھا ۔انہوں نے رات کو اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا ۔

کیونکہ اتفاق سے آج رات کو وہ گھر موجود تھا۔

میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے حسنان۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا میں حق"

۔"رکھتا ہوں تمہارا رشتہ اپنی مرضی سے طے کرنے کا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی خاموشی پر علی صاحب نے دوبارہ پوچھا۔

حسنان لب بھینچے خاموش بیٹھا تھا۔اس کا خاموش بیٹھنا ان کو پریشان کر رہا تھا ۔

ایک بار پھر حسنان کو لگ رہا تھا کہ محبت اس سے منہ موڑ رہی ہے۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے مگر باپ کی محبت آڑے آرہی تھی۔

۔"تم کیا کسی کو پسند کرتے ہو۔۔۔۔۔ "

اس کو یوں گم سم دیکھ کر انہوں نے پوچھا۔ ان کا اپنا دل

کا برا رہا تھا وہ اس سے پوچھے بغیر جزباتی ہو کر بھابھی سے بات کرنے کی غلطی کر چکے تھے ۔

پاپا ۔۔۔۔۔۔۔۔میری پسند آپ کے حکم کے آگے کوئی معنی "

نہیں رکھتی ساری زندگی آپ نے ہمارے لیے سرد و گرم

حالات برداشت کیے۔۔۔۔۔ ۔آپ پورا حق رکھتے ہیں میرے لیے کوئی

بھی فیصلہ کرنے کا۔۔۔۔۔۔"۔

حسنان کا مضبوط لہجہ انہیں پرسکون کر گیا اندر سے دل

دھاڑے مار کر رو رہا تھا مگر چہرے پر ایسا کوئی شائبہ

نہیں تھا کہ علی رضوی کو اس کے دل کی خبر ہو پاتی۔

حسنان بیٹا۔۔۔۔۔۔۔ اگر کوئی ہے تو مجھے تم ابھی بتا دو "

میرے لیے تمہاری پسند بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی حنان کی

ہے"۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے حنان کا حوالہ دیا کیوں کہ وہ پوری ڈھٹائی کے ساتھ ان

سے اپنا راز شیئر کر چکا تھا ۔

حسنان نے ایک لمحے کو رک کر کچھ سوچا اور پھر طے کیا

کہ ایک بار اپنا دل ضرور باپ کے سامنے کھول کر رکھنا چاہیے پھر جیسا

وہ چاہیں۔۔

اس کے چہرے پر کشمکش کے تاثرات دیکھ کر علی رضوی نے اس کا کندھا تھپتھپاتے حوصلہ دیا۔

-" ۔"پاپا میں۔۔۔ میں ۔۔

حنان کی آواز حلق میں اٹکنے لگی۔

-"بی بریو مائی سن۔۔۔۔۔۔۔ "

علی رضوی اس کی ہچکچاہٹ سمجھ رہے تھے ۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ ہالہ کے لئے ایک بار پھر کوئی غلط فیصلہ کریں۔ اس لئے انہوں نے حسنان کی پسند پوچھنے کی ٹھان لی۔ تاکہ اگر وہ اس قابل ہوئی تو وہ بھابھی سے معذرت کر لیں گے کیوں کہ وہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ ملائکہ دوبارہ کسی کرب سے گزرے ۔

-"پاپا-- پاپا --میں-- پاپا- ملائکہ-- "

پوری قوت صرف کر کے اس کے حلق سے ہلکی سی آواز

نکلی اور علی رضوی کا دل کیا اسی وقت سجدہ شکر بجا لائیں ۔

-"مگر میں نے تو کچھ اور سوچا تھا ---------"

انہوں نے اسے پرکھنا چاہا حسنان کا رنگ پھیکا پڑا تھا ۔

آپ کی پسند سر آنکھوں پر---------آپ مجھے اپنا فرمابردار پائیں "

-"گے---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس دل سے اس نے یہ الفاظ ادا کئے وہی جانتا تھا۔

-"مجھے تم پر فخر ہے میری جان----- "

اسے کھڑا کرتے گلے لگا کر ماتھے پر بوسہ دیا۔

حسنان نے کمال ضبط سے مسکرا کر ان کو دیکھا۔

جاؤاپنی بیوی کو نکاح پر دینے کے لیے اچھا سا تحفہ خرید

کر رکھواور دیکھو۔۔۔۔۔۔۔ اگر تم نے ملائکہ کو ذرا سا بھی

پریشان کیا تو میں تمہارے بجائے ملائکہ کا باپ بننے میں

۔" ایک لمحہ نہیں لگاؤں گا اور اچھی طرح تمہارے کان کھینچوں گا

اس کو گلے لگائے وہ بولے تو حسنان کو ان کے کہے گئے جملے

جیسے ہی سمجھ آئے وہ خوشی سے ان کو بھینچ گیا۔

برخودار ۔۔۔۔۔یار میری ہڈیاں اب کمزور ہو گئی ہیں رحم کرو"

ان پر۔۔۔۔۔۔۔اس کی پرزور گرفت محسوس کر کے ہنستے ہوئے بولے۔

"

۔"پاپا۔۔۔۔۔۔۔ تھینک یو سو مچ ۔۔۔۔۔۔ "

حسنان ہنستے ہوئے ایک بار پھر ان کے گلے لگ گیا۔

حسنان کی خوشی کو دیکھ کر رضوی صاحب کا دل پرسکون ہو گیا۔

آج وہ جان گئے تھے کہ پہلے لیے گئے ان کے غلط فیصلے نے حسنان

کے ہونٹوں کی ہنسی چھین لی تھی ۔

سعدین رات کے آدھے پہر ائرپورٹ کی طرف گامزن تھا اپنی پوری کوشش کر کے اس نے دوست کی مدد سے آسٹریلیا کا فیملی ویزا حاصل کیا اور اب شائل کے ساتھ رات کی فلائٹ سے آسٹریلیا جا رہا تھا اس کے پاس بزنس ویزا تھا اس لیے کچھ آسانی ہو گئی تھی۔ اس کی بے چینی جہاز کی سیٹ پر بیٹھنے تک برقرار تھی۔ جیسے ہی جہاز نے اڑان بھری اس نے شائل کا ہاتھ تھام کر پرسکون انداز میں سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کرلیں۔ شائل نے اس کے چہرے پر اترنے والے اطمینان کو قریب سے دیکھا مگر اب تک اس کے اضطراب اور اب اس کے سکون کی

وجہ نہیں جان پائی ۔شمائل کے والد نے ایک بڑی اماونٹ

سعدین کے اکاونٹ میں ڈلوائی تھی تاکہ وہ اپنا کاروبار

آسانی سے سیٹ کر سکے اور سعدین نے ان سے اس وعدے

پر رقم لی تھی کہ جیسے ہی کاروبار سیٹ ہوا وہ رقم

واپس کر دے گا۔ایک ہی دھچکے نے اسے انسان بنا دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

فازر۔۔۔۔۔۔تم نے اور واثقہ دونوں نے قسم کھائی ہوئی ہے کتابوں"

-"کی دنیا سے باہر نہیں نکلنا ۔۔۔۔۔۔

ملائکہ ان کے سر پر کھڑی ہے انہیں گھور رہی تھی۔

وہ بیگم منور کو لے کر ان کی طرف آئی تھی۔۔

ہالہ حسب حال اس کے ساتھ موجود تھی ۔فازر اور واثقہ

اس وقت گھر میں موجود لائبریری میں تھے ۔یہ لائبریری

کلیم صاحب نے بہت شوق سے سیٹ کروائی تھی ان کی طرح واثقہ اور فازر بھی کتابی کیڑے تھے ۔

ہمیں تم دونوں کی طرح ہلے گلے میں زیادہ دلچسپی نہیں اس لئے ہم"
-"یہاں پائے جاتے ہیں

۔واثقہ نے مسکراتے ہوئے ملائکہ کو جواب دیا ۔

فی الحال ان کتابوں کو بند کرو اور تیار ہو جاؤ

ملائکہ اس کے ہاتھ سے کتاب لے کر بند کرتے ہوئے بولی ۔

-"کس لیے ۔۔۔۔کہاں جانا ہے۔۔۔۔۔۔"

ملائکہ کی بات پر واثقہ نے تعجب سے پوچھا۔

-"حنان سب کو باربی کیو پارٹی دے رہا ہے۔۔۔۔"

ملائکہ نے اسے آگاہ کیا۔

واو۔۔۔ میں تو ضرور جاؤں گی۔۔۔۔۔ بس مجھے پانچ منٹ"

۔"دو۔۔۔۔تم لوگ میرا ویٹ کرو ۔۔۔میں ابھی تیار ہو کر آئی۔۔۔

اس کا نے ایک لمحہ نہیں لگایا سوچنے میں۔

فازر بھی اٹھ گیا۔ آوٹنگ کا اسے بھی بہت پسند تھا اس لئے

فی الحال کتاب سائیڈ پر رکھ کر وہ ان کے ساتھ باہر نکل آیا ۔

میں بھی کپڑے چینج کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے اپنے یہ کپڑے کچھ ٹھیک"

۔"نہیں لگ رہے۔۔۔

ہالہ نے ملائکہ سے کہا تو ملائکہ نے اس کو گھور کر دیکھا۔

تم نے عبایا پہننا ہے ۔۔۔۔۔پھر ان کپڑوں کے ٹھیک ہونے کا کیا "

۔"سوال ۔۔۔۔

ملائکہ کی بات پر ہالہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔

۔"اچھا۔۔۔۔ چلو میں پھر عبایا ہی پہن آوں۔۔۔۔

کیونکہ حنان نے دھمکی دی ہے کہ اگر 10 منٹ میں تیار ہو

کر نہ آئے تو وہ نہیں لے کر جائے گا اور مجھے تو لگتا ہے کہ

جیسے وہ جان کر اتنا کم ٹائم دے رہا ہے تاکہ اس کے پیسے بچ جائیں

۔"۔۔۔۔

ہالہ ملائکہ سے ہنستے ہوئے بولی اور پھر عبایا پہننے کے لئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

ماما۔۔۔۔ آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔۔ سب جا رہے ہیں۔"

۔"۔پھپو بھی پوچھ رہی ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیگم منور کو یوں ہی بیٹھا دیکھ کر ملائکہ نے ان سے پوچھا ۔

۔"بیٹا میرا دل نہیں کر رہا باہر جانے کو۔۔"

ان کی آواز میں سستی تھی۔

پلیز ماما۔۔۔ سب جا رہے ہیں ۔۔آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں "

۔"باہر موسم بھی اتنا اچھا ہے آپ خود کو بہتر محسوس کریں گی۔۔۔

ملائکہ نے محبت سے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہوئے کہا۔

بیگم منور نے اپنی بیٹی کو دیکھا جس کے چہرے کی رونق

لوٹ آئی تھی اور یہ صرف ہالہ اور واثقہ کی بدولت ممکن

ہوا تھا جو اس کو ہر وقت اپنے ساتھ مصروف رکھتی

تھیں تاکہ وہ فضول کی سوچوں سے اپنا دماغ خراب نہ کرے ۔

ٹھیک ہے بیٹا ۔۔۔۔۔ میں آتی ہوں۔۔۔۔ ""اس کو کہہ کر وہ اٹھی"

اور الماری سے اپنی چادر نکالی۔

ملائکہ اطمینان ہونے کے بعد اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی کیوں کہ

اس کا عبایا کمرے میں ہی پڑا تھا۔

وہ سب الجیب کنارہ پہنچے تو رات کے آٹھ بج رہے تھے

بڑے سب ایک ٹیبل پر بیٹھ گئے اور وہ سب دریا کے کنارے

آ گئے۔ یہ ریسٹورنٹ دریا کے کنارے پر بنا ہوا شہر کا ٹاپ کا ریسٹورنٹ

تھا ۔

حسنان ،حنان اور فازر تینوں ایک طرف کھڑے ہوگئے جب

کہ ہالہ اور واثقہ ، ملائکہ کے ساتھ چہل قدمی کرنے لگ گئی ۔

"واثقہ ۔۔۔تم نے بتایا نہیں کہ رشتے کے لئے انکار کیوں اور کیسے کیا تھا۔۔۔۔۔"۔

ملا ئکہ یاد آنے پر واثقہ سے مخاطب ہوئی ۔ اسے ہالہ نے

بتایا تھا کہ اس نے تایا کے بیٹے کے لیے انکار کر دیا ہے ۔

"تم تو ایسے بےتاب ہو رہی ہو قصہ سننے کے لیے جیسے اس نے ایٹم بم کا فارمولا تیار کر لیا ہو۔۔۔۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے ملائکہ کو چھیڑا۔

"جو کارنامہ اس نے انجام دیا ہے وہ ایٹم بم کے فارمولے سے کم بھی نہیں۔۔۔"۔

ملائکہ نے اسے سراہا۔

"میں بتاتی ہوں۔۔۔تم اس کو چھوڑو۔۔۔۔ جس دن تایا ابو کی فیملی آئی تھی۔۔۔۔ اس دن رات کو میں لان میں بک پڑھ

رہی تھی تب ہی فصیح بھائی میرے پاس آئے۔۔۔۔۔۔ پہلے تو

محترم نہایت ادب و احترام کے ساتھ ادھر ادھر کی باتیں

کرتے رہے پھر سیدھے میری ڈریسنگ پر پہنچ گئے ۔۔۔۔۔۔بقول

ان کے ان کو امید نہیں تھی کہ انگلینڈ میں پلی بڑھی

لڑکیاں پاکستانی کلچرل ڈریسز میں نظر آئیں گی۔۔۔۔۔۔ ان

محترم کا پہلا سوال ہی یہ تھا کہ آپ کو الجھن نہیں ہوتی

اتنا بڑا دوپٹہ لپیٹ کر رکھنے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کا نادر خیال تھا

کہ ہم دقیانوس ہیں اور شادی کے بعد وہ مجھے ایسی

ڈریسنگ نہیں کرنے دیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ بس میں نے ایک لمحہ

نہیں لگایا اور سیدھا پاپا کے پاس پہنچ گئی ۔۔۔۔۔"-وہ جیسے اس وقت

میں پہنچ گئی۔

-"پاپا کی میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔"

دروازہ ناک کر کے واثقہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تھی۔

-"آجاو بیٹا ۔۔۔۔خیریت ہے۔۔۔"

انہوں نے شفقت سے پوچھا۔

پاپا۔۔۔ فصیح بھائی کے مطابق میں ایک دقیانوس لڑکی"

ہوں اورشادی کے بعد میرا دوپٹہ لینا۔۔۔۔۔۔۔۔پاکستانی کپڑے

پہننا۔۔۔۔ انہیں قبول نہیں۔۔۔۔ پاپا۔۔۔۔۔۔ میں فیصلے کا

اختیار آپ کو دیتی ہوں۔۔۔ آپ کا میرے لیے جو بھی فیصلہ

ہوگا مجھے منظور ہو گا اور میں اس کو نبھانے کی پوری کوشش کروں

-"گی۔۔۔۔

واثقہ نے ٹھہر ٹھہر کر ہلکی آواز میں ان کو بتایا تو وہ

پرسوچ نظروں سے بیگم کو دیکھنے لگے ۔واثقہ اپنی بات مکمل کر کے جا

چکی تھی۔

خدیجہ ۔۔۔۔یہ کوئی چھوٹی بات نہیں جس کو نظر انداز کر"

دیا جائے۔۔۔۔ہماری بچیاں شروع سے لباس اور پردے کا خیال

رکھتی آئی ہیں۔۔۔۔۔۔فصیح نے اپنی سوچ کا اظہار کر کے

ہمارے لیے آسانی کر دی ہے۔۔۔۔۔اب تو آگے بھی میری پوری

کوشش ہو گی کہ اپنی بیٹیوں کے لیے جو بھی رشتہ آئے وہ ہمارے جیسے

ہوں۔۔۔۔دقیانوس۔۔۔۔"-وہ ہلکا سا ہنسے۔

-"اللہ ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب کریے۔۔۔۔"

خدیجہ بیگم نے دعا کی۔

بس پھر کیا تھا۔۔۔۔۔ اگلے دن ہی پاپا نے تایا ابو سے یہ کہہ "

کر معذرت کر لی کہ ان کی بیٹی ایک آزاد خیال لڑکے کے

ساتھ نہیں چل سکتی۔۔۔۔۔۔۔ تایا ابو ناراض ہو کر اسی وقت

چلے گئے۔۔۔۔ پاپا اور ماما نے روکنے نے کی پوری کوشش کی

مگر وہ نہیں رکے۔۔۔۔ مجھے گلٹ تھا کہ میری وجہ سے پاپا کے بھائی ان سے ناراض ہوگئے مگر میرا گلٹ بھی پاپا نے ختم کر دیا ۔۔۔۔۔۔۔بقول ان کے بھائی کا رشتہ نبھانے کے لیے وہ اپنی بیٹی کو سولی پر نہیں چڑھا سکتے۔۔۔۔"۔

واثقہ سوچتے ہوئے اس دن رونما ہونے والا واقعہ پوری جزئیات کے ساتھ سنایا ۔ یہ سچ ہے کہ بسا اوقات رشتوں کو بچانے کے لیے اپنی اولاد کو بلی چڑھا دیا جاتا ہے مگر بعد میں صرف پچھتاوا ہاتھ آتا ہے اور کلیم صاحب نے اپنے آپ کو پچھتانے سے بچا لیا تھا ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کلیم پھپھا مجھے آپ کی اجازت چاہیے ۔۔۔۔۔۔حنان سب کی طرف " آیا اور مزے سے بولا ۔۔

"۔کس لئے بیٹا۔۔ "

۔ انہوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

۔"مجھے آپ کی لاڈلی بیٹی کو اپنے طریقے سے پرپوز کرنا ہے۔"

حنان کی بات پر پانی پیتے علی رضوی صاحب کو زور کا اچھو لگا تھا ۔

۔"حنان ۔"

۔وہ غصے سے بولے۔

پاپا پلیز ۔۔۔آپ اپنی باری ماما کو خود پرپوز کر چکے ہیں"

۔"اور میری باری اعتراض ۔۔۔یہ کوئی انصاف کی بات نہیں۔۔۔

حنان نے دھماکہ کیا۔وہ ہکا بکا اسے دیکھے گئے۔بیگم مدحت نے جھینپ کر سر جھکایا تھا۔

پریشان نہیں ہوں۔۔۔ایک بار چاچو نے بتایا تھا۔۔"

ان کا خفت زدہ چہرہ دیکھ کر وہ من بسورے بچوں کی طرح بولا تو کلیم صاحب ہنس دیے ۔

-"جاؤ بھئی اجازت ہے ۔"

ان کو دل سے حنان پسند تھا اس لئے انہوں نے بخوشی اجازت دی۔

علی صاحب نے خفگی سے اسے دیکھا جو اب شرارتی نظروں سے ان کو دیکھتا واپس پلٹ گیا تھا ۔

-" ہالہ۔۔۔۔۔۔ میری بات سننا "

۔ حنان اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے کر جاتے ہوئے بولا ۔

اس اچانک افتاد پر سب ہی ہکا بکا تھے ۔

-"اسے اچانک کیا ہوا۔۔۔۔"

۔سب سے پہلے بولنے والی ملائکہ تھی۔ سب نے نا سمجھی سے سر ہلایا۔

-"مجھے تم سے اپنا اس دن والا معاوضہ چاہیے ابھی کے ابھی۔۔۔۔۔۔"

۔ اس کی بات پر ہالہ نے غصے سے گھورا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچا۔

۔"آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی۔۔۔ "

۔ اس کی جرات پر ہالہ کا دماغ گھوما تھا ۔اس وقت یہاں

کوئی نہیں تھاتو سب اپنا نقاب ہٹا کر کھڑی تھیں ۔

اس کا سرخ چہرہ حنان نے دلچسپی سے دیکھا ۔آج اس نے

ایک لمحے کے لئے بھی اس سے نظر نہیں ہٹای تھی اور یہی بات ہالہ کو

مزید خفت سے دوچار کر رہی تھی۔

۔یہ جگہ معاوضہ لینے کے لیے انتہائی غیر مناسب ہے۔۔۔۔۔"

مگر اب آپ اپنا منہ کھول ہی چکے ہیں تو فرمایئے۔۔۔۔۔ کیا چاہیے

۔"آپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہالہ کا غصے کے مارے برا حال تھا اس لیے دانت پیس کر بولی۔

مجھے معاوضے کے طور پر تمہارا ساتھ چاہیے۔۔۔۔ ہمیشہ کے لئے"

۔"لیے۔۔۔۔۔

۔ اپنے دونوں بازو سینے پر باندھے اس کے چہرے کے اتار

چڑھاؤ دیکھ رہا تھا جو اس کی بات سننے کے بعد شرم کے مارے سرخ ہوا تھا۔۔

۔ہالہ نظریں جھکا کر رخ موڑ گئی اس کا دل گیا حلق میں آگیا تھا ۔ اسے حنان سے اس بات کی توقع نہیں تھی ۔۔۔۔دور کھڑے نفوس جیسے حنان کی حرکت جان گئے تھے۔

ہالہ ۔۔۔۔۔میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں۔۔۔۔۔"۔ محبت میں " ڈوبی حنان کی گھمبیر آواز میں نرمی اور حلاوت تھی۔

ہالہ کو سمجھ نہ آئی کہ وہ کیا جواب دے۔

۔"یہ بات بڑوں کے کرنے کی ہے۔۔۔ "

ہالہ اپنے آپ پر قابو پاتی سنجیدگی سے بولی ۔اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

۔"محترمہ ۔۔۔۔بولیں بھی تو کیا ۔۔۔"

حناان نے سر پر ہاتھ پھیرا اور دل ہی دل میں تلملایا۔

ہمارے بڑے یہ بات تب کریں گے جب ہم انہیں اپنی رضامندی"
-"دیں گے۔۔۔۔

حنان نے اسے سمجھایا اور تھوڑا پیچھے ہو کر ایک گھٹنے کے بل بیٹھا اور اپنا سیدھا ہاتھ پھیلایا۔

-"ہالہ ۔۔۔۔۔ول یو میری می۔۔۔"

دلکش انداز اور جذبات سے بھرپور آواز میں حنان نے دوبارہ کہا تو ہالہ نے ایک نظر ان سب کی طرف دیکھا جو ادھر ہی متوجہ تھے۔

لڑکی۔۔۔ ایک خوبصورت ہینڈسم لڑکا تمھیں پرپوز کر رہا ہےاور تم "
-"سوچنے میں اتنا وقت ضائع کر رہی ہو۔۔

اسے خاموش دیکھ کر حنان نے کہا ۔ اس وقت اندر سے ڈرا ہوا اور مضطرب بھی تھا ۔

اسی وقت ہالہ کے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی بیل بجی اور اس نے کال

اٹینڈ کر کے موبائل کان کے ساتھ لگایا۔

۔"جی پاپا ۔۔۔۔۔۔ "

کلیم صاحب کی آواز سن کر اس نے کہا ۔

بیٹا جی۔۔۔۔ اگر آپ دل سے راضی ہیں تو ہاں کر دیں ۔۔۔۔میری"

۔"طرف سے اجازت ہے۔۔۔

کلیم صاحب کی بات سن کر اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ

حنان اسے اس طرح پرپوز کرے گا اور اسی وقت کلیم

صاحب فیصلے کا اختیار بھی اسے سونپ دیں گے۔

کلیم صاحب کی اجازت پر اس نے موبائل آف کیا اور اپنا

کپکپاتا ہاتھ حنان کی طرف بڑھایا جو اتنی دیر سے ایک ہی پوزیشن میں

براجمان تھا۔

۔"تھینک یو زندگی۔ ۔۔۔"

اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر حنان نے پرجوش انداز

سے کہا اور جیب سے انگوٹھی نکال کر اس کی انگلی میں

پہنائی۔ پر شوق نظروں سے اس کے چہرے کا طواف کر رہا تھا جو انار

کی طرح سرخ تھا ۔

پلکوں کا لرزتا رقص مدہم روشنی میں چہرے کو مزید

حسن بخش رہا تھا کہ حنان دم بخود اس کو دیکھے گیا

کیونکہ اب تو دیکھنے کا آدھا اختیار حاصل ہو چکا تھا۔

وہ سب ان کی طرف آ رہے تھے قریب آ کر باری باری سب نے گلے

لگ کر مبارکباد دی۔

ان کے لیے سب بہت خوش تھے ۔حسنان ایک نے ایک نظر

سامنے کھڑی ملائکہ پر ڈالی جس کا چہرہ خوشی کے

احساس سے چمک رہا تھا۔اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی

تھی۔جب سے اسے ملائکہ کے اپنے ہونے کا یقین ملا تھا ایک

مدہم سی مسکراہٹ ہمہ وقت اس کے چہرے پر ثبت رہتی جو اس کے

والدین سے مخفی نہیں تھی۔

بھابھی۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ہم اس جمعہ کو ملائکہ اور"

حسنان کا نکاح بلکہ رخصتی بھی رکھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔ آپ کا کیا خیال

"ہے اس بارے میں۔ ۔۔۔۔

علی رضوی صاحب نے سب کی موجودگی میں ان سے سوال کیا۔

بھائی صاحب جیسے آپ کو اور بھابھی کو مناسب لگے آپ "

کیجئے ۔۔۔۔۔۔مجھے کوئی اختلاف نہیں۔۔۔۔۔۔ ملائکہ آپ کی امانت ہے

-"۔۔۔۔جب چاہے آپ آ کر لے جائیں۔۔۔

ان کی رضامندی پاتے ہی علی رضوی صاحب نے سب سے

بات کر کے جمعہ کا دن برات کے لئے مقرر کیااور ولیمے والے

دن حنان اور ہالہ کا نکاح بھی طے کر دیا اور رخصتی چند

ماہ بعد طے پائی تھی تاکہ واثقہ کا رشتہ دیکھ کر دونوں کی اکٹھی شادی کر دی جائے ۔

اوپن ایئر میں خوشگوار ماحول اور پرسکون فضا میں کھانا

کھانے کے بعد ان سب نے اپنی اپنی پسندیدہ آئس کریم

منگوا کر کھائی۔۔۔ ملائکہ حسنان کے رویے سے حیران تھی

اور دل ہی دل میں پریشان بھی کیوں کہ حسنان نے ایک بار

بھی اس سے اپنے رشتے کی متعلق کوئی بات نہیں کی تھی

اور یہی بات ملائکہ کوضطراب مبتلا کر رہی تھی۔ اس کا

خیال تھا کہ سعدین کی طرح حسنان کو بھی بڑے پاپا نے

مجبور کیا ہوگا۔ مگر حسنان کو سب سے ہنستے بولتے دیکھ کراس کو کبھی

کبھی اپنا خیال غلط لگتا ۔

ملائکہ۔۔۔۔ میری ٹانگیں زور زور سے کانپ رہی تھی ۔۔۔۔ "

-"اس حنان کے بچے کو پتہ نہیں کیا سوجھی تھی ۔۔۔۔۔

ہالہ ملائکہ کے ساتھ لیٹی اس کو بتا رہی تھی۔

لڑکی۔۔۔۔ تمہیں تو شکر کرنا چاہیے کہ تمہیں اتنا رومینٹک ہسبینڈ"

-"ملنے والا ہے۔۔۔

ملائکہ نے شرارت سے اس کو چھیڑا۔

-"مجھے نہیں چاہیے۔۔۔۔ ایسا چھچھورا ہسبینڈ۔۔۔"

۔ ہالہ نے منہ بسورا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خدا کو مانو ۔۔۔۔۔کہاں سے وہ بچارا چھچھورا ہے ۔۔۔۔۔ایک"

تو اتنے اچھے طریقے سے اس نے تمہیں پرپوز کیا اور تم

ناشکری ۔۔۔۔۔۔کل صبح میں اس کو تمہارے خیالات سے آگاہ

-"کروں گی پھر دیکھنا کیسی تمہاری کھنچائی کرے گا ۔۔۔

ملائکہ نے اس کو ڈرانے کے لئے کہا۔

خبردار ۔۔۔۔۔خبردار جو تم نے اس سے کچھ کہا ۔ وہ "

موصوف پہلے ہی ہواؤں میں اڑ رہے ہیں اور اگر میرے نادر

خیالات ان کو پتہ چل جائے تو یقینا منہ کے بل نیچے گریں

گے جس سے نقصان میرا ہی ہوگا مجھے نہیں چاہیے چپ کھڑیا اور ٹوٹا

۔"پھوٹا ہسبینڈ۔ ۔۔

ہالہ نے منہ لٹکایا ۔ہالہ ملائکہ کے ساتھ اس کی طرف ہی آ

گئی تھی جب کہ واثقہ بیگم خدیجہ کے ساتھ گھر چلی گئی تھی۔

چلو۔۔۔ اب سو جاؤ ۔۔۔۔۔رات کا ایک ہو رہا ہے اگر ماما نے"

جاگتے دیکھ لیا تو پھر ہماری خیر نہیں ۔۔۔ صبح فجر کے وقت جو ڈانٹ

۔"پڑے گی وہ الگ ۔۔

۔ملائکہ نے ہالہ کو کہا اور اٹھ کر لائٹ آف کرتی واپس بیڈ پر آگئی۔

موسم میں ہلکی سی خنکی تھی۔ جس کی وجہ سے موسم

خوشگوار تھا۔دونوں نے لیٹ کر قرآنی آیات کا ورد کیا اور آنکھیں موند لیں۔

حسنان اس وقت فارغ ہو کر اپنے روم میں آیا تھا آوٹنگ سے گھر پہنچتے ہی ہاسپیٹل سے کال آگئی اور وہ ان کو اتار کر گیٹ سے ہی واپس پلٹ گیا۔ چار گھنٹے لگاتارایمر جنسی میں گزار کر وہ اب اپنے روم میں آیا تھا۔ تھکن سے اس کا برا حال تھا۔ بیڈ کی پشت سے سر ٹکاتے اس نے آنکھیں موندیں تو ملائکہ کا ہنستا ہوا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے آ گیا۔چہرے پر مسکراہٹ ابھری اور جیسے ثبت ہوکر رہ گئی۔ خوشی سے اس کا دل بھنگڑے ڈالنے کو چاہ رہا تھا اس نے یہ خوشخبری سب سے پہلے ڈاکٹر اصیفہ کو سنائی تھی جو دل سے اس کی خوشی میں خوش تھیں۔ حسنان

نے سوچ لیا تھا کہ ملائکہ سے پہلے کوئی بات نہیں کرنی۔

جو کچھ بھی بتانا ہے وہ شادی پر ہی بتائے گا وہ چاہتا تھا

کہ ملائکہ شادی تک کا وقت آرام اور سکون سے گزارے ۔

زندگی کی شروعات وہ نئے احساسات سے کر سکے دل میں

اس کو ہمیشہ خوش رکھنے کا عہد کرتا پرسکون ہو گیااسے

لگا جیسے ملائکہ کے تصور نے اس کی ساری تھکاوٹ ختم کر دی تھی۔

بھابھی ۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔"اتنے تھوڑے دن ہی سمجھ نہیں آرہی تیاری کیسے کریں گے

خدیجہ بیگم ، بیگم منور کے پاس بیٹھی پریشانی سے کہہ رہی تھیں۔

میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔۔۔ دس دن کا وقت ہے صرف "

اور سب کچھ خریدنے والا ہے کچھ سامان تو میں نے بنا لیا تھامگر زیادہ تر

۔"خریداری رہتی ہے۔۔۔۔۔

-"کونسی خریداری رہتی ہے۔۔۔۔"

علی صاحب مدحت بیگم کے ساتھ اندر آ رہے تھے جب ان کے کانوں میں یہ الفاظ پڑے۔

بھائی صاحب آیئے۔۔۔ بیٹھئے۔۔۔ آجائیں بھابھی۔۔۔۔ بیگم منور نے کھڑے ہو کر تعظیم میں کہا۔

-"ہم بچیوں کی شاپنگ کی بات کر رہے تھے۔۔۔"

خدیجہ بیگم بولیں تو علی رضوی نے ناراض نظروں سے بھابھی اور بہن کو دیکھا۔

کچھ نہیں خریدیں گی آپ۔۔۔۔۔ ملائکہ ہماری بیٹی ہے وہ"

جانے اور ہم۔۔۔۔۔۔ آپ بس اس کو رخصت کرنے کی تیاری

کریں۔۔۔۔۔۔ کسی چیز کی پریشانی لینے کی کوئی ضرورت

نہیں۔۔۔ اس کی ضرورت کی ہر چیز ہم خود بنائیں گے اور

بے فکر رہیں۔۔۔۔ میں نے اس کے بیڈ روم کے لیے سارے

فرنیچر کا آرڈر دے دیا ہے جب فرنیچر آئے گا تو ملائکہ

خود اپنے حساب سے روم ڈیکوریٹ کروا لے گی ۔۔۔۔۔۔مدحت

کے ساتھ جاکر آپ ریڈی میٹ کپڑے دیکھ لیجئے گا بلکہ آپ

بچیوں کو ساتھ ہی لے کر جایئے گا تاکہ وہ اپنی پسند سے سب خرید

لیں ۔۔۔"۔

۔ علی رضوی صاحب کی بات پر بیگم منور رو دیں۔ ان کو

منور صاحب کی شدت سے یاد آئی جنہوں نے بیٹی کی

شادی کے لئے ڈائری میں ایک لمبی لسٹ اپنے ہاتھوں سے

تیار کی تھی۔۔ ان کا خیال تھا کہ بیٹی کو ہر وہ چیز دیں

جو اس کی آئندہ زندگی میں اس کے کام آئے ۔خدیجہ بیگم

اٹھ کر ان کے قریب آئیں اور بہت محبت سے ان کے آنسو

صاف کرتے گلے سے لگایا مدحت بیگم بھی اٹھ کر ان کے

پاس آ چکی تھیں اور دونوں مل کر ان کی دلجوئی کرنے لگ گئے۔

-"سر ۔۔۔۔باہر آپ سے کوئی صاحب ملنے آئے ہیں۔۔۔ "

چوکیدار نے رسیور اٹھا کر اندر اطلاع دی تو علی رضوی

صاحب نے اس کو ڈرائنگ روم میں بھیجنے نے کا کہا اور

رسیور رکھ کر ڈرائنگ روم کی طرف آگئے ۔ چند لمحوں بعد

ایک خوش شکل نوجوان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ۔

اس کی چال میں مضبوطی تھی اور جسمانی لحاض سے بھی خاصا مضبوط

دکھائی دیتا تھا۔

-"فرمایئے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں ۔"

اس سے ہاتھ ملا کر غور سے اس کا ہاتھ دیکھا۔ عام آدمی

کی نسبت اس کے ہاتھ کی گرفت خاصی سخت تھی۔ انہوں

نے اسے صوفے کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اس کے مقابل

بیٹھ گئے۔

میرا نام شاہ زمان ہے۔۔۔۔۔ میں پولیس کی سپیشل برانچ سے"

۔"ہوں۔۔۔۔

۔عارب نے اپنے آفیشل نام سے تعارف کروایا جو خاص موقع پر یوز کرتا تھا۔

اس کا حلیہ بھی قطعی مختلف تھا۔۔

"سعدین علی رضوی آپ کا بیٹا ہے ۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔اس بات پر علی رضوی صاحب چونکے ان کے چہرے پر اضطرابی کیفیت چھا گئی۔

۔"جی میرا ہی بیٹا ہے کیوں خیریت ۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ۔ "

انہوں نے پریشانی سے دریافت کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اس نے فیکٹری میں ایک سپیشل"

جوتا تیار کروایا اور جس کاریگر سے یہ جوتا تیار کروایا گیا تھا اس کو قتل

"کر دیا گیا تھا ۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟۔۔۔کون سا اسپیشل جوتا ۔؟۔۔۔"

یہ تو مجھے پتا چلا تھا کہ ایک کاریگر کا قتل ہو گیا تھا "

مگر وہ فیکٹری میں قتل نہیں ہوا تھا ۔۔۔صبح گھر سے آتے

ہوئے راستے میں اس کو قتل کیا گیا تھا ۔۔۔۔۔اس بات کا میرے بیٹے کا

۔"کیا تعلق ۔۔۔

علی صاحب پریشانی سے بولے۔

سر۔۔۔۔۔ ہمیں پتہ چلا ہے کہ یہ جوتا کسی خفیہ سرگرمی کے لیے "

۔"بنوایا گیا ہے۔۔۔۔

کچھ سوچ کر بولتے ہوئے وہ اصل بات گول کر گیا۔

اس جوتے کو بنوانے کے لیے آپ کے بیٹے سعدین نے کافی "

بھاری رقم لی تھی ۔۔۔۔جس کا ریکارڈ اس کے بینک میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

موجود ہے۔ ۔۔۔۔مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کا

بیٹے کا ایک غنڈے کے ساتھ تعلق ہے۔۔۔۔ہم ضروری پوچھ

گچھ کے لیے اس کو ساتھ لے کر جانا چاہتے ہیں۔۔"

عارب نے اصل بات سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"

میں اس کو عاق کر چکا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ وہ کہاں ہے میں نہیں "

جانتا۔۔۔۔۔پچھلے کچھ مہینوں سے میرا اس سے کوئی رابطہ

نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری طرف سے آپ کو پوری اجازت ہے اگر وہ

کسی غلط کام میں ملوث ہے تو آپ بے شک اس کو گرفتار کر لیں

۔۔۔۔"۔

علی رضوی صاحب نے دل پر پتھر رکھ کر کہا ہاں یہ سچ

تھا کہ وہ ان کا خون تھا مگر وہ اپنے خون کو کبھی بھی

اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے آزاد نہیں چھوڑ

سکتے تھے۔

سر مجھے آپ کا جذبہ اچھا لگا۔۔۔۔۔۔۔ سب کو آپ کی طرح "

ہی سوچنا چاہیے ۔ ۔۔۔۔۔اگر ایسا ہو تو پاکستان سے سے

جرائم کا خاتمہ ہوجائے مگر افسوس کہ ہمارے ہاں والدین

اپنی اولاد کو سدھارنے کے بجائے ان کے جرم پر پردہ ڈال کر

-"ان کو مزید شہ دیتے ہیں۔

عارب کی جذباتی بات پر رضوی صاحب نے سر ہلا کر تائید

کی آپ جوس لیں کچھ دیر پہلے ملازم جوس رکھ کر گیا تھا ۔

سر آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے میرے ساتھ تعاون کیا آپ مجھے "

-"اجازت دیں۔۔۔

کھڑے ہو کر ان سے ہاتھ ملاتے عارب نہایت خوش دلی سے

بولا۔رضوی کا لب و لہجہ بہت پسند آیا تھا۔

وہ ڈرائنگ روم سے باہر نکلا تو سامنے ہی گھاس پر واثقہ سر جھکائے کتاب پڑھنے میں مشغول تھی ۔ گول مٹول چہرے پر بلیک فریم کی گلاسز لگائے وہ انتہائی کیوٹ لگ رہی تھی۔ اس کا سارا دھیان کتاب میں تھا جو وہ گھٹنوں پر رکھے چن ہاتھ پر ٹکائے پڑھ رہی تھی۔عارب نے حیرت سے اس کو دیکھا جسے ارد گرد کی خبر نہیں تھی ۔عارب اسے دیکھتا سر جھٹک کر باہر نکل گیا ۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ کبھی خود کو صنف نازک کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دے گا مگر اب اسے اپنا یہ وعدہ ریت کی طرح محسوس ہو رہا تھا خاموش دھڑکنوں میں عجیب سا ارتکاز پیدا ہوا تھا کہ اس کا دل ایک نئ لی پر تھرکنے لگا ۔ اپنے آپ کو

سنبھال عارب شاہ زمان اور انسانوں کی طرح اپنے کام کی

طرف دھیان دے ۔ اپنے آپ کو ڈبٹتا گاڑی میں بیٹھا اور اور گاڑی

سٹارٹ کر دی۔

علی رضوی صاحب نے اندر جا کر سارا واقعہ مدحت بیگم

کے گوش گزار کر دیا انہیں سعدین سے اس بات کی امید

نہیں تھی۔

بچپن سے انہوں نے اولاد کو رزق حلال کی تربیت دی تھی مگر کہاں

چوک ہوئی وہ نہ جان سکیں ۔

میرا خیال ہے بیگم کے اب آپ اپنے اس ناخلف اولاد کے لیے رات"

۔"کو آنسو بہانا چھوڑ دیں ۔۔۔

علی رضوی صاحب دل گرفتگی سے بولے۔ اپنی لائق فائق .

اولاد کے ایسے سے کارنامے سن کر ان کا دل خون کے آنسو

رو رہا تھا ابھی تو اس کا پہلا دیا گیا زخم بھرا نہیں تھا کہ۔ نیا زخم لگ

گیا ۔

ماما ۔۔۔۔۔میں نے کئی بار نوٹ کیا ہے کہ بڑی امی مجھ سے کھینچی"
۔"کھینچی رہتی ہے۔۔۔۔

۔ ان کی گود میں سر رکھے ملائکہ دل گرفتگی سے بولی۔

جب سے سعدین نے اسے طلاق دی تھی اس کے بعد سے

اس نے کئی بار محسوس کیا تھا کہ بڑی امی اب اس کو

پہلے کی طرح پیار نہیں کرتی بلکہ اس کی طرف دیکھنے

سے بھی گریز کرتی تھی اور یہ بات ملائکہ کو شدید دکھ سے دو چار کر
رہی تھی ۔

ہالہ اور واثقہ کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو کافی حد تک

سنبھال چکی تھی مگر اس کا حساس دل چھوٹی سی بات

کو بھی فورا محسوس کر لیتا تھا ۔حسنان کا رویہ اس کے

ساتھ ساتھ نارمل تھا فی الحال اسے اس کی طرف سے کوئی مسئلہ نہیں تھا ۔

اس نے دل میں کئی بار سوچا کہ حسنان نے نہ جانے کیسے اپنے بھائی کی طلاق یافتہ بیوی سے شادی کا فیصلہ کیا ہوگا مگر پھر حسنان کے اچھے رویے کو دیکھ کر اور تایا ابو کی محبت کے سامنے اس نے سر جھکا دیا ۔باہر کی دنیا کے حالات بھی وہ بہت اچھی طرح جانتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری جان۔۔۔ تم فضول مت سوچو ۔۔۔۔یہ تمھارا وہم ہو سکتا ہے۔۔۔ جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا نہ ہو ۔۔۔"۔

بیگم منور نے اس کا دل صاف کرنا چاہا ۔ ملائکہ نے اثبات میں سر ہلایا اور خاموشی سے واپس آنکھیں موندھ لیں وہ اس وقت بیگم منور کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی ۔

ماں کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اکثر ہی

ان کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی اور اس وجہ سے وہ

کوشش کرتی کہ ان کے ساتھ کوئی ایسی بات نہ کرے جس

کی وجہ سے وہ وہ پریشان ہوں۔ اب بھی اس کے منہ سے

پھسل گیا تھا اس لئے وہ بات کو جاری رکھنے کے بجائے چپ ہو گئی۔

تم یہاں پر مزے سے لیٹی ہوں۔۔۔ شاپنگ کے لیے نہیں"

جانا ۔۔۔۔ ایک تو اتنی محنت سے میں نے حنان کو راضی کیا

ہے لے کر جانے کے لیے اور آپ میڈم ابھی تک تیار ہی نہیں

ہوئی۔۔۔"۔

ہالہ اندر داخل ہوئی اور زور و شور سے شروع ہوگئی۔

اے بہن ذرا بریک لگاؤ ۔۔۔۔۔۔۔ تم کیا نان سٹاپ شروع ہو"

جاتی ہو ۔۔۔ذرا حوصلہ رکھو۔۔ نہ بازار کہیں جا رہا ہے اور نہ ہی

حنان۔۔۔"۔

ملائکہ اس کے پاس جا کر ہنستے ہوئے اس کے گال کھینچ کر بولی۔

ملائکہ ایک تو تم نے میرے دونوں گال کھینچ کھینچ کر لٹکا دیے "

۔"ہیں۔۔

۔ اس کے ہاتھ پر ہٹاتی ہالہ خفگی سے بولی۔

ہائے میں صدقے میں واری جاوں اپنی چھوٹی سی جان پے۔"

تمہیں کس نے کہا کہ تم اتنے خوبصورت گال لٹکا کے

پھرو ۔۔۔۔۔ جیسے ہی تم سامنے آتی ہو میرا دل چاہتا ہے کہ

تمہارے گال کھینچ کر مزید لال کر دوں۔۔۔۔۔۔۔ اب تم میرے لیے

۔"اتنا بھی برداشت نہیں کر سکتی ۔۔

ملائکہ ایک بار پھر اس کا گال زور سے کھینچتے ہوئے بولی ۔

ہالہ بہت زور سے چیخیں۔

خبر دار جو تم نے اب میرے گالوں کو ہاتھ لگایا میں نے "

تمہیں گدگدی ک تو پھر تمہارا کیا حال ہوگا یہ تم اچھی طرح جانتی

ہوں۔۔۔"۔

۔ ہالہ نے اس کو دھمکی دی ۔ وہ جانتی تھی ملائکہ کو شدید قسم کی گدگدی ہوتی ہے۔

اب چھوڑو ساری باتیں ۔۔۔جلدی سے تیار ہو جاؤ چھوٹی"

مامی آپ بھی اٹھیں۔۔۔۔ آپ بھی ہمارے ساتھ جا رہی ہیں ۔

گھر بیٹھ کے آپ نے کیا کرنا ہے۔۔ ہمارے ساتھ گھومے پھرے

گئی تو اس بوریت سے باہر نکلیں گی آپ کی صحت پر بھی اچھا اثر پڑے

گا۔"۔

بیٹا میں تم لوگوں کے ساتھ جا کر کیا کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔ تم لوگ "

جاؤ آرام سے اپنی شاپنگ کرو۔۔"۔

بیگم منور نے نرمی سے انکار کیا ۔اس وقت ان کا دل نہیں

چاہ رہا تھا کہیں بھی آنے جانے کو این جی او سے وہ کب

کی ریٹائرمنٹ لے چکی تھیں۔ اس لیے وہ اب گھر میں ہی ہوتی تھی ۔

-"چھوٹی مامی۔۔۔ پلیز ۔۔۔"

ہالہ ان کے قریب آ کر دونوں ہاتھ ان کے گلے میں ڈال کر لاڈ سے بولی۔ تو ان کو اس کی بات سنتے ہی بنی کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ ہالہ اب نہیں ٹلنے والی ۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب شاپنگ کے لئے نکل گئے تھے ۔مال میں پہنچتے ہی واثقہ کو بک شاپ نظر آگئی ۔ وہ ان سب کو ہاتھ ہلاتی سیدھی اس شوپ میں گھس گئی۔ کتابوں کو الٹ پلٹ کر دیکھتی نہ جانے کیسے ریک سے ٹکرائی کہ سارا ریک ہی زمین بوس ہوگیا۔

ریک کے پیچھے کھڑے عارب نے تیزی سے ہٹ کر اپنے آپ کو بچایا ورنہ اس وقت خود بھی کتابوں کے ڈھیر میں میں چھپا ہوا ہوتا ۔

واثقہ گھبراہٹ کے مارے وہیں کھڑی کانپنے لگی۔

شاپ کیپر تیزی سے ان کے پاس آیا۔

۔"سوری بھائی مجھے نہیں معلوم یہ کس طرح گرگیا ۔"

واثقہ گھبرا کر بولی ۔

میم آپ کی غلطی نہیں ۔۔۔۔۔ اصل میں ریک ایک سائیڈ سے"

۔"ٹوٹ گیا تھا مگر اس کو ٹھیک کروانے کا وقت نہیں ملا ۔

اس شاپ کیپر کی بات سن کر واثقہ کچھ پر سکون ہوئی۔

عارب نے سرسری نگاہ ڈالی اور چونکا۔اس کی کلائی میں

پہنی گھڑی وہ پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔مگر اب کنفیوز تھا

کہ یہ وہی لڑکی ہے کیونکہ وہ مکمل نقاب میں تھی۔

محترمہ۔۔۔ کیا آج سارا وقت یہاں پہ ہی لگا دیے گی یا کسی"

دوسری شاپ کو بھی رونق بخشے گی۔ سب تمہارا ویٹ کر رہے ہیں

۔"۔۔

۔حنان اس کو لینے آیا تو خفگی سے بولا اس کی آواز سن کر عارب نے سر اٹھا کر دیکھا اور فورا پہچان گیا۔

حنان کی بھی نگاہ اس پڑ چکی تھی۔

۔"سر آپ یہاں۔۔۔ "

۔حنان نے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کیا۔

۔" جی بس کچھ بکس چاہیے تھی وہی لینے آیا تھا"

۔حنان نے اس کے سکول میں چند غریب بچوں کو داخل کروایا تھااور ان کی سالانہ فیس بھی اپنے ذمے لی تھی اس کے علاوہ ان کی کتابوں اور یونیفارم کا خرچ بھی حنان خود اٹھاتا تھا ۔ اس وجہ سے عارب اس کو بہت پسند کرتا تھا۔ اس اسکول میں کافی تعداد میں ایسے بچے پڑھتے تھے

تھے جن کے والدین ان کی فیس نہیں ادا کر سکتے تھے ۔ ان

بچوں کے لئے عارب نے معمولی سی فیس رکھی تھی اس کے

علاوہ کتابیں اور یونیفارم ان کے لیے فری سکول سے

دستیاب تھا معمولی فیس لینے کا مقصد بھی صرف اتنا تھا

کہ بچوں کو یہ باور کروایا جا سکے کہ ان کے والدین ان کے لئے کتنی

محنت کر تے ہیں۔

۔" آپ کو سیکنڈ پرنسپل کی تلاش تھی کیا وہ مسئلہ حل ہو گیا"

۔حنان یاد آنے پر اس سے پوچھنے لگا کینکہ عارب اس کو

آفر کر چکا تھا مگر وہ اب فیکٹری جاتا تھا اس لیے اس نے معذرت کر لی

تھی

۔پہلا سیکینڈ پرنسپل گھریلو پریشانی کی وجہ سے جا چکا تھا ۔

کوئی ایسا بندہ نہیں ملا جو میرے مطابق ہو ۔ میں جب"

تک پوری طرح مطمئن نہیں ہوگا ایسے ہی سکول کسی کے حوالے نہیں کر سکتا ۔"

" عارب نے اس کو بتایا تو حنان نے ایک نظر اس کو دیکھا۔

میرے پاس آپ کے مسئلے کا حل ہے۔۔۔۔۔ آپ میری ان کزن"

پلس بہن کا انٹرویو کر لیں اور اگر آپ مطمئن ہوتے ہیں تو یہ آپ کا سکول بہت اچھے سے سنبھال لیں گی۔۔"

۔حنان نے واثقہ کو دیکھ کر کہا کیونکہ وہ اس سے جاب کے لیے کہہ چکی تھی ۔

واثقہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی ۔عارب کی کھوجتی ہوئی نظریں اس کو پریشان کر رہی تھیں۔

" چلیں۔۔ اگر ابھی آپ کے پاس وقت ہے تو ہم کیفے میں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں ورنہ آپ ان کو میرے آفس لے آئے گا۔"

عارب نے اطمینان سے کہا ۔

آپ ابھی بات کر سکتے ہیں کیوں کہ میری فیملی ایک "

لمبی پروگرام کے تحت شاپنگ کے لیے آئی ہے اور یہ میڈم

کتابوں کی شوقین شاپنگ چھوڑ کر بکس خریدنے آگئیں

۔" تھی اور اپنی مطلوبہ بکس خرید بھی چکی ہیں

۔ اس کے ہاتھ میں کتابیں دیکھ کر حنان نے اندازہ لگایا ۔

"

۔"میں نے ابھی پیمنٹ کرنی ہے۔۔"

واثقہ ذرا غصے سے بولی ۔

میں تمہیں اپنا کریڈٹ کارڈ ہر گز نہیں دوں گا ۔۔۔۔۔۔پچھلی بار بھی"

۔"تم نے اتنی مہنگی کتابیں خرید لی تھیں ۔

حنان نے فوراً انکار کیا۔

۔"تمہیں ضرورت بھی نہیں میں اپنا کارڈ لے کے آئی ہو"

۔ واثقہ دبی آواز میں غرائی ۔اس کی یہ حرکت عارب سے مخفی نہیں رہ سکی۔وہ دل ہی دل میں مسکرایا ۔

واثقہ کتابیں لے کر بک پیمنٹ کے لیے چل دی ۔

آپ ویٹ کریں میں بل دے کر آیا۔

حنان عارب کو کہہ کر تیزی سے اس کے پیچھے گیا اور اس

کے پہنچنے سے پہلے ہی کاونٹر پر جا کر اپنا کارڈ دیا اور اس کی کتابوں کی

پیمنٹ کاٹنے کا کہا ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واثقہ نے اطمینان سے ساری کتابیں کاونٹرپر رکھی اور ایک

منٹ کہہ کر واپس بک ریک کی طرف گئی اور تین چار کتابیں مزید اٹھا

کر لے آئی۔

حنان نے اس کو گھور کر دیکھا۔عارب نے اپنی بے ساختہ امڈنے والی

مسکراہٹ کو رخ موڑ کر چھپایا۔

۔" یہ تمہاری سزا کے طور پر ہے ۔"

واثقہ ہلکا سا ہنستے ہوئے بولی۔ اس کی ہنسی کی آواز

اتنی مدھر تھی کہ عارب کو لگا جیسے کانوں میں نرم سی

آواز نے رس گھول دیا ہو ۔ عارب اس کو پہچان چکا تھا بے

شک اس نے سرسری سی نگاہ سے اس کو دیکھا تھا مگر

ایک آفیسر کی نگاہ عام آدمی کی نسبت خاصی تیز ہوتی ہے۔

کچھ ہی دیر میں وہ تینوں ٹی ہاوس میں بیٹھے تھے ۔عارب

نے پہلے چائے کا آرڈر دیا مگر واثقہ نے منع کردیا کیونکہ وہ

یہاں نقاب نہیں اتار سکتی تھی۔عارب نے اس سے چند

ضروری باتیں پوچھیں اور پھر الٹے سیدھے سوال کر کے

اس کا کانفیڈنس لیول چیک کیا۔اس کے الٹے سوال پر واثقہ

نے جس طرح غصے سے ری ایکٹ کیا تھاعارب دل ہی دل

میں ہنسا مگر چہرے پر ہنوز سنجیدگی طاری تھی

ٹھیک ہے حنان۔۔ آپ کزن قابلیت کے لحاظ سے سیٹ کے "

لیے بہت موزوں ہے۔ مجھے ایسی ہی ورکر چاہیے جو میرے

۔"پیچھے سے سکول کو ٹھیک طرح سے سنبھال سکے۔

پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد عارب نے حنان کو کہا تو

واثقہ دل ہی دل میں خوش ہو گئی کیونکہ اس کی دلی مراد پوری ہونے

جارہی تھی ۔

تم لوگوں نے اتنی دیر لگا دی۔۔۔۔ ہم اپنی آدھی شاپنگ کر چکے"

۔"ہیں۔۔۔۔

ان کو آتے دیکھ کر ملائکہ ان پر چڑھ دوڑی۔

"میں تمہاری اس کزن کی جاب پکی کروانے بیٹھ گیا تھا۔ "

حنان نے کہا تو سب نے اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا ۔

چچی ماں ۔۔۔۔۔میں نے آپ کو فاطمہ پبلک اسکول کے متعلق"

بتایا تھا ۔۔۔اس کے پرنسپل مجھے یہاں مل گئے۔۔ انہیں

سیکنڈ پرنسپل کی ضرورت تھی بس وہی میں نے ان سے

واثقہ کے لیے بات کی اور انہوں نے ٹی ہاؤس میں بیٹھ کر

اس کا انٹرویو لیا اور مبارک ہو آپ کی یہ لاڈلی سیکنڈ

-"پرنسپل کاعہد ہ لینے میں کامیاب ہوگئی ہے۔۔۔

ہالہ نے بتایا تو سب ہی خوش ہو گئے۔

لو جی اب تو ٹریٹ پکی ہے۔۔۔ شاپنگ کے بعد میڈم ہمیں پیزا "

-"ہٹ سے پزا کھلائی گی۔۔

۔ہالہ نے فورا ہی فرمائش کی۔

تم لوگ تو مجھ سے اس طرح ٹریٹ مانگ رہے ہو جیسے"

مجھے ابھی تنخواہ ملی ہو۔۔۔"۔واثقہ نے منہ بنایا۔

تمھارے کریڈٹ کارڈ میں جتنے پیسے ہیں وہ کم سے کم"

۔"تمھاری ایک سال کی تنخواہ سے زیادہ ہی ہو گے۔۔۔

ہالہ نے طنز کیا۔

ہاں تو میری حق حلال کی کمائی ہے جو ان انگریز کی اولادوں کو پڑھا "
۔"کر کمائی تھی۔۔

۔واثقہ نے زرا غصے سے کہا۔۔

۔"پتہ ہے۔۔۔ پتہ ہے ۔۔زیادہ رعب ڈالنے کی ضرورت نہیں ۔"

۔ہالہ چلکی۔

او ہو ۔۔۔تم دونوں نے کیا بحث شروع کر دی ہے۔۔اگر تمھیں"

پزا کھانا ہے تو میرا کریڈٹ کارڈ اور والٹ حاضر ہے ۔۔جتنے مرضی
۔"پزے کھاو۔۔۔

حنان جو قدرے ہٹ کر ہالہ کے قریب کھڑا تھا ہلکی گھمبیر آواز میں
بولا۔ہالہ کا چہرہ سرخ ہوا۔

۔"تمھیں کیا ہوا ہے یہ بیربیوٹی کیوں بن رہی ہو۔۔"

ملائکہ کی نظر پڑی تو حیرانگی سے پوچھنے لگی ۔حنان نے فورا اپنا رخ موڑ کر دوسری طرف کیا۔

"خوامخواہ تمھاری آنکھیں خراب ہیں ۔۔اب چلو مجھے ابھی واک کے لیے جوگر لینے ہیں۔۔مما نی بھی آگئی ہیں فازر کے ساتھ۔۔۔"

ہالہ کی نگاہ پڑی تو سامنے ہی بیگم منور فازر کے ساتھ آرہی تھیں۔

"ہاں چلو ۔۔۔اگر ہم کھڑے رہے تو پھر تو ہوگی ہماری شاپنگ ۔۔"

اس نے آگے کی طرف قدم بڑھائے تو سب اس کی تلقید میں چل پڑے ۔

شاپنگ مکمل کرنے کے بعد بھوک سے سب برا حال تھا اس لیے حنان سب کو قریب موجود پیزا ہٹ لے آیا جہاں پردے کا مکمل انتظام موجود تھا ۔

"داد خان تمہاری وجہ سے وہ لڑکا ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے ۔۔۔"

قادر خان اس پر برس رہا تھا۔اس کے ذہن میں نئ خرافات نے جنم لیا وہ اس طرح کی مزید جوتے بنا کر ان میں ہیروئن سمگل کرنا چاہتا تھا مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔اسے پتہ چلا تھا۔جس نے یہ جوتے بنائے تھے اس کا کچھ دن پہلے قتل ہوگیا ۔اس کو کس نے قتل کیا یہ بات کوئی نہیں جان سکا تھا وہ چاہتا تھا کہ سعدین کے ذریعے کسی دوسرے کاریگر سے اپنے لئے ویسے ہی جوتے بنواے مگر اپنے پلان کی ناکامی پر وہ غصے سے پیچ و تاب کھا رہا تھا۔

ہم نے تو ہر طرح سے اس پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔"

ہمارے آدمیوں سے نہ جانے کس وقت چونک ہوئی اور وہ نکل گیا۔۔۔"۔

داد خان نے اپنی صفائی پیش کرنی چاہی۔

تم حرام خوروں کو میں کس لئے اتنا کھلاتا ہوں۔۔۔۔ تم "

۔"لوگوں کی وجہ سے وہ میرے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔

قادر خان غصے میں دھاڑا۔

میری نظروں کے سامنے سے دفعہ ہو جاو۔ "

قادر خان نے اس کو دھکا دیتے ہوئے کہا اور خود گلاس پر گلاس چڑھا کر اپنے غصے کو ٹھنڈا کرنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

سعدین اپنا بزنس کافی حد تک سیٹ کر چکا تھا اس کے

پاس بزنس ویزا تھا اس لیے اس نے امپورٹ ایکسپورٹ کے

کام کو ترجیح دی تھی اپنے سامان کی پہلی کنسائنمنٹ آج

لے کر جانی تھی یہ کنسائنمنٹ بہت بڑی نہیں تھی مگر بہت

چھوٹی بھی نہیں تھی اس میں زیادہ تر میک اپ کا سامان اور ہیر اسیسریز

تھیں۔

کسائنمنٹ کے ساتھ سعدین خود بھی جا رہا تھا تاکہ اپنی

نگرانی میں سامان ان کے حوالے کرے اور اس کا ارادہ وہاں

سے کچھ سامان امپورٹ کرنے کا بھی تھا جس کی یہاں پر

زیادہ مانگ تھی یہ سروے اس نے شائل کے ساتھ مل کر

ایک ہفتے میں مکمل کیا تھا کہ کس ملک میں کون سی

چیزیں ایکسپورٹ کی جاتی تھی۔ میری جان پیچھے سے

آفس کا دھیان رکھنا کسی اور کمپنی کی طرف سے کوئی

آرڈر آیا تو خود دیکھ لینا اس کام کو کس طرح کرنا ہے

مجھے امید ہے کہ تم مجھے مایوس نہیں کروگی۔ سعدین

جانے سے پہلے اس کے پاس آیا اس کے ماتھے پر بوسہ دے

کر کہا ۔شائل نے جوابا اس کویقین دہانی کروائی تو وہ

مسکرا کر خداحافظ کہتا بیگ اٹھا کر باہر نکل گیا شمائل

واپس آ کر کرسی پر بیٹھی اور سامنے پڑی فائل اٹھا کر

دیکھنے لگ جس میں آج جانے والی کنسائمنٹ کی ساری ڈیٹیل موجود

تھی۔

اللہ کے نام پہ دے دو ۔۔۔اللہ تمہارا بھلا کرے۔۔۔ میں نے چار"

۔"دن سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گندے حلیے والا فقیر جس کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے

ہوئے تھے۔ لڑکھڑاتا ہوا سیدھا اندر داخل ہوا سامنے موجود کرامت ٹوکا

اور اس کے بندے تیزی سے کھڑے ہوئے۔

۔"کون ہو تم اور ایسے کیسے اندر داخل ہوگئے ۔۔۔ "

کرامت ٹوکے کا منظور خاص جیدا اس کے قریب آیا اور اسے پکڑ کر باہر

دھکیلا۔

۔"مجھے ٹھیک نظر نہیں آتا ۔۔۔۔۔۔دھکے نہ دو بابا کو۔۔۔۔۔"

فقیر غصے سے بولا ۔

چل بابا چل۔۔۔۔ زیادہ باتیں نہ بنا۔۔۔۔ نکل یہاں سے۔۔۔ ۔پتہ"

۔"نہیں کہاں سے آجاتے ہیں۔۔۔

منہ اٹھا کے جیدے نے اس کو بازو سے پکڑ کر دھکیلتے ہوئے کہا ۔

فقیر نے ہاتھ لہرا کر اندازہ کرنا چاہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی سے زمین کو ٹٹولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ کے نام پر کچھ کھانے کو تو دے دو۔۔۔۔۔۔۔ اللہ تمہارا بھلا"

۔"کرے گا۔

جیدے نے اس کو دروازے سے باہر نکالا اور دروازے کو کنڈی

لگا دی اس کے اندر جانے کے بعد فقیر نے اطمینان سے اپنا ڈنڈا اٹھایا

اور مسکراتا ہوا دوسری طرف چل پڑا۔

جس کام کے لئے آیا تھا وہ تو ہو چکا تھااندر کمرے میں وہ

چارپائی کے پاس گیا تھا اور چارپائی کا سہارا لیتے ہوئے

چارپائی کے نیچے کی سائیڈ پر مائیکرو ٹریسر لگا کر آیا

تھا جس سے کمرے میں موجود سب کی بات چیت صاف

آسانی سے سن سکتا تھا کچھ دور جا کر ایک ٹوٹے پھوٹے

گھر کے اندر گیا اور وہاں جاکر اپنا حلیہ درست کرکے واپس

باہر نکلا اب وہ پینٹ شرٹ میں موجود ایک شاندار نوجوان

تھا اور یہ عارب شاہ زمان تھا جو آرام سے اپنا کام کر کے

واپس آ چکا تھا ابھی تک وہ جوتے کا جوڑا کرامت ٹوکا کے

پاس تھا اس کا موبائل ہیک کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں

ہوا اس لئے عارب نے یہ رسک اٹھایا تھا کیونکہ جہاں وہ

گیا وہ کرامت کا خاص اڈہ تھا اور اتفاق ہی تھا کہ جب وہ

اندر داخل ہوا تو آس پاس کوئی نہیں تھا۔پیچھے سے

کرامت ٹوکا نے ڈیوٹی والے بندوں کی خوبی پھینٹی لگائی

تھی جن کی وجہ سے وہ فقیر اندر داخل ہوا۔ان کے وہم و

گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہو چکا ہے ۔

۔"السلام علیکم سر۔۔۔۔۔۔"

عارب نے سامنے موجود کرنل طارق کو ادب سے سلام کیا ۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔برخودار یار بڑے دنوں بعد اپنی شکل دکھائی"

۔"ہے۔۔۔۔۔ کہاں مصروف ہو۔۔

کرنل صاحب انتہائی شفقت سے مخاطب ہوئے۔

بس سر ۔۔۔۔کچھ کاموں میں مصروف تھا۔۔۔آپ سنائیں۔۔۔ ماما کیسی "

۔"ہیں

عارب قریب موجود کرسی پر بیٹھتا ہوا مسکراتے ہوئے بولا ۔

-"ماما کی یاد آگئی ۔۔۔بڑی بات ہے۔۔۔"

کرنل صاحب نے طنز کیا

کرنل صاحب ۔۔۔آپ اپنے ہی بندے ہو کر ایسی باتیں کرتے"

ہیں۔۔ دل کو ٹھیس لگی ہے میرے ۔۔ٹوٹ کر کرچی کراچی ہوگیا ہے

"۔

عارب دل پر ہاتھ رکھ کر دکھی لہجے میں بولا کرنل صاحب نے ہنس کر

اس کو دیکھا۔

تم دن بدن لفنگے ہوتے جا رہے ہو۔۔۔ ۔ تمھاری ماما دن رات "

-" میری کلاس لیتی ہیں کہ میں نے تمہیں اس فیلڈ میں ڈالا

کرنل صاحب خوش دلی سے بولے ۔

دیکھیں کرنل صاحب ۔۔۔یہ بات تو سچ ہے کہ اس فیلڈ میں"

آپ نے مجھے ڈالا مگر اس سے بڑا سچ یہ ہے کہ میرا اپنا

شوق تھااور شوق کے بغیر تو کچھ بھی ممکن نہیں۔۔۔۔ مارے بندھے
کام کرنے کا کیا فائدہ ۔۔۔"۔

اس کا لہجہ مستحکم تھا کرنل صاحب کو فخر ہوا ان کی
اپنی تو کوئی اولاد نہیں تھی عارب کو انہوں نے اپنی بہن
سے لے کر پالا تھا اور انہیں اپنی پرورش پر فخر تھا عارب
ان کی نظر میں ایک ہیرا تھا جس کو تراش خراش کر انہوں
نے آج اس قابل بنایا تھا کہ وہ پاکستان کے سب سے بڑے
ادارے میں آفیسر کے طور پر کام کر رہا تھاآس پاس موجود
سب لوگ اس کو صرف ایک پرنسپل کے طور پر جانتے تھے اس لیے وہ
اطمینان سے ہر جگہ آتا جاتا تھا۔

کرنل صاحب میں جس کام کے لئے آیا ہوں اس پر بات ہو "
جائے ۔۔۔۔۔ مجھے ایک لڑکی پسند آگئی ہے۔۔۔۔۔ یوں سمجھیں کہ پہلی
نظر کی محبت ہے"۔

عارب شروع ہوا تو کرنل صاحب نے آنکھیں سکیڑ کر اپنے

سپوت کو دیکھا جو انتہائی ڈھٹائی اور بے شرمی سے اپنی محبت کی داستان

گوش گزار کر رہا تھا۔

اچھا تو میرے بیٹے کا بھاشن کدھر گیا ۔۔۔۔جس میں اس "

۔"نے ارادہ ظاہر کیا تھا کہ وہ کبھی بھی شادی نہیں کرے گا۔۔۔

کرنل صاحب کے لہجے میں شرارت تھی۔

بس کیا کریں۔۔ آپ کی ہونے والی بہو میرے دل و دماغ "

کواپنے قابو میں کر چکی ہے اور اب میں یہ فیصلہ لینے پر

مجبور ہوگیا ہوں کہ ان محترمہ کو اپنی زندگی میں شامل

کر لو ۔۔۔۔بس اس لیے آپ کے پاس درخواست لے کر حاضر ہوا

ہوں کہ آپ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر ان کے گھر

۔"ہو آئیں۔۔۔

عارب نے اطمینان سے کہا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ کرنل

صاحب اور ماما کی شدید خواہش تھی کہ وہ شادی کر لے

زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جب اللہ تعالی نے

ایک رشتہ بنایا ہے تو اس کو اپنی زندگی میں شامل کرنے میں کوئی قباحت

نہیں تھی۔

-"اب یہ تو بتانے کی زحمت کر لو کہ آخر وہ لوگ کون ہیں۔۔۔"

کرنل صاحب ذرا سنجیدہ ہوئے ۔

پاپا اے ایس فیکٹری کے مالک علی رضوی کی بھانجی ہے"

چند ماہ پہلے پاکستان آئی ہے ایم ایس سی گولڈ میڈل

کتابوں سے عشق ہے جب بھی ملیں کتاب میں سر دیے

یوں سمجھے کہ صرف دو بار میں نے آپ کی ہونے والی بہو کو دیکھا

ہے۔"-

او ہو ۔۔۔ دو بار دیکھا اور زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ بھی کر"
۔"لیا۔۔

کرنل صاحب نے اسے چھیڑا۔

جی پاپا ۔۔۔۔میں نے سوچا میں نے کونسا سالانہ پیپر دینے"
ہیں جو پہلے پورا سال کتاب پڑھو اور پھر بیٹھ کر نتیجے
کا انتظار کرو۔۔۔۔۔ اس لئے بس آپ کی ہونے والی بہو کو دو بار دیکھا
'اور فیصلہ کر لیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے سنجیدہ آواز پر کرنل صاحب کا قہقہ اتنا ہی اونچا تھا۔

ویل جنٹلمین۔۔۔ ہمیں آپ کا انداز پسند آیا اب آپ ہماری "
ہونے والے بہو کے گھر کا پتہ ہمارے ہاتھ پر رکھیں تاکہ ہم
آپ کی والدہ کے ساتھ جاکر آپ کے لئے ان کا ہاتھ بلکہ پوری کی
۔"پوری بہو مانگ کے لاسکیں ۔۔۔

کرنل صاحب نے اس کی شرارت کا جواب بھی شرارت سے ہی دیا ۔

جو حکم آپ کا ۔۔۔آپ امی جان سے بات کر لیجئے گا"

کیونکہ وہ خاصی ناراض ہوں گی۔۔۔ آخر میں نے آپ کو پہلے

اس سازش میں شریک کر لیا ہے۔۔۔ ان کی ناراضگی کا حق بھی بنتا

ہے۔۔"۔

عارب نے ہنستے ہوئے کہا تو کرنل صاحب نے مسکرا کر اس کی بات کی

تائید کی ۔

یہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں ۔۔۔میں آپ کی ماما کو راضی کر"

لوں گا بلکہ وہ ناراض تو ہوگی نہیں کیونکہ ان کا تو شروع

سے یہی خیال ہے کہ عارب اپنی مرضی کی لڑکی پسند کرے گا تو ہم

اس کی شادی کریں گے۔۔"۔

کرنل صاحب نے اس کو اس کی ماں کے خیالات سے آگاہ کیا تو ہنستا ہوا

سر جھکا گیا۔

آپ مجھے اجازت دیں ۔۔۔ایک چھوٹا سا کام کرنا ہے اس کے بعد"

۔"شام کو گھر پر آپ سے ملاقات ہوگی۔۔

عارب نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ان سے ہاتھ ملا کر باہر نکل گیا ۔کرنل صاحب آسودگی سے مسکراتے موبائل نکال کر بیگم کا نمبر ملانے لگے تاکہ انہیں بتا سکیں کہ ان کا لخت جگر اپنی قسم توڑ چکا ہے۔

۔"بھابھی۔۔۔ آج ہم آپ سے شادی کی تاریخ لینے آئے ہیں۔۔"

علی رضوی صاحب مدحت بیگم اور خدیجہ بیگم کے ساتھ ان کے گھر موجود تھے ۔

کلیم صاحب ان کے ساتھ تھے۔

بھائی صاحب۔۔۔۔ آپ مجھے پہلے بتا دیتے میں کچھ انتظام ہی کر لیتی۔۔۔"۔

بیگم منور نے پریشانی سے کہا ۔

بھابھی۔۔۔ آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں۔۔ ہمارا اپنا گھر ہے "

تو پھر آپ یہ غیروں والی بات کیوں کر رہی ہیں اور باقی رہ

گیا انتظام تو میں جمیلہ کو کہہ کر آئی ہوں کچھ دیر تک وہ چائے اور

دیگر لوازمات لے کر آ جائے گی ۔۔"۔

بیگم علی ان کے قریب بیٹھتے ہوئے کندھے پر ہاتھ رکھ کر

تسلی دینے والے انداز میں بولیں تو بیگم منور کی آنکھوں میں آنسو آگئے

ان کی محبت پر۔

"آپ لوگ جو مرضی تاریخ رکھ لیں۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔"۔

بیگم منور نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے روندھے ہوئے لہجے میں کہا ۔

میں نے سوچا ہے کہ اگلے جمعہ کو نکاح اور رخصتی رکھ

لیتے ہیں اور اتوار کو ولیمہ ۔ولیمے پر ہی حنان اور ہالہ کا

نکاح بھی ہو جائے گا ۔۔۔میرا تو خیال تھا کہ ان کی شادی

بھی ساتھ ہی کر دیتے مگر خدیجہ نہیں مانی اس کا ارادہ چند ماہ بعد

ہے۔۔"۔

علی رضوی صاحب نے تفصیلا بات کی۔

"ٹھیک ہے بھائی صاحب۔۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ویسے بھی ساری ضروری تیاری تو مکمل ہو چکی ہے۔۔

بی منور نے سادگی سے کہا۔

"حنان نے مہندی کا فنکشن سادگی سے کرنے کا کہا ہے اس کا خیال ہے کہ بے جا پیسہ ضائع کرنا کوئی عقلمندی نہیں اس لئے گھر میں ہی چھوٹا سا فنکشن ارینج کرکے اپنی خوشی پوری کرلی جائے ۔ آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں بلکہ آپ ملائکہ سے پوچھیے وہ کیا کہتی ہے اگر وہ بھی سادگی سے مہندی کرنے پر راضی ہے تو پھر ایسا ہی کرلیں گے لیکن اگر اسے دھوم دھام سے شادی کرنی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں بچیوں کا شوق ہوتا ہے اسے یہ نہ لگے کہ اب اس کا

-"باپ سر پر نہیں ۔جیسا وہ چاہے گی ویسا ہی ہوگا ۔۔

علی رضوی بات کرتے ہوئے آبدیدہ ہو گئے ۔

بھائی صاحب ۔۔۔۔آپ کی بات درست ہے ملائکہ کو بھی ہلا"

گلا پسند نہیں۔۔۔۔۔۔ وہ مجھے پہلے ہی کہہ چکی تھی کہ سب کچھ سادگی

-"سے ہونا چاہیے۔۔۔۔

بیگم منور نے انہیں آگاہ کیا۔

یہ تو اچھی بات ہے ۔۔۔۔۔۔چلیں پھر حنان اور فازر مل کر "

سب کچھ دیکھ لیں گے باقی آپ بچیوں سے پوچھیے ان کو

مہندی کے فنکشن کے لئے جو چیزیں چاہیے وہ حنان اور فازر

سے منگوا لیں۔ اس کے علاوہ اپنی دوستوں کوانوائٹ کرنا

چاہتی ہیں تو ان کو بھی بتا دیں کیوں کہ ہالہ کہہ رہی تھی

کہ اسے اپنی انگلینڈ کی کچھ دوستوں کو پاکستان بلانا ہے

اس سے کہیں کہ آج ہی ان کو پیغام دے تاکہ وہ شادی سے پہلے پاکستان آجائیں ۔آپ کا اوپر والا پورشن خالی ہے وہاں بچیوں کے رہنے کا انتظام آرام سے ہو جائے گابلکہ ایک ملازمہ اوپر کے لئے الگ ارینج کر دیتا ہوں جو بچیوں کے کام کرے گی شادی کے سو بکھیڑے ہوتے ہیں جمیلہ اور اس کی بہن دونوں گھر سنبھالتیں ہیں۔ بچیاں آئیں گی تو ان کے لئے الگ ملازمہ ہوگی تو ان دونوں پر بھی بوجھ نہیں بنے گا ۔بیگم آپ آج ہی جمیلہ سے کہیں کہ وہ ایک اور ملازمہ کا بندوبست کرے جو اس کے جاننے والوں میں سے ہوں ۔جتنے دن بچیاں یہاں رہیں گی وہ بھی یہیٔ رہے گی یہ بات آپ جمیلہ کو سمجھا دیجئیے گا۔

علی رضوی صاحب مدحت بیگم سے مخاطب ہوئے تو

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا ۔کچھ ہی دیر میں جمیلہ چائے لے آئی تھی انہوں نے اسے اوپر ملائکہ اور ہالہ کو بلانے کے لیے بھیجا فازر آج یونیورسٹی گیا ہوا تھا اس کی اہم کلاس تھی اور حنان فیکٹری میں تھا جبکہ حسنان ہمیشہ کی طرح ہاسپٹل میں مصروف تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔" ڈاکٹر حسنان۔۔۔۔۔ اس مریض کی فیملی بہت تنگ کر رہی ہے ۔"

جس نے اندر آ کر حنان کو مطلع کیا تو وہ اٹھ کر باہر آگیا ۔

آئی سی یو کے سامنے نے ایک آدمی اور ایک عورت موجود تھے جو دیہاتی لگ رہے تھے ۔

آپ نے کیا ہنگامہ مچایا ہوا ہے ۔۔۔آپ کا شور اندر موجود" ڈاکٹروں کو بھی پریشان کر رہا ہے۔۔ان کی توجہ ہٹے گی تو نقصان آپ کا ہی ہے۔۔۔"۔

حسنان قریب آ کر نرمی سے بولا۔

ڈاکٹر صاحب ۔۔۔۔یہ ہمیں ہمارے بیٹے سے ملنے نہیں دے "
رہی ہیں۔۔۔ ہم کب سے اس کی منتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ ۔ آپ
-"اس کو بولو ہمیں ہمارے بیٹے سے ملنے دے۔۔۔۔

وہ آدمی گڑگڑایا۔

دیکھیں۔۔۔۔۔ اس وقت آپ کے مریض کی حالت بہت خراب "
ہے۔۔۔ اس کو ایمرجنسی میں رکھا گیا ہے اور وہاں پر آپ کا
داخلہ منع ہے۔۔۔۔۔ آپ یہاں بیٹھ کر اس کی زندگی کے لیے
دعا کریں ۔۔ بلکہ آپ اس کا صدقہ دیں ۔۔تاکہ اللہ تعالی اس
کے سر پر موجود اس آفت کو دور کر دیں۔۔۔۔۔۔ آپ کے شور
کرنے سے کچھ نہیں ہونے والا ۔۔۔۔آپ کی دعا آپ کے بیٹے کو زندگی
-"کی طرف واپس لا سکتی ہے ۔۔۔

حسنان نے نہایت نرمی سے ان کو سمجھایا ان کا بیٹا گندم

میں رکھنے والی گولیاں کھا کر ہاسپٹل میں تھا اس کی

حالت خاصی تشویش ناک تھی بچنے کے چانسز بہت کم

تھے مگر ڈاکٹر اپنی پوری کوشش کر رہے تھے کچھ دیر پہلے

ہی حسنان آئی سی یو سے نکل کر اپنے روم میں گیا تھا

کیوں کہ مسلسل آٹھ گھنٹے سے ایمرجنسی میں ہی مصروف

تھاایک کے بعد مریض کی وجہ سے وہ سر نہیں اٹھا پایا تھا

ان لوگوں کو دوبارہ اطمینان دلاکر خودایمرجنسی کی طرف بڑھا تاکہ اس

لڑکے کو ایک نظر دیکھ سکے۔

سر اس کا بچنا بہت مشکل ہے۔۔۔۔ ہم نے مکمل ٹریٹمنٹ "

دیا ہے اب مزید کوئی انجکشن بھی نہیں دے سکتے۔۔۔۔۔۔۔

۔"اللہ تعالی ہی کوئی معجزہ دکھا دیں تو اس کی جان بچ سکتی ہے۔۔

ڈاکٹر کاشف نے اس کے اندر آنے پر آگاہ کیا ۔

میں جانتا ہوں ۔۔۔ہم نے تو اپنی پوری کوشش کرنی ہوتی"

ہے۔۔۔۔۔۔باقی زندگی اور موت تو اللہ تعالی کے ہاتھ میں

ہے ۔۔۔۔ہمارا کام پوری ایمانداری کے ساتھ مریض کی جان بچانا

ہے۔۔۔"۔

حسنان آہستہ آواز میں وہاں موجود نرسز اور ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر بولا

۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی اثنا میں لڑکے کی ہارٹ بیٹ ریٹ کم ہونا شروع ہوگیا

ڈاکٹر تیزی سے اس کی طرف بڑھے مگر چند ہی لمحوں بعد ہارٹ کی

لائن سیدھی ہوگئی۔

ڈاکٹر حسنان نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ باہر بیٹھے

اس کے ماں باپ کو کس طرح صبر کی تلقین کرے گا جن کا اکلوتا بیٹا

اس دنیا سے چلا گیا۔

نرسز کو ہدایات دے کر وہاں سے باہر آیا تو وہ دونوں میاں بیوی تیزی سے اس کے پاس آئے۔

"ڈاکٹر صاحب۔۔۔ اب ہمارا بیٹا کیسا ہے اس آدمی نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔"۔

"چاچا۔۔۔جس کی جتنی زندگی ہوتی ہے اس نے تو بس اتنا ہی جینا ہوتا ہے۔۔۔۔ آپ کے بیٹے کی بھی زندگی بس اتنی ہی تھی۔۔۔۔۔ ہم نے اپنی پوری کوشش کی مگر زہر اس کے پورے جسم میں پھیل چکا تھا۔۔۔۔۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم آپ کے بیٹے کو نہیں بچا سکے ۔۔۔"۔

حسنان سر جھکائے شرمندگی سے دکھی لہجے میں بولا اس لڑکے کی ماں وہی چکرا کر گر گئیں۔

حسنان نے فورا وارڈ بوائے اور نرس کو آواز دی۔ جب کہ وہ آدمی گم سم کھڑا رہ گیا۔

مجھے کیا پتا تھا ڈاکٹر صاحب کے اپنی چھوٹی سی"

خواہش کے پیچھے وہ اپنی زندگی ختم کر دے گا اس نے

مجھ سے موٹر سائیکل کی فرمائش کی تھی مگر میرے

پاس پیسے نہیں تھے تو میں نے اس کو سختی سے انکار کر

دیا اور اس نے میرے اس انکار کو اپنے دل پر لے لیا۔کچھ

عرصہ صبر کر لیتا تو میں جوڑ توڑ کر کے اس کو موٹر سائیکل لے دیتا

۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آدمی اب روتے ہوئے حسنان کو بتا رہا تھا۔

حسنان نے سے سر ہلایا آج کل کی نسل کچھ کرنے سے پہلے

سوچتی نہیں بس کر گزرتی ہے حسنان ان کو گلے لگا کر

تسلی دے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اس کے قدموں

میں شکستگی تھی کسی بھی مریض کی موت اس کو شدید

صدمے سے دوچار کرتی تھی تھی اس معاملے میں وہ اپنا دل سخت نہیں کر سکا تھا۔

"ڈاکٹر اصیفہ ۔۔۔پلیز آپ میری جگہ ڈیوٹی دے لیں میں کچھ دیر کے لئے گھر جا رہا ہوں ۔۔"۔

اصیفہ کو کال کر کے اس نے ہا سپٹل بلایا کیوں کہ وہ اب آرام کی شدت سے ضرورت محسوس کر رہا تھا۔

"وہ گھر آیا تو سامنے ہی ماما پاپا ہال میں بیٹھے تھے اس کو دیکھ کر دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ چمکی۔

آیئے ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔ دو دن بعد شکل دکھا رہے ہیں ۔۔۔۔اگر آپ کا یہی حال رہا تو یقینا شادی والے دن بھی آپ ہاسپٹل میں پائے جائیں گے۔۔۔"۔

علی رضوی صاحب شرارتی انداز میں اس سے بولے حسنان نے چونک کر ان کو دیکھا ۔

۔"کیا مطلب آپ کا۔ ۔۔"

فورا ہی پوچھا ۔

بیٹا جی ہم نے آپ کی شادی فکس کر دی ہے ۔۔۔۔۔اگلے جمعہ"

کو آپ کا نکاح پلس رخصتی اور اتوار کو ولیمہ ہے ۔۔۔آپ کو

بتانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے کمرے میں کارڈ پرنٹ ہوئے

پڑے ہیں۔۔۔۔۔ برائے مہربانی اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ

۔"وقت نکال کر جس کو بلانا چاہیں وہ کارڈ لکھ لیں۔۔

علی رضوی صاحب کالہجہ خوشگوار تھا حسنان ہلکا سا مسکرایا ۔

اس بات نے اسے خوشی دی تھی مگر وہ پہلے ہی بہت

افسردہ تھا اس لئے ٹھیک سے اپنی خوشی کا اظہار بھی نہیں کر سکا۔

بیگم مدحت نے اپنے بیٹے کو غور سے دیکھا انہیں لگا جیسے وہ خوش نہیں

ہوا۔

دل میں عجیب سا خیال اٹھاان کو لگ رہا تھا جیسے حسنان

زبردست شادی کے لیے راضی ہوا ہے حالانکہ کہ علی رضوی

صاحب ان کو بتا چکے تھے کہ حسنان نے اس رشتے کی

رضامندی خود دی ہے مگر وہ سمجھ رہی تھی کہ حنان نے

اپنے بھائی کے کئے گئے ظلم کا کفارہ ادا کرنے کے لیے ملائکہ

سے شادی کے لیے ہامی بھری ہے یہ بات ان کو تکلیف میں

مبتلا کر رہی تھی کہ ان کا بیٹا بڑا زبردستی اس بندھن کو نبھائے گا۔

ماما میں کمرے میں جا رہا ہوں ۔۔۔۔۔پلیز آپ اچھی سی "

چائے بھجوا دیں۔۔۔ میں کچھ دیر سوؤنگا کیوں کہ مجھے پھر دوبارہ ہوسپیٹل

۔"جانا ہے۔۔

۔"فازر بیٹا۔۔۔۔ باہر دیکھو کون ہے۔۔"

بیل کی آواز پر بیگم خدیجہ نے فازر کو آواز دی تو وہ جلدی سے کچن سے نکلا اور باہر کی جانب دوڑا۔

دروازہ کھولنے پر سامنے ہی ان دیکھا چہرہ تھا۔

۔"جی فرمایئے۔"

اس نے تمیز سے پوچھا۔

بیٹا ہمیں آپ کے والد اور والدہ سے ملنا ہے میرا نام کرنل طارق "
"ہے اور یہ میری وائف ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہوں نے اپنا تعارف کروایا تو فازر ان سے مصافحہ کرتا ان

کو لے کر ڈرائنگ روم میں آگیا جس کا دروازہ باہر کاریڈور میں ہی کھلتا تھا ۔

۔"پلیز ۔۔۔آپ بیٹھے میں اندر اطلاع دیتا ہوں۔۔۔"

۔ان کو نہایت احترام سے بٹھا کر خود اندر آیا اور ماں باپ کو مطلع کیا ۔

علیم صاحب نے کچھ حیرت کا اظہار کیا ان کے لئے یہ نام نیا تھا۔

بیگم خدیجہ ان کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں تو

سامنے موجود ہستی کو پہلے بغور دیکھا اور پھر جیسے

چونکی وہ خاتون انہیں دیکھی بھالی لگیں ان خاتون نے

بھی خدیجہ بیگم کو نہ صرف چونک کر دیکھا بلکہ کھڑی بھی ہوگیں۔۔

۔"اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو تم یقینا خدیجہ ہو "

انہوں نے فورا اپنے ذہن میں آنے والے خیالات کو زبان دی

جی بالکل۔۔۔ میں خدیجہ ہی ہوں۔۔۔ میں بھی آپ کو جانتی"

ہوں مگر اس وقت میرے ذہن میں آپ کا نام نہیں آرہا ہاں

۔""""بلکہ۔ شاید۔۔۔۔ شاید ۔۔۔میرے خدایا۔۔۔۔۔ چندہ تم چندہ ہی ہونا

بیگم خدیجہ بیتابی سے آگے بڑھی تو وہ بھی آگے آئیں اور ان کے گلے

لگ گئیں۔

مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں اتنے سالوں کے بعد اپنی سب سے "

۔"بہترین دوست سے مل رہی ہو

چنداخوشی سے ہنستے ہوئے بولیں ان کو کیا معلوم تھا کہ وہ اچانک مل جائیں گی۔

انہوں نے ہائی سکول اور اس کے بعد کالج میں بھی اکٹھا ہی پڑھا تھا۔

شادی کے بعد دونوں کا رابطہ ایسا ٹوٹاکہ دونوں ہی دل مسوس کر رہ گئی

۔

آج اتنے سالوں کے بعد ایک دوسرے کو دیکھ کر وہ تڑپ گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی دوستی اتنی مضبوط تھی کہ ایک دوسرے کے لئے جان بھی دینے سے گریز نہ کرے۔

وہاں موجود کرنل طارق اور کلیم صاحب ہنستے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جو ارد گرد سے بالکل بے خبر تھی

۔""""میرا خیال ہے بیگم صاحبہ کے ہم بھی یہاں پر موجود ہیں"

کرنل صاحب خوش دلی سے بولے۔ انہوں نے اپنی بیگم سے

خدیجہ کا ذکر سنا تھا اور آج بنفس نفیس دیکھ بھی لیا

اور وہ بھی اپنے بیٹے کے ہونے والی ساس کے روپ میں

کچھ ہی دیر میں ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر بیگم خدیجہ

چندہ جن کا نام کائنات تھا مگر ان کو شروع سے ان کی

دادی چندہ کہتی تھی ان کو لے کر کر الگ کمرے میں آگئیں

ہالہ اور واثقہ کو کچن کی طرف بڑھایا تاکہ ملازمہ کے ساتھ

مل کر سارا انتظام دیکھ لیں چلیں کچھ دیر پہلے ملائکہ

بھی آئی تھی وہ بھی ان کے ساتھ ہی کام میں لگ گئی۔

-" پھپو چائے تیار ہے ۔۔۔۔۔ڈرائنگ روم میں آجائیں"

ملائکہ ان کو بلانے کے لیے آئی تو وہ دونوں آپس میں نہ

جانے کون سی دنیا جہان کی باتیں کرنے میں مصروف تھی کہ اس کی

آواز بھی نہیں سنی ۔

ملائکہ نے دروازہ ناک کر کے ان کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

اوہو ۔۔۔۔سوری بیٹا۔۔۔۔۔ اپنی باتوں میں ہمیں پتہ ہی نہیں چلا کہ "آپ آئیں ہیں۔۔"۔

خدیجہ بیگم ملائکہ سے بولیں اور پھر اس کو آنے کا کہہ کر اپنی بات مکمل کرنے لگیں۔

کلیم صاحب کچھ دیر پہلے فون کرکے علی رضوی صاحب کو بھی بلا چکے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کے ساتھ مدحت بیگم اور بیگم منور بھی آئی تھیں

کچھ ہی دیر میں سب چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے

فارغ ہونے کے بعد کرنل صاحب دوبارہ اپنے مدعے کی طرف آئے ۔

"علی صاحب ایک بار عارب سے مل چکے ہیں"۔

کرنل صاحب علی رضوی صاحب کو مخاطب کرکے کہا

"کب ۔۔۔۔میں کب ملا ہوں اور کہا۔۔۔۔۔"۔

علی رضوی نے حیرت سے پوچھا۔

شاہ زمان ۔۔۔۔کچھ دن پہلے آپ کے پاس آیا تھا۔۔پولیس"
۔"ڈیپارٹمینٹ سے۔۔۔۔۔

کرنل صاحب نے ہنٹ دیا۔

اچھا اچھا۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔جی ہاں ماشااللہ بہت مہذب بچہ ہے۔۔۔"
مگر میرا ملنا کافی نہیں ۔۔۔ والدین کے حق سے کلیم صاحب
اور خدیجہ کا حق ہے کہ وہ اس کو دیکھیں اور پرکھیں۔

بیٹیوں کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے انہوں نے جیسے اپنی طرف سے
بات ہی ختم کی۔

کوئی بات نہیں میں۔۔۔ ابھی کال کرتا ہوں وہ 5 منٹ میں یہاں پر "
۔"ہوں گا۔۔۔

کرنل صاحب نے ہنستے ہوئے موبائل نکالا اور کال کی۔

۔"ہاں بھئی ۔۔۔۔برخوردار کتنی دیر میں پہنچوں گے۔۔۔ "

کرنل صاحب کا لہجہ مسکراتا ہوا تھا۔

۔"اگر آپ کی اجازت ہو تو ڈور بیل بجا دو یا پھر کچھ دیر لگاو۔ ۔۔۔"

اس کی بات پر کرنل صاحب کا قہقہ بے ساختہ تھا اسی اثناء میں ڈور بہل بجی ۔

۔"یہ لیجئیے۔۔۔۔ میرا ثبوت حاضر ہے ۔"

کرنل صاحب نے ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے عارب فازر کی ہمراہی میں آ رہا تھا ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کلیم صاحب کو وہ پہلی ہی نظر میں پسند آیا پراعتماد

چال نفاست سے کی گئی ڈریسنگ اور چہرے پر سجی ہوئی داڑھی وہ خاصا جاذب نظر تھا ۔

کلیم صاحب نے کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا اور اس نے نہایت عاجزی سے جھک کر ان سے مصافحہ کیا ۔

علیم صاحب کو اس کا انداز بے حد پسند آیا ۔

خدیجہ بھی بہت خوش دلی سے ملیں سب سے ملنے کے بعد وہ ایک سائیڈ پر بیٹھ گیا ۔

-"چندہ ۔۔۔۔تمہارا بیٹا تو بہت کیوٹ ہے۔۔ "

بیگم خدیجہ نے بے ساختہ تعریف کی۔

اب میرا بیٹا دیکھ لیا ہے تو اپنی بیٹی بھی دکھا دو ۔ میں "

بھی تو دیکھو ہماری ہونے والی بہو کیسی ہے ۔اپنی باتوں میں اسے تو میں بھول ہی گئی ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چندا نے مسکراتے ہوئے کہا بیگم خدیجہ سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور باہر نکل گئی۔

کچھ ہی دیر میں واثقہ ہالہ اور ملائکہ کے ہمراہ اندر داخل ہوئی۔

عارب ان کے احترام میں کھڑا ہوا کرنل صاحب بھی کھڑے ہو چکے تھے ۔

کلیم صاحب نے یہ بخوبی نوٹ کیا ان سب کی موجودگی

میں عارب نے بس ایک نظر اس کو دیکھا اور سر جھکا لیا

ماشاءاللہ ۔۔۔میری بیٹی تو بہت پیاری ہے"

۔۔۔ دیکھو خدیجہ اب تم جتنا مرضی ہنگامہ کرو یہ رہی

۔"منگنی کی انگوٹھی اور ہم اگلے مہینے شادی کر رہے ہیں۔۔

ان کا اپنائیت بھرا انداز دیکھ کر کلیم صاحب نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا ۔

چندا نے انگوٹھی عارب کی طرف بڑھائی۔

۔"چلو اب تم خود انگوٹھی پہناؤ۔"

وہ بولیں۔

۔"سوری آنٹی۔۔۔"

۔" آپ مجھے انگوٹھی پہنا دیں ۔

واثقہ نے بغیر جھجکے پر اعتماد انداز میں اپنی بات کی۔

چندا تھوڑا حیران ہوئیں اور پھر مسکراتے ہوئے عارب سے انگوٹھی واپس لے کر واثقہ کی انگلی میں پہنا دی ۔

عارب کو اس کا ایسا کہنا بہت پسند آیا تھا۔

"-ماما پلیز ۔۔۔میری بات سنیں گی "

عارب نے کھڑے ہو کر ان کو سائیڈ پر آنے کا اشارہ کیا تو

وہ قدر حیران ہوتے ہوئے اٹھ کر اس کے پیچھے ہی آگئیں۔۔

-"پلیز اس ہفتے نکاح رکھ لیں۔۔"

اس کی خواہش پر انہوں نے اسے ذرا آنکھیں دکھائیں۔

آپ میری پیاری ماما ہے۔۔۔۔ مجھے پتا ہے میری بات مان لی گی "

-"۔۔۔

عارب نے انہیں مسکہ لگایا۔

ویسے بھی میں نے آپ کے لئے آپ کے پسندیدہ ناول کا آرڈر دیا"

-"ہوا ہے ۔۔۔بس آج کل میں پہنچنے والے ہیں ۔۔

عارب نے انہیں لالچ دیا۔

"سچ کہہ رہے ہو ۔۔۔۔اب تم نے مجھے اتنا پیارا تحفہ دیا ہے تو تمہاری بات ماننی پڑے گی۔۔"۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ واپس آئیں اور کرنل صاحب کے پاس بیٹھ کر آہستہ آواز میں انہیں بیٹے کی خواہش سنائی۔

کرنل صاحب نے بے ساختہ گھوم کر عارب کو دیکھا جس کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس لڑکے کا کوئی کام سیدھا نہیں ۔۔۔۔۔ پہلے شادی نہیں کرنی تھی اور اب ہتھیلی پر سرسوں جمانے کا خواہشمند ہے ۔۔۔چلو بات کرتے ہیں ۔۔۔۔دیکھتے ہیں۔۔۔ کیا کہتے ہیں سب۔۔"۔

کرنل صاحب نے بھی رضامندی دینا مناسب سمجھیں۔

"ہم چاہتے ہیں کہ اگلے ہفتے اگر نکاح ہوجائے۔"۔

ان کی بات پر واثقہ نے فورا نفی میں ہلکا سا سر ہلایا بیگم خدیجہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کر کے اسے پرسکون رہنے کی تلقین کی ۔

"یہ میرے عارب کی خواہش ہے کہ وہ پہلے نکاح کرلے تاکہ واثقہ ۔ کے ساتھ مل کر اپنی شادی کی تیاری کرے۔"

انہوں نے خود سے بات بنائی تو عارب نے ماں کی پیش بندی پر دل ہی دل میں داد دی۔

خدیجہ بیگم نے کلیم صاحب اور علی رضوی کو دیکھا ۔

"ٹھیک ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔۔۔۔۔مہینے بعد ہو یا ہفتے بعد ہونا تو ہے ۔۔۔۔۔"

کلیم صاحب نے رضامندی دی۔

"چلے ۔۔۔۔پھر جمعہ کا مبارک دن کیسا رہے گا۔۔ آج سے پانچ دن بعد"

کرنل صاحب نے کہا تو سب نے ہی اثبات میں سر ہلا دیا واثقہ تیزی

سے اٹھ کر باہر نکل گئی۔

عارب نے اس کو مسکراتی نظروں سے دیکھا تھا ۔

۔"بھابھی ۔۔۔۔۔اب ہمیں اجازت دیں ۔۔"

کرنل صاحب نے اٹھنا چاہا ۔

ایسے کیسے بھائی صاحب ۔۔۔۔۔میں ڈنر ریڈی کروا رہی"

ہو۔۔۔۔۔ اطمینان سے بیٹھے اور باتیں کریں ۔۔۔ جب تک کھانا تیار ہوتا

ہے ۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیگم خدیجہ نے خوش دلی سے کہا۔

بھابھی آپ کس تکلف میں پڑ گئی ہیں اتنا کچھ آپ نے "

چائے کے ساتھ پیش کیا تھااس ہی پیٹ بھر گیا ہے اب بلکل بھی

گنجائش نہیں بچی ۔۔"۔

کرنل صاحب نے ہنستے ہوئے کہا ۔

چلے بھئی۔۔۔ اگر گنجائش نہیں تو کوئی بات نہیں جب تک ڈنر تیار "
۔"ہو گا گنجائش نکل آئے گی ۔۔۔

علیم صاحب نے ان کی بات کو فورا رد کیا اور عرض کیا۔

چندہ ۔۔۔آجاو ہم اندر چل کر بیٹھتے ہیں ۔۔۔۔آئیں بھابھی آپ اور"
۔"چھوٹی بھابی بھی۔۔۔

خدیجہ بیگم نے سب کواندر چلنے کا کہا وہ سب اٹھ کر

اندر بڑھ گئیں اور مرد حضرات اپنی باتوں میں مصروف

ہوگئے کچن میں ملائکہ اور ہالہ ملازمہ کی مدد سے کھانا

بنانے میں مصروف تھیں کچھ ڈیشز خدیجہ بیگم نے باہر

سے آرڈر کی تھی خدیجہ بیگم کمرے میں آئی تو واثقہ منہ سجائے ہوئے
بیٹھی تھی۔

۔"کیا بات ہے ۔۔۔میری بیٹی اسطرح کیوں بیٹھی ہے "

بیگم خدیجہ آگے بڑھ کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے محبت سے بولیں ۔

آج ان کے آنگن کی چڑیاں اپنا نیا گھونسلہ بنانے کے لیے تیار تھیں ۔

ماما ۔۔۔آپ نے اتنی جلدی کیسے ہاں کر دی۔۔۔۔ آج پہلی بار آپ"
-"ان سے ملی تھی ۔۔

اس کے دل و دماغ میں عجیب سا ڈر تھا ۔

-"بیٹا میں نے بتایا تھا نہ چندہ کا ۔۔۔"

بیگم خدیجہ نے اسے یاد کروایا ۔

ماما ۔۔۔۔۔بے شک وہ آپ کی دوست ہیں مگر آپ ان کے بیٹے"
سے پہلی بار مل رہی ہیں۔۔۔۔ آپ یہ کیسے جان گئی کہ وہ اچھا ہے یا
-"برا ۔۔

واثقہ کی پریشانی بجا تھی۔

ہم کسی کو ایک نظر میں نہیں پہچان سکتے۔۔۔۔ شادی تک "
جو ایک مہینہ ہم نے لیا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ اس

ایک مہینے میں ہم عارب کو یہاں اپنے پاس رکھیں گے

جانچ پڑتال کے لیے بیٹا رشتے تو ایسے ہی ہوتے ہیں باقی

تو سب نصیبوں کے کھیل ہیں جو نصیب میں ہوگا ملے گا۔

آپ کے نصیب میں عارب تھا تو وہ آپ تک پہنچ گیا اب آپ

اللہ کا نام لیں اور اس رشتے پر دل سے راضی ہو جائیں۔ دل

سے سارے وسوسے نکال دیں اور ذہن پر کوئی بوجھ نہ

ڈالیں ۔عارب کی بات آپ نے سن لی کہ وہ پہلے نکاح کیوں

کرنا چاہتا ہے۔ اس سے اس کی سوچ کا پتہ چلتاہے وہ آپ کو

محرم بنا کر آپ کے ساتھ چلنا چاہتا ہے ۔آپ اپنی دوست

کشمالہ کو بھول گئی ہیں جس کے منگیتر نے منگنی کے کتنے

عرصے اس کے ساتھ گھوم پھر کے وقت گزارا اور پھر یہ

کہہ کر منگنی توڑ دی کہ جو لڑکی اپنے منگیتر کے کہنے پر ہر

جگہ چل پڑے میں اس پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ قصور اس

لڑکے کا بھی تھا پر اس نے سارا ملبہ آپ کی دوست پر ڈال

دیا۔۔۔۔ بے شک بیٹا ان کے ماں باپ نے زبردستی ان کی شادی

کر دی تھی مگر منگنی کا دورانیہ کشمالہ کے لئے سبق تھا۔

تم نے کتنی بار اس کو نا محرم اور محرم فرق سمجھآیا مگر

اس نے تمہاری بات نہیں مانی تھی ۔۔۔۔۔مجھے عارب کی یہی بات

بہت اچھی لگی اور بس بیٹا فیصلہ ہوگیا۔"

۔ خدیجہ کی بات پر اس نے سر جھکا دیا کیا کیونکہ وہ

جانتی تھی کہ اس کی ماں کچھ غلط نہیں کہہ رہی اسے

عارب سے اپنی ہوئی ایک ملاقات یاد تھی جو سکول کے

حوالے سے ہوئی تھی جس میں عارب کی نظر میں اس کے

لئے احترام و عزت موجود تھی اس کے علاوہ بات کرتے ہوئے

بھی اس کے لہجے سے احترام جھلکتا تھا اور یہ بات ٹھیک

ہے اس احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے اپنے الٹے

سوالوں سے زچ کرنے کی پوری کوشش کی تھی مگر مقابل بھی واثقہ

تھی ۔

۔"چلو اب اٹھو ۔۔۔۔کچن میں جاؤ بہنوں کے ساتھ مدد کرو۔۔۔"

بیگم خدیجہ کھڑے ہوتے ہوئے اسے حکم دے کر باہر نکل گئیں۔

کچھ دیر کچن میں وہ بھی ان کے ساتھ موجود تھی کھانا

خوشگوار ماحول میں کھایا گیا وہ تینوں اپنا کھانا کچن

میں ہی رکھ چکی تھی جہاں پر چھوٹا سا ڈائننگ ٹیبل موجود تھا ۔

آخر کار ملائکہ کی شادی کا دن بھی آ پہنچا تھا آج اس کی

مہندی تھی حنان نے سارے گھر کو پھولوں سے سجایا تھا

ان پھولوں کی مہک نے گھر میں میں عجیب سی تازگی بھر

دی تھی۔ گلاب اور گیندے کی ملی جلی خوشبو اعصاب پر

اچھا اثر ڈال رہی تھی اس نے یہ سجاوٹ دونوں گھروں

میں ایک جیسی ہی کروائی تھی ہالہ کی دوستیں پاکستان

آچکی تھی جن میں کرسٹینا جس کو سب ٹینا کہتے تھے

اور مریم تھی جو انگلینڈ میں ہی پیدا ہوئی اور وہی پلی بڑھی تھی۔

وہ سب اس وقت مہندی لگوانے میں مصروف تھیں

پالروالی کا انتظام حنان نے گھر میں ہی کر دیا تھا کرسٹینا

اور مریم مہندی لگا کر بیٹھی ہوئی تھی ان کا بس نہیں چل

رہا تھا کہ کب یہ مہدی سوکھے اور کب اس سے جان

چھڑوائیں شوق میں لگا تو لی تھی مگر یوں ہاتھوں کو ایک

ہی زاویے میں رکھنا ان کو سخت گراں گزر رہا تھا ہالہ نے

دونوں کے بازوؤں کی نیچے سہارے کے طور پر تکیے رکھ دیئے تھے

تاکہ ان کی مہندی خراب نہ ہو جائے۔

دونوں کے ہاتھوں میں مہندی کے نقش و نگار بہت خوبصورت لگ رہے

تھے۔

باج۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ سب کے کپڑے میں نے استری کر کے "

الماریوں

میں لٹکا دیے ہیں۔۔۔۔۔ اگر کوئی اور کام ہے تو وہ بھی بتا دیں

۔"۔۔۔

سکینہ نام کی یہ ملازمہ ان کے لیے رکھی گئی تھی جو ان سے دو تین

سال ہی بڑی تھی۔

بہت شکریہ سکینہ تمہارا ۔۔۔۔۔۔اب تم بھی تھک گئی ہو گی "

صبح سے لگی ہوئی ہو مہندی لگا نی ہے تو پہلے لگوا لو پھر تمہیں ٹائم نہیں

۔"ملے گا ابھی

۔حیران تو وہ پہلے بھی تھی کہ یہاں کے مکین اس کو اتنی

عزت اور احترام دے رہے تھے جیسے وہ ان میں سے ہی ہو بلاتے

ہوئے بھی عزت سے مخاطب کرتے تھے ۔

نہیں باجی۔۔۔۔۔ آپ کا بہت شکریہ آپ لوگ مہندی لگائیں:

میں کوئی اور کام دیکھ لو ۔۔۔۔۔۔اگر اوپر کوئی کام نہیں تو نیچے جاکر باجی

۔"کے ساتھ کام کر لیتی ہوں۔۔۔

اس نے انکار کیا

تم باجی کے ساتھ کام کرواتے رہنا پہلے یہاں بیٹھو اور"

مہندی لگاؤں ابھی صرف گیارہ ہوئے ہیں ایک گھنٹے میں

تمہاری مہندی سوکھ جائے گی پھر تم جو مرضی کام کرتی رہنا ہم تمہیں

نہیں رکھیں گے "۔۔

ہالہ نے اس کو کھینچ کر قریب بٹھاتے ہوئے کہا پھر

زبردستی اس کو مہندی لگوائی سکینہ کی آنکھوں میں

آنسو آگئے اس نے ہمیشہ مالکوں سے جھڑکیاں ہی سنی تھی

مگر آج اسے پتہ چلا کہ اس دنیا میں اچھے لوگ بھی

موجود ہیں اس نے دل سے سب کے لئے دعا کی تھی

-"اسلام علیکم۔۔۔"

عارب نے کھڑے ہو کر تعظیم دی۔

وعلیکم السلام ۔۔۔۔کیسے ہو۔ ۔۔بیٹا۔۔۔۔۔ اکیلے ہی آگئے ۔۔۔۔چندا "

-"کو ساتھ لے آتے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خدیجہ اسے اکیلا دیکھ کر بولیں۔ ان کے منہ سے چندہ سن

کر عارف کو بے ساختہ ہنسی آئی جو چھپا گیا اب تو اس کے ہاتھ ماما کو

تنگ کرنے کا نسخہ لگ گیا تھا ۔

آنٹی ۔۔۔۔ماما تو شام کو آئیں گی ۔۔۔۔۔۔ابھی در اصل مجھے"

-" واثقہ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔ اس لیے سیدھا ادھر ہی آ گیا

ان کے اشارے پر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو خدیجہ بیگم چونکیں۔

-"کیا واثقہ کو باہر لے کر جانا ہے۔۔۔ "

انہوں نے ذرا روکھے لہجے میں پوچھا۔ ان کے لہجے میں کچھ تھا کہ عارب چونکا۔

نہیں آنٹی ۔۔۔۔ ہم باہر لان میں بیٹھیں گے ۔۔۔۔جب تک آپ" کی چائے تیار ہوگی میں اپنی بات ختم کر لوگا۔۔۔۔ پھر آپ کے ساتھ چائے پیئو گا۔۔۔۔۔۔ اگر آپ ساتھ پکوڑے بنائے گی تو

-"میں بالکل برا نہیں مناؤں گا ۔۔

عارب کا اپنائیت بھرا انداز ان کو مطمئن کر گیا۔

اس کی فرمائش کرنے کے انداز پر انہیں ہنسی آئی۔

وہ پہلے ہی طے کر چکی تھیں کہ رشتے کے پیچھے اپنی

بیٹی کے اصولوں کے خلاف نہیں جائیں گی اور ان اصولوں

میں سب سے پہلا اصول منگیتر کے ساتھ باہر نہ جانا اور

فون پر بات چیت کی پابندی تھی ۔جس پر خدیجہ بیگم دل

و جان سے راضی تھیں۔ کیونکہ زمانے کا چلن وہ دیکھ چکی تھیں۔

آپ باہر جا کر بیٹھو۔۔۔۔۔۔ میں واثقہ کو بلاتی ہوں وہ "

۔"ملائکہ کی طرف گئی ہے مہندی لگوانے کے لیے ۔۔۔

انہوں نے اس سے کہا اور پھر موبائل سے فازر کو کال کی

تھی تاکہ وہ واثقہ کو گھر لے آئے لان میں اس وقت بہت

پیارا موسم تھا ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی شام ہونے والی

تھی سردیوں کا موسم قریب تھا اس لیے موسم خوشگوار

تھا۔ہوا مزاج پر اچھا اثر ڈال رہی تھی کچھ ہی دیر میں

واثقہ نے گیٹ سے اندر قدم رکھا اور لان میں بیٹھے عارب

کو دیکھ کراس نے خفگی سے منہ بنایا اسے جب فازر نے

عارب کے آنے کا بتایا کہ وہ اس سے بات کرنا چاہتا ہے یہ

سن کر وا واثقہ کو شدید غصہ آیا کیونکہ وہ پہلے ہی ان

سب کے لیے منع کر چکی تھی اس نے اپنا دوپٹہ اچھے

طریقے سے اوڑھا اور اس طرح لیا کہ اس کا آدھے سے زیادہ چہرہ

دوپٹے کی اوٹ میں ہو گیا تھا ۔

-"۔جی فرمایئے۔۔۔۔۔۔ کیسے زحمت کی آپ نے ۔۔۔ "

واثقہ کے لہجے میں سختی تھی ۔عارب نے نگاہ اٹھا کر اس

دشمن جان کو دیکھا ۔بلیک پینٹ شرٹ پر ملٹی کلر کا

دوپٹہ اوڑھے وہ صرف اس کا آدھا چہرہ ہی دیکھ سکا۔

-"آرام سے بیٹھ جائیں ۔۔۔۔۔۔۔میں آپ کو کھا نہیں جاؤں گا "

عارب نے ہلکا سا طنز کیا اس کے طنز پر واثقہ نے گھور کر

اسے دیکھا اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی ۔

آپ آرام سے بیٹھ سکتی ہیں ۔۔۔۔۔میرا آپ کو آنکھوں کے

ذریعے نگلنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔۔ اس کو یوں کرسی پر ٹکتا دیکھ کر

عارب کو غصہ ہی آگیا۔

آپ کے ساتھ کیا پرابلم ہے۔۔۔۔۔۔ آپ کو بات کرنی ہے تو"

کریں ۔۔۔۔۔میں بیٹھو۔۔ اٹھو ۔۔۔چلو۔۔۔ پھرو۔۔۔۔ اس سے آپ کا

۔"کوئی تعلق نہیں۔۔۔

واثقہ کے لہجے میں درشتگی آگئی ۔عارب کو اس کی اس

حرکت پر ہنسی آئی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا انداز بالکل

ٹھیک ہے مگر اسے چڑائے بغیر سکون نہیں ملنا تھا۔

میں تین دن کے لیے ضروری مشن پر جا رہا ہوں ۔۔۔۔۔ انشاء "

اللہ پوری کوشش ہوگی کہ نکاح سے پہلے لوٹ آؤ ۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے کوشش تو شہیدوں میں نام لکھوانے کی بھی ہے مگر

جو اللہ کو منظور ہوا ۔۔۔۔۔۔۔میں نے اپنا سکول آپ کے نام

کردیا ہے جب میں دل و جان سے آپ کو اپنا مان چکا ہوں تو

پھر میں رہوں یا نہ رہوں میرے اسکول کی ساری ذمہ داری

آپ کے سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکول کے سب بچوں کی ڈیٹیل اس

فائل میں ہے۔۔۔۔ کون سے بچے بالکل فری پڑھتے ہیں ۔۔۔ان

بچوں کی فیس بہت کم ہے اور کون سے بچے ہیں جن کی

فیس پوری جاتی ہے اس کے علاوہ بھی سکول کی تمام

ویڈیوز ان فائلوں میں موجود ہیں ۔۔۔۔فارغ ہوکر آپ ان کو اچھی

طرح دیکھ لیجئے گا۔۔۔"۔

عارب نے آہستگی سے اپنی ساری بات مکمل کی اس کا دل

اس کی بات سن کر عجیب انداز میں دھڑکااور دل ہی دل

میں اس نے فورا اس کی سلامتی کے لیے دعا مانگی کچھ بھی تھا اب وہ

اس کا ہونے والا محرم تھا۔

میں نے پاپا سے کہہ کر نکاح جمعہ کی شام کو رکھا ہے تاکہ "

میں آرام سے واپس آسکوں۔۔۔۔۔۔۔ بلفرض اگر میں واپس نہ

آ سکا تو آپ مجھ سے بد گمان نہیں ہوگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملک کی

سلامتی کی راہ پر جانے والو کے آنے کا کچھ پتہ نہیں ہوتا

جو خوش قسمت ہوتے ہیں وہ شہادت کا درجہ پا کراس دنیا

کو چھوڑ جاتے ہیں اور کچھ غازی بن کر لوٹ آتے ہیں اس

راہ پر جانے کے لئے میں نے اللہ تعالی سے آپ کا ساتھ

دعاؤں میں مانگا ہے مجھے اللہ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے

وہ ہمارے لئے بہترین سوچے گا اور آپ سے ایک گزارش

ہے ۔۔میں مشن پر ہوں یہ بات میرے اور آپ کے درمیان ہے ۔

۔" باقی سب کو یہ ہی پتہ ہے کہ میں کسی کام سے باہر جا رہا ہوں

اس کا پرسکون لہجہ واثقہ کے دل کی دنیاالٹ پلٹ کر گیا میں فی الحال آپ کے لئے دعا کرنے کا حق نہیں رکھتی

قوم کے محافظ کے لیے دعا کا حق میرے پاس موجود ہے "

اور میں ضرور دعا کرو گی کہ اللہ تعالی آپ کو آپ کے مشن میں کامیاب کرے"۔

واثقہ کی صاف گوئی پر عارب دل سے خوش ہوا وہ جانے سے پہلے صرف ایک نظر اس کو دیکھنا چاہتا تھا اور سکول کے پیپر کا اس نے بہانہ بنایا تھا ورنہ تو نکاح کے بعد دینے کا ارادہ تھا۔

کرامت ٹوکا کے پاس سے جوتے کا جوڑاآگے منتقل ہونے والا ہے جیسے ہی عارب کو اطلاع ملی عارب نے سب کچھ پس پشت ڈال کر فورا اپنا پروگرام سیٹ کیا یہاں سے سیدھا اس نے مشن کے لیے نکل جانا تھا۔

خدیجہ بیگم ملازمہ کے ہمراہ ٹرے اٹھائے باہر آئیں تو دونوں ہی خاموش

بیٹھے تھے۔

خدیجہ بیگم کو ہنسی آئی اپنی بیٹی کو وہ اچھی طرح

جانتی تھیں۔ کتابی کیڑا اور دوسرا لڑکوں سے سوفٹ دور

رہنے والی ۔۔۔۔۔یونیورسٹی میں بھی اس کے رویے کی وجہ

سے کوئی اس کے قریب آنے کی کوشش نہیں کرتا تھا ۔۔۔

چائے اور پکوڑوں سے بھرپور انصاف کرنے کے بعد عارب نے

اجازت چاہی۔ ایک نظر اس کے جھکے سر کو دیکھ کر بیگم خدیجہ سے

دعائیں لیتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا ۔

فی امن اللہ۔ "-بےساختہ واثقہ کے منہ سے پھسلا۔"

ماما۔۔۔۔ عارب کسی ضروری کام کی وجہ سے تین دن کے"

لیے جا رہے ہیں آپ ان کے لیے دعا کیجئے گا کہ اللہ ان کو خیریت

-"سے واپس لائے ۔۔۔

واثقہ کی بات پر بیگم خدیجہ چونکیں۔۔ وہ جان گئی کہ

یقینا کوئی کوئی ضروری کام ہوگا کیونکہ کہ اس کے

اسپیشل فورس میں ہونے کاان کو پتا تھامگر وہ خفیہ

ایجنسی کے لئے کام کرتا ہے اس سے وہ بے خبر تھیں۔

عارب اپنی خفیہ جگہ پر پہنچا تو ٹیم کے ممبرز آچکے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

۔"کیا پروگرام ہے ۔۔۔۔"

عارب نے سامنے بیٹھے کیپٹن اسامہ سے پوچھا۔

سر ہماری اطلاع کے مطابق ایک کالج کے لڑکے کے ذریعے یہ

بیگ لے کے جایا جارہا ہے۔۔۔۔ ہم نے اس کے ساتھ ٹریسر فکس

کر دیا ہے۔۔۔۔۔ اس لڑکے کی فیملی کو کرامت ٹوکے نے اغوا

کروایا ہے ۔۔۔کیپٹن اسامہ نے اسے تفصیل فراہم کی ۔

۔"تم لوگوں نے اس لڑکے کو اٹھایا کیوں نہیں۔۔"

عارب نے ذرا غصے سے پوچھا۔

سر اس لڑکے کے پاس اڈریس نہیں ہے۔۔۔۔۔ کرامت ٹوکے کی "

فون کال سے پتہ چلا ہے کہ وہ ہر ایک گھنٹے کے بعد اس

کو میسج کرکے اگلی لوکیشن سینڈ کرتے ہیں ۔۔۔ اس کا

مطلب ہے کہ انہوں نے اس کیے موبائل میں بھی ٹریسر لگا

رکھا ہو گا۔۔۔تاکہ وہ جہاں بھی پہنچے۔۔۔۔۔انہیں خبر ہو اور

یقینا یہ ٹریسر کرامت کا کام نہیں کیوں کہ وہ ایک عام سا

غنڈا ہے اس بار ان لوگوں نے نے اپنا کام نکلوانے کے لیے ان چھوٹے

"چھوٹے غنڈوں کو آگے لگایا ہے۔

عارب کچھ سوچ کر بولا ۔

ہم اس لڑکے کے پیچھے ہی نکلیں گے۔۔۔ اس وقت وہ ہم"

سے تین گھنٹے کے فاصلے پر ہے ۔۔۔۔۔اس کی لوکیشن ٹریس

کرتے رہو۔۔۔۔۔۔ فورا گاڑیوں کا بندوبست کرو ہم ابھی نکل رہے ہیں

۔۔"۔

عارب نے کہا تو سب اپنی سیٹوں سے اٹھے اور اس کو سلوٹ کرتے

ہوئے باہر نکل گئے۔

عارب کو اب ذرا ٹینشن ہو رہی تھی کیونکہ اگر یہ لڑکا

ہاتھ سے نکل جاتا تو ان کے لئے بہت مسئلہ ہو سکتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے جابر کو اندر بلایا جو لڑکے کو ٹریس کرنے کا کام کررہا تھا ۔

اس نے اندر آ کر لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھا۔

سر مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ پچھلے پندرہ منٹ سے "

وہ لڑکا ایک ہی جگہ پر موجود ہے وہ جگہ میں نے ٹریس کی

ہے تو وہ موٹروے کے پاس سنسان جگہ ہے ۔۔۔۔۔۔تم اپنا کام

جاری رکھو ۔۔۔۔۔میں نے آرمی ہیلی کاپٹر ارینج کیا ہے فی

الحال ہم گاڑیوں کے بجائے ہیلی کاپٹر پر وہاں سے نزدیک

پہنچیں گے ۔۔۔۔۔۔ جہاں پر گاڑیاں ہمارا انتظار کر رہی ہیں

میں اپنا کام مکمل کر چکا ہوں تم لوگ فورن سے سب کچھ سمیٹوں

۔"۔۔۔۔ہری اپ۔۔۔

عارب کو تشویش شروع ہوگئی تھی کیونکہ اگر وہ لڑکا

مسلسل سفر کر رہا تھا تو اس کا مطلب تھا کہ اسے مزید

آگے جانے کا حکم مل رہا ہے مگر اب اس کی لوکیشن ایک ہی جگہ پر آ

رہی تھی۔

ایک گھنٹے میں ہیلی کاپٹر کی مدد سے وہ مطلوبہ مقام پر موجود تھے۔

ٹریکر کی مدد سے وہ اس جگہ پر پہنچے تو انہیں شدید صدمہ لگا ۔

سامنے ہی کھلے میدان میں بیگ خالی پڑا ہوا تھا ۔

عارب نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا اسے شدید پریشانی نے گھیر لیا تھا۔

دشمن اس سے بھی زیادہ چلاک نکلا تھا اسے اب کیا کرنا تھا یہ فورا سوچنا تھا ۔

آنکھیں بند کر کے اس نے اپنے ہاتھ سے سے سر کو دبایااور

پھر آنکھیں کھولیں اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی اس

سے امید نہیں تھی کہ دشمن کی یہ چال چل جائے گا ۔

فورا ہیڈ کوارٹر فون کرو اور ان سے کہو کرامت ٹوکا کو اٹھا کر ہیڈکوارٹر لائیں۔

ہم ہیلی کاپٹر میں ہی واپس جائیں گے۔

اس کی ہدایات پر فورا سب اپنے موبائل پر مصروف ہوگئے

کچھ ہی دیر میں وہ دوبارہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے اپنی منزل پر روانہ ہوگئے

ہیڈ کوارٹر کے خفیہ کمرے میں اپنے دو خاص بندوں کے ساتھ کرسیوں پر بندھا ہوا تھا۔

عارب کمرے میں داخل ہوا تو سب الرٹ ہوگئے ۔

عارب کرامت ٹوکا کے سامنے آیا۔ وہ تقریبا پچاس پچپن کی

عمر کا بندہ تھا جس کے چہرے پر جابجا چیچک کے نشان

تھے جس نے اس کو مزید خوفناک بنا دیاتھا ماتھے کے قریب

ایک کٹ تھا جس پر پانچ ٹانکے لگے ہوئے تھے تھے جس نے

اس کے چہرے کی ہیبت ناک میں مزید اضافہ کیا تھ اس کے

ساتھ موجود دونوں بندے تقریبا 45 سال کے ہوں گے ڈیل ڈول سے

دونوں سخت جان تھے

عارب ان کے سامنے نے کھڑا ہو گیااس کے چہرے پر نقاب تھا

عارب نے ایک نظر تینوں پر ڈالی تم میں سے مجھے جو بھی

سب کچھ سچ سچ بتائے گا اس کی جان بخشی کر دی جائے گی ۔

عارب نے تینوں کو نظر میں رکھ کر درشت لہجے میں کہا

۔"ہم نے کچھ نہیں کیا ۔۔۔۔ہمیں کس لیے اٹھا کے لائے ہیں"

کرامت ٹوکا تلملا ۔

میں کب کہہ رہا ہوں کہ تم لوگوں نے کچھ کیا ہے مجھے "

تو بس یہ جاننا چاہتا ہو کہ جوتوں کا وہ جوڑا جس لڑکے کے پاس تھا اس کا موبائل نمبر کیا ہے۔

عارب کی آواز پر ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا ۔

ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کس جوتے کی بات کر رہے ہیں ہم نہیں"

۔"جانتے ۔۔

تینوں بیک وقت بولے۔

اسلم فل ابلا ہوا پانی لے آؤ ۔۔۔ بلکہ ایسا کرو جس بالٹی "

میں راڈو لگآیا ہے اسے یہاں لے آؤ اور بورڈ کے ذریعے راڈ آن رکھو

۔"۔۔۔

عارب پیچھے کھڑے اسلم کو کہا تو وہ سر ہلاتا فورا باہر نکل گیا ۔

ان تینوں نے گھبرا کر ایک دوسرے کو دیکھا عام سے بندے تھے ان کے لئے یہ چیز خاصی خوفناک تھی ان تینوں کے رونگٹے کھڑے ہوگئے ۔

آپ ہمارے ساتھ کیا کرنے لگے ہیں ۔۔۔۔جب ہم آپ کو بتا رہے" ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں معلوم۔۔۔۔۔"۔

کرامت ٹو کا گھگھیایا۔

کچھ خاص نہیں ۔۔۔۔۔۔بس تم تینوں کے پاؤں باری باری" اس ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دونگا۔۔۔جو درست جواب دے گا اس کی گلو خلاصی ہو جائے گی۔"

عارب نے اطمینان سے جواب دیا ۔ان تینوں کا خوف کے مارے برا حال ہوگیا تھا ۔

"میں بتاتا ہوں آپ کو ۔۔۔سب کچھ ۔۔۔"۔

کرامت ٹو کا منظور خاص فورا ہی بولا وہ تصور میں اپنے پاؤں گرم پانی

میں محسوس کر چکا تھا۔

"۔اچھا ۔۔۔۔چلو پھر شروع ہو جاؤ ۔۔۔ "

عارب نے پرسکون لہجے میں کہا ۔وہ جانتا تھا کہ یہ عام سے

لوگ ہیں جن کے لیے چھوٹی سی سزا بھی بہت بڑی ہے۔

ہمیں وہ موبائل ہی ملا تھا۔۔۔۔۔۔ہم نے اس موبائل کو ویسے "

ہی اس لڑکے کو دے دیا تھا ۔۔۔۔۔۔جیسا کہ ہمیں حکم دیا گیا

تھا اس لڑکے کا اس موبائل کو آدھے گھنٹے کے بعد آن کرنے

"۔کا حکم ملا تھا اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے۔۔

ان کے لہجے میں موجود سچائی عارب کو فورا محسوس ہوگئی۔

دشمن حد سے زیادہ چلاک تھا یہ بات وہ اچھی طرح جان چکے تھے ۔

"۔مجھے وہ نمبر چاہیے۔۔۔۔ جس سے تم لوگوں کو کال کی جاتی تھی ۔۔"

اس کے پوچھنے پر کرامت ٹوکا نے اپنا موبائل مانگا اور پھر عارب کو دو

"نمبر لکھوائے ۔

ان کو جیل میں ڈال دو کسی کو خبر نہیں ہونی چاہیے کہ یہ ہمارے پاس"
ہیں ۔۔"۔

عارب نے نمبروں پر نگاہ دوڑائیں اور اطمینان کرتا باہر نکل گیا۔

اس نے فورا جابر کو اپنے کمرے میں بلایا اور دو نمبر اس کی طرف بڑھا دیے ۔

تمہارے پاس دس منٹ ہیں اور اسے ان نمبروں کی لوکیشن ٹریس کرو"
۔۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے حکم کے مطابق جابر نے دس منٹ سے بھی پہلے نمبرز کی لوکیشن ٹریس کر لی۔

"سر۔۔۔ یہ دونوں نمبر اس وقت ایبٹ آباد میں موجود ہیں ۔۔ "۔

جابر کی بات پر عارب چونکا اور فورا ایبٹ آباد میں موجود اپنے بندے کو فون کر دیا۔

میں تمہیں ایک ایڈریس دے رہا ہوں۔ آدھے گھنٹے کے اندر پتہ کرو "
۔"کہ اس پر کون رہتا ہے ۔۔۔

عارب کی بات سن کر مطلوبہ بندے نے فورا سے پیشتر اس
کے بھیجے گئے نمبرز اور ایڈریس نوٹ کیے اپنا حلیہ چینج
کرکے وہ 5 منٹ میں اس لوکیشن کو دیکھنے کے لیے نکل گیا

عارب اپنے آپ کو پرسکون رکھے موبائل پر نظر رکھے ہوئے
تھا۔ اسے بے چینی سے آنے والے فون کا انتظار تھا اس کا یہ انتظار
آدھا گھنٹے سے بھی پہلے ختم ہو گیا۔

سر یہ لوکیشن ایبٹ آباد کے ایک چھوٹے سے گاؤں کی ہے ۔"
یہ گاوں تیس گھروں پر مشتمل ہے۔۔۔۔۔ یہ نمبر ابھی بھی وہی لوکیشن
۔" دے رہا ہے ۔۔۔۔

عارب نے بغور اس کی بات سنی ۔

ہمارے آنے میں بہت وقت لگے گا اپنا حلیہ چینج کر لینا"

اور اس بات کا خیال رکھنا کہ کوئی تم لوگوں کو پہچانے نہ

زیادہ بہتر یہی ہے کہ یہ کام تم لوگ بچوں سے اس پاس کے

بچے تمہیں بخوبی ان لوگوں کے متعلق بتا دیں گے بچوں

کے لیے کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے کر جانا کسی بڑے

بندے سے پتہ کرنے کی نسبت بچوں سے کچھ بھی اگلوانا زیادہ آسان ہے

۔

عارب کی بات پر فون پر موجود جلال نے اس کی ہدایات کو غور سے سنا

سر جیسے آپ کا حکم ہم دس منٹ میں نکلتے ہی "

۔"اور انشاءاللہ شام سے پہلے آپ کو ساری معلومات فراہم کر دیں گے

جلال نے فون پر اطمینان دلایا اور فون بند کر دیا پھر بھی

وہ مضطرب تھا جب تک اسے پتہ نہ چل جاتا وہ سکون سے

نہیں بیٹھ سکتا تھا اب تک خاموش صرف اس لئے تھا

کیونکہ دشمن بھی خاموش تھا اور دشمن قدم اٹھا چکا تھا تو اس کے بھی فارم میں آنے کا ٹائم ہوگیا تھا۔۔۔

ییلو اور گرین کنڑاس کے غرارہ سوٹ میں جس پر پر گوٹے کا روایتی کام ہوا تھا اس کے ساتھ قدرتی پھولوں کا زیور تھا

بیوٹیشن کی مہارت سے کیئیے گئے ہلکے سے میک اپ نے بھی ملائکہ کے حسن کو مزید دو آشتہ کر دیا ۔

بیگم منور نے دیکھتے ہی بے ساختہ اس کی نظر اتاری اس

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے چہرے پر چھایا ہوا حزن اس کو مزید خوبصورت بنا رہا

تھا آنکھوں کی اداسی نمایاں تھی جس کی بڑی وجہ اس وقت منور صاحب کی یاد تھی۔

میک اپ سے پہلے بھی وہ ان کو یاد کر کے ڈھیر سارا رو چکی تھی ۔

ہالہ اور واثقہ نے اس کو لا کر لان میں بنایئے گئے مخصوص

جھولے پر بٹھایا جس کو گیندے کے تازہ پھولوں سے سجایا

گیا تھا کچھ ہی دیر میں حسنان سفید شلوار قمیص پہنے

یلو کلر کا دوپٹہ گلے میں لٹکائے آیا اس کے ساتھ حنان اور اس کے

دوست موجود تھے

حسنان کے ہاسپٹل سے صرف ڈاکٹر کاشف ہی آئے تھے جب

کہ ڈاکٹر اصیفہ حسنان کی جگہ ہاسپیٹل دیکھ رہی تھی۔

اس لئے اس کے آنے کی امید نہیں تھی۔

حسنان کا اپنا اکلوتا دوست سپیشلائیزیشن کے لیے ملک سے

باہر تھا۔حسنان ملائکہ کی طرف قدم بڑھاتے اس پر نگاہ

ڈالی دل میں اچانک ہی پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی۔ اس کا

معصوم حسن اس کے دل کی دنیا تہہ و بالا کر گیا۔حسنان

اس سے قدرے فاصلے پر ہو کر بیٹھ گیا اور یہ بات ملائکہ

نے بخوبی نوٹ کی تھی۔ رسم شروع ہوئی تو سب نے باری

باری ان کو مہندی لگا کر مٹھائی کھلائی ہالہ اور اس کی

شرارتی دوستوں نے دونوں کو خوب تیل سے نہلایا ۔

ہالہ کی دوستیں ٹینا اور مریم ۔۔ہالہ کے ساتھ ہر رسم میں

پیش پیش تھی ان کے چہرے سے جھلکتی خوشی صاف محسوس ہو رہی

تھی۔

ملائکہ نے حسنان کی خاموشی کو محسوس کیا تھا دل

میں عجیب سے وسوسوں نے سر اٹھایا مگر اس نے تھپک کر

سلا دیا خوامخواہ ٹینشن لینے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

چونکہ ڈیک غیرہ کا انتظام نہیں کیا گیا تھا اس لیے ہالہ نے

باقی سب کے ساتھ مل کر خود ہی رونق لگا لیں ۔

رات گئے تک مہندی کے فنکشن سے فارغ ہوئے تو سب کا ہی

تھکن سے برا حال تھا صبح برات کے لئے ہال میں جانا تھا

اس لئے سب بڑوں نے فورا سے ان کو چینج کرکے سونے کا

حکم دیا ویسے ہی سب تھکے ہوئے تھے اس لیے بغیر چوں

چاں کیے سب نے ان کے حکم پر سر جھکا دیاحنان اپنے

کمرے میں آیا تو اس کے چہرے پر بھلی سی مسکراہٹ تھی

اس نے اپنے کمرے کو بغور دیکھا جہاں پر دو دن پہلے ہر

چیز نہیں لائی گئی تھی صبح خاصا ہنگامہ خیز دن تھا

NEW ERA MAGAZINE .com

ساروں کو ناشتہ کروانے کے بعد بیگم منورنے ہالہ اور واثقہ

کو ملائکہ کے ساتھ رہنے کا حکم دیا کیونکہ پالر والی لڑکی

نے گھر آنا تھا اس لئے وہ مطمئن تھی دن کے ایک بجے تک

تقریبا سب تیاری مکمل ہو چکی تھی سب مہمان ہال میں

جا چکے تھے تھے بیگم مدحت اور علی رضوی صاحب برات

لے کر روانہ ہو چکے تھے جب کہ حسنان ملائکہ اور واثقہ

کو بیگم منور کے ساتھ ساتھ ہال لے کے جانے کے لیے آیا

تھا ہال پہنچنے کے پندرہ منٹ کے بعد ہی نکاح کی رسم ادا

کردی گئی تھی ملائکہ کو سٹیج پر بلانے کا کام ٹینا اور ہالہ نے

سرانجام دیا اس کے چہرے پر جالی کا گھونگھٹ ڈال چہرہ

چھپایا گیا تھا حنان دل مسوس کر رہ گیا اس کے قریب آنے

پر حسنان اٹھ کر آگے بڑھا اوراس کا ہاتھ تھامنے کے لیے اپنا

ہاتھ بڑھایا جس پر ہالہ نے اس کا ہاتھ تھام کر حسنان کے

ہاتھ میں دیا اور ساتھ ہی واپس کھینچ لیا۔حنان کا رنگ متغیر ہوا۔

ایسے تو ہاتھ نہیں ملے گا دلہن کا۔۔۔ ۔زرا جیب ڈھیلی کرنی پڑے"

گی۔۔۔"۔

ہالہ کو تو موقع چاہیئے تھا ۔ہلکے گلابی حجاب میں ہالہ کا

چہرہ چمک رہا تھا۔حنان دل کے ہاتھوں مجبور چوری چوری

اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔ہالہ نے نیگ لے کر ہی ملائکہ

کا ہاتھ حنان کو تھمایا ایک لمحے کیلئے لئے ملائکہ کے جسم

میں سنسناہٹ سی پھیل گئی۔ حنان کا حال اس سے مختلف

نہیں تھا آج پہلی بار یو صنف نازک کا ہاتھ اس کے ہاتھ

میں تھا وہ بھی جو اس کی محرم تھی اس لیے دل کی

حالت ہی اور تھی۔ کچھ دیر بعد بعد واثقہ اور مریم دودھ

پلائی کی رسم کے لئے آگئیں۔ ان کی مسکراہٹ دیکھنے والی

تھیں وہ بہت انجوائے کر رہا تھا دودھ پلائی کے دوران ہالہ

نے حسنان کے پاؤں سے جوتا غائب کیا اس کو پتہ بھی

نہیں چلا ملا ۔جب ہالہ نے جوتا لہرایا تو اس نے مصنوعی غصے سے اس

کو گھورا۔

کیا تم آج میرا بینک خالی کروا کر چھوڑوں گی ۔۔۔۔تھوڑی دیر بعد"

تمہیں کوئی نہ کوئی رسم یاد آ جاتی ہے۔

حسنان کی خشمگین آواز پر ہالہ نے فورا جوتا اس کے قریب رکھا ۔

میریم اور واثقہ کا رنگ بھی ایک لمحے کو پھیکا پڑا تھا ۔

ان کی حالت دیکھ کر حسنان کے ساتھ حنان کا قہقہ بھی بے ساختہ تھا۔

حسنان تمہارے ساتھ مذاق کر رہا تھا ہالہ اور تم نے اتنے آرام سے جوتا ان کو واپس کردیا۔

حناان کے کہنے کی دیر تھی ہالہ نے سیکنڈ سے بھی پہلے جوتا واپس حاصل کر لیا ۔

"اب تو میں ڈبل پیسے لے کے جوتا دوں گی"۔

ہالہ نے غصے سے کہا۔

لڑکی میں کہا سے ڈبل پیسے دون گا۔۔۔رحم کرو میری حالت"

"پر۔۔۔۔

حسنان نے بےچارگی سے کہا۔

-"اگر جوتا نہ بھی پہنا تو آپ گھر پہنچ سکتے ہیں۔۔ "

ساتھ ہی ہالہ نے مفت مشورے سے بھی نوازہ

-"اللہ کی بندی ۔۔۔۔۔دلہا کیا ننگے پاؤں چلتا ہوا اچھا لگے گا "

حنان نے ہالہ سے منہ بنا کر کہا ۔

ہاں تو"-۔۔۔"

اس نے کندھے اچکا دیے ۔حسنان خاموش مسکراہٹ سے ان کی نوک جھوک سن رہا تھا جب کہ ملائکہ دم سادھے بیٹھی تھی کچھ دیر میں سب رسموں سے فارغ ہوکر علی رضوی نے رخصتی کے لیے کہا تو کچھ ہی دیر میں رخصتی کی رسم سر انجام دے دیں۔

ساری رسموں کے بعد ملائکہ کوہالہ اور واثقہ حسنان کے روم میں چھوڑ آئیں ۔

بیگم منور چونکہ اکیلی تھیں اس لیے مدحت بیگم نے ان

کے لئے بھی ایک کمرہ تیار کروایا اور زبردستی انہیں ملائکہ کی مہندی

والے دن صبح شفٹ کرایا۔

۔"تم بیٹھو ۔۔۔۔۔ہم حسنان بھائی کو بھیجتے ہیں "

ہالہ اس کا لہنگا بیڈ پر پھیلاتے ایک طائرانہ نظر اس پر ڈال کر بولی۔

ملائکہ نے فی الحال جالی کا گھونگھٹ اٹھا دیا تھا ۔

ٹینا اور مریم قریب ہی کھڑی دل چسپی سے سب کچھ دیکھ رہی تھیں ۔

۔"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

ملائکہ کی کپکپاتی آواز پر ہالہ ہنسی ۔

اللہ کی بندی۔۔۔ حسنان بھائی کوئی شیر نہیں جو تمہیں"

چیر پھاڑ دیں گے ۔۔۔۔۔۔اتنے سویٹ سے تو ہے تم خوامخواہ ڈر رہی ہو

۔"۔۔۔۔۔۔۔ریلیکس ہو کر بیٹھو۔۔۔

ہالہ نے اس کے سرد پڑھتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی

گرمائش دی اور حسنان کی آمد محسوس کرتے تیزی سے

اٹھ کر دروازے کے قریب آ کر دروازے کے دونوں پٹ بند کیے اور

ایک سائیڈ کے تھوڑا سا کھولا ۔

۔"پہلے دروازہ رکھائی۔۔۔۔ پھر دلہن دکھائی ۔۔۔"

حسنان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی آج اس کی آنکھوں میں الگ

ہی چمک تھی ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ بچے۔۔۔۔۔ آپ صبح سے میرا اکاؤنٹ آدھا کر چکی ہوں "

اور اب ایک نئ رسم لے کر کھڑی ہو گئ ہوں اگر میں نہ دوں

۔"تو۔۔۔

اس نے شرارت سے پوچھا تو ہالہ نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔

اتنے امیر کبیر بندے کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں "

لگتی۔۔۔۔ آپ تو ہمارے کہنے سے پہلے ہی 40 50 ہزار ہمارے ہاتھ پر

""""رکھنے چاہیے تھے۔

ہالہ کی ڈیمانڈ پر حسنان کی آنکھیں پھیل گئیں۔

تم لوگوں نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے لڑکی ۔۔۔۔اتنی تو"

-"میری ایک مہینے کی تنخواہ نہیں جتنی تم فرمائش کر رہی ہو ۔۔۔۔

حسنان کی بات پرانہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا ہم نے ایسے ہی اتنے زیادہ مانگ لئے ۔

حسنان نے ان سب کو دیکھا جو اب مایوس نظر آنے کی کوشش کر رہی تھیں اور جیب میں ہاتھ ڈال کر پیسے ہاتھ میں نکالے۔ سب کو دس ہزار دے کر باقی واپس جیب میں رکھے۔ خوشی سے ہالہ کی باچھیں چر گئیں۔۔۔۔واثقہ سب کو لئے اس کا شکریہ ادا کرتے سائیڈ سے نکل گئی ۔

حسنان نے دھڑکتے دل سے اندر قدم رکھے سامنے ہی بیڈ پر

گھونگھٹ نکالے سرخ لہنگے میں ملائکہ کو بیٹھا دیکھ کر ایک بار اس کا دل زور سے دھڑکا۔

ایک کے بعد ایک قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا اس کے سامنے بیٹھے اپنے آپ پر قابو پا کر اس نے گھونگھٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اسی اثنا میں اس کے موبائل کی بل بجی وہ دل مسوس کر موبائل نکالتا ایک نظر ڈال کر موبائل کی طرف متوجہ ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر اصیفہ کی کال دیکھ کر فوراً سے بیشتر اٹینڈ کی۔

"اسلام علیکم ۔۔۔"-

اس نے کال اٹینڈ کرتے ہی کہا۔

ڈاکٹر حسنان پلیز۔۔۔۔ آپ ہاسپٹل آجائیں ۔۔۔۔۔۔پاپا اور بھائی کا "

"ہاسپٹل آتے ہوئے بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے ۔۔-

ڈاکٹر اصیفہ نے بری طرح روتے ہوئے بات مکمل کی تم

-"پریشان نہیں ہوں ۔۔۔میں ابھی آتا ہوں۔"

ملائکہ کو بھاری آواز میں ایمرجنسی کا بتا کر خود تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا ۔

اگلے پانچ منٹ میں کپڑے چینج کیے وہ اس سے معذرت کرتا ہوں باہر دوڑا ملائکہ نے گہرا سانس لے کر گھوگھٹ اٹھایا چہرے کا رنگ پھیکا پڑگیا تھا۔ یہ سوچ کر کہ وہ یوں کسی لڑکی کی ایک کال پر اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا ۔منفی سوچوں نے تو کب سے اسے گھیرا ہوا تھا۔۔شاید پچھلے تجربے کی بدولت۔۔

اپنے دل میں پلتے اندیشوں کو اس نے جھٹکنے کی سعی کی مگر اس کی یہ کوشش بے کار گی ان اندیشوں نے آکاس بیل کی طرح اس کے سارے وجود کو جکڑ لیا تھا۔

سعدین نے جو اس کے ساتھ کیا تھا اس کے بعد اس کا دل ہر لمحے

کسی نہ کسی خیال سے جھگڑتا رہتا ۔

بے بسی سے بیٹھ کے کراون سے ٹیک لگائے تھک کر اس نے آنکھیں موند لیں ۔

چہرے پر پھیلنے والے آنسوؤں کو اس نے بے دردی سے صاف کیا تھا۔

اصیفہ ۔۔۔۔۔ایک ڈاکٹر ہو کر تم یوں دل تھوڑ اکرو گی تو آنٹی کو"
۔"کون سنبھالے گا

اصیفہ کو یوں ہاتھ پاؤں چھوڑتے دیکھ کر حسنان نے نرمی سے سمجھایا ۔

اس کے والد اور بھائی دونوں کی حالت خطرے میں تھی۔

آج تک دوسروں کے زخموں کو سیتے آئے ہیں اور انہیں "

موت سے نکالتے کبھی ہاتھ نہیں کانپے کبھی دل نہیں رویا

پر آج مجھے لگ رہا ہے کہ میرا دل پھٹ جائے گا ۔۔۔۔۔مجھ سے
۔"نہیں ہو گا میں نہیں دیکھ سکتی انہیں ایسے۔۔۔

آصیفہ کے رونے کی آواز اونچی ہوگئی۔ اکلوتا بھائی موت

کی جنگ لڑ رہا تھا جبکہ والد اس کی نسبت کم زخمی تھے مگر فی الحال خطرے میں تھے۔

حسنان نے اسے اس کی والدہ کے پاس بٹھایا وہ دوسرے ہاسپٹل کے سپیشلسٹ کو بلوا چکا تھا اور وہ اندر اپنا کام کر رہے تھے۔ گاہے بگاہے وہ خود بھی اندر جاکر ان کی مدد کرتا مگر اس خراب حالت کی وجہ سے زیادہ دیر تک اندر نہیں رہتا تھا۔

صبح کے پانچ بجے اسے ان کی کنڈیشن سٹیبل ہونے کی خوشخبری ملی تو اس کی جان میں جان آئی اس کی والدہ نڈھال سے بیٹھی تھیں ان کو زبردستی دوسرے روم میں آرام کرنے کے لئے بھیجا کیونکہ کہ ان کی حالت کافی خراب ہو رہی تھی ۔

ڈاکٹر حسنان۔۔۔۔ اب آپ گھر جائیں ڈاکٹر کاشف اور ڈاکٹر"

جمیل یہاں موجود ہیں۔۔۔۔۔ میں خود بھی اب بہتر محسوس کر رہی ہو

۔"۔۔۔

اس کی شادی کا خیال آتے ہی اصیفہ نے اسے گھر بھیجنے

پر زور دیا وہ خود بھی بہت تھک چکا تھا اس لیے سر ہلاتا

ایک بار آئی سی یو کا وزٹ کرکے تسلی کرکے گھر کے لیے نکل آیا ۔

حسنان نے آہستگی سے کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرے کی لائٹ جل رہی

تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے ہی ٹیک لگائے سوئی ہوئی ملائکہ رات والے حلیے میں تھی ۔

حسناان کو شرمندگی ہوئی پھر دل کو سمجھایا ڈاکٹر تھا

اور ڈاکٹر کی زندگی میں یہ سب تو چلتا رہتا تھا ۔اپنی

خوشیوں سے زیادہ مریضوں کی زندگی ضروری تھی ۔

آہستگی سے ملائکہ کو آواز دے کر جگانا چاہا اس کی نیند شاید کچی تھی

ہلکی سی آواز پر ہی اٹھ گئی ۔

حسنان کو سامنے دیکھ کر سیدھی ہو کر بیٹھی اور آنکھیں کھولنے کی کوشش کی جو بھاری ہو رہی تھیں

۔"تم چینج کر کے سو جاتی۔۔۔۔ ساری رات بے آرام رہی "

اس کی فکر کرتا ہوں بیٹھ کر بولا اور ہاتھ میں موجود ڈبی کھولی جو اندر داخل ہوتے اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھائی تھی ۔

انگوٹھی نکال کر اپنا ہاتھ سامنے پھیلایا ملائکہ نے جھجھکتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چند لمحے بے خود سا حسنان اسکے ہاتھ کے لمس کو اپنے ہاتھ پر محسوس کرتا رہا۔

دھڑکنوں کو قرار مل رہا تھا۔ مسکراتے ہوئے پورے حق کے ساتھ انگھوٹی کو اس کے ہاتھ کی زینت بنا کر ہاتھ پر بوسہ دیا۔

نیند سے اٹھنے کا اثر تھا کہ ملائکہ نے اپنا ہاتھ کھینچ کر پیچھے کیا اور آنکھیں جھپک کر نیند کو بگھانا چاہا مگر

چند لمحوں پر حسنان کو بے خود دیکھ کر سمجھ تو آگئی۔

صبح کے گیارہ بجے اس کی آنکھ کھلی تو ایک نظر سوتے

ہوئے حسنان کی طرف دیکھ کر اس نے آنکھوں میں امنڈ نے والے

آنسوؤں کو اندر اتارا۔

حسنان حق وصول کیے سرشاری سے سو رہا تھا اس کے

چہرے پر اتنا سکون تھا جیسے سارے زمانے کی خوشی اسے

مل گئی ہو وہ اپنے جذبات اپنی محبت کا اظہار کھل کر

نہیں کر سکتا تھا بچپن کی عادت تھی جو بھی چیز پسند

ہوتی کبھی اس کے لئے شور نہیں کرتا ایک بار مانگے پر مل

جائے تو ٹھیک ورنہ یوں ہی خاموشی سے دور ہوجاتا اپنے

جذبات کو زبان دینے کا اختیار اس کے پاس تھا مگر اس کی

نیچر ایسی تھی کہ کھل کر کسی سے محبت کا اظہار نہیں

کر پاتا تھا پھر چاہے وہ ماں باپ کو بھائی ہو یا پھر ملائکہ

اتنی شدید محبت کی اور اس کے ہاتھ نہ تھام پایا نتیجہ یہ

تھا کہ ملائکہ کا دل خاموش ہو گیا اسے لگا کہ حسنان

صرف اسے اپنی ضرورت کا سامان بنا کر اس کمرے میں

جگہ دی ہے پہلے بڑی امی کا رویہ اندر ہی اندر توڑ رہا تھا

جو سعدین کے واقعے کے بعد اس سے کھنچی کھنچی تھی

اور اب حسنان کا انداز اس کے دل میں شک کی جڑیں مضبوط کر گیا۔

دو ہفتے پلک جھپکتے ہی گزر گئے ۔

آج ملائکہ ضد کرکے بیگم منور کو لے کر اپنے گھر آئی تھی اس کا چہرہ

بیگم منور کو تکلیف دے رہا تھا۔

وہ ان کے بیڈ روم میں لے آئی اور ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ

گئی۔

-"ماما۔۔۔ میری بات مانے گی۔۔ "

۔ ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے ملائکہ کا لہجہ روہانسا تھا۔

بیگم منور نے دہل کر اسے دیکھا ۔

-"کیسی بات۔۔۔۔۔ کیا حسنان نے کچھ کہا ۔۔۔"

وہ پریشانی سے بولیں۔

-"ماما آپ وعدہ کریں یا نہ کریں آپ کو میری بات ماننی ہوگی۔۔"

اس کا ہٹیلہ لہجہ دیکھ کر ان کا دل ڈوبا ۔

-"میرا بچہ۔۔۔ پہلے بتاؤ تو سہی کیا بات پریشان کر رہی ہے"

انہوں نے پریشانی سے اس کے ہاتھوں کو پکڑا ۔

ماآ۔۔۔ ہم یہاں سے چلتے ہیں۔۔۔۔ مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔۔۔ مجھ"

-"سے نہیں سہا جارہا ۔۔۔

وہ رو دی۔

بیگم منور سمجھ نہ پائیں کہ آخر ایسا کیا ہوا جو یوں بکھر رہی تھی۔

ملائکہ بیٹا ۔۔۔جب تک مجھے کچھ بتاؤں گی نہیں۔۔۔۔ میں کیسے اتنا "
۔"بڑا فیصلہ لے سکتی ہوں۔۔

ان کے لہجے میں پریشانی اور چہرے پر خوف تھا۔

حسنان نے کچھ کہا انہوں نے جیسے کھوج لگانا چاہا ۔

بڑی امی مجھے پیار نہیں کرتی۔۔۔۔۔ میں بلاؤں تو ان کے"
لہجے میں پیار نہیں ہوتا ۔۔۔۔۔۔وہ مجھے نظر انداز کرتی

ہیں۔۔۔۔۔۔ ماما آج یا کل بڑے ابو اور بڑی امی سعدین کو

معاف کر دیں گے اور وہ دوبارہ یہاں آ جائے گا ۔۔۔۔۔۔۔۔اماں

مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہورہا۔۔۔۔ مجھے اپنے اوپر

افسوس ہو رہا ہے کہ مجھے ان سب باتوں کا خیال پہلے

کیوں نہیں آیا ۔۔۔۔میں نے بڑی امی کو سعدین کے کمرے میں

بیٹھ کر روتے دیکھا ہے ۔۔۔حسنان بھی مجھے خوش نہیں

لگتے۔۔۔۔ ماما دو ہفتے ہو گئے ہیں شادی کو اور ان میں ان کے

پاس میرے لیے لئے بس چند گھنٹے ہی تھے۔۔۔ انہوں نے بڑے

ابو کے سامنے سر کو جھکا دیا ماما مگر شاید میرا وجود ان

کے لیے خوشی کا باعث نہیں۔۔۔۔۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے

جیسے وہ کسی اور کو پسند کرتے تھے مگر تایا ابو کے

۔"مجبور کرنے پر انہوں نے مجھ سے شادی کی۔۔۔۔۔

ملائکہ حسنان کے خاموش رویے کا غلط مطلب لے گئی اور

کچھ غلطی تو واقعی حسنان کی بھی تھی کیونکہ وہ چاہ

کر بھی ابھی تک ملائکہ سے اپنی محبت کا اظہار نہیں کر

سکا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ اس کو بتائے گا کہ وہ

کب سے اسے محبت کرتا ہے تو شاید اس سے بدظن ہو جائے

کیونکہ کہ اس سے پہلے وہ اس کے بھائی کے نکاح میں

تھی اور یہ بات شاید ملائکہ کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے

بھائی کی بیوی سے محبت اسی سوچ نے اس کو ملائکہ کے

سامنے اظہار سے فی الحال روک رکھا تھا اور اس کی اس

بے وقوفی نے ملائکہ کو اس سے دور کر دیا تھا اس کی

موجودگی میں وہ مزید خاموش ہو جاتی"-

بیٹا۔۔۔۔ہم کس طرح یہاں سے جا سکتے ہیں اور اگر گئے بھی تو "

کہاں جائیں گے۔۔"-

بیگم منور پریشانی سے بولیں ۔

ماما وہ آپ کی کزن۔۔۔۔۔۔۔ کرن خالہ ہم ان کی طرف چلتے"

ہیں وہ ویسے بھی بیوہ ہیں اور اکیلے ہوتی ہیں ہمیں وہاں کوئی مسئلہ بھی

۔"نہیں ہو گا۔۔

وہ جیسے سب سوچے بیٹھی تھی اس بات پر بیگم منور نے اذیت سے آنکھیں مینچیں ۔

ان کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے اکلوتی بیٹی تھی اور

اس کے ساتھ ساتھ جو کچھ پہلے ہوا اور جو اب ہو رہا تھا

اس نے ان کو صرف دکھ سے ہی دوچار کیا تھا ۔

ملائکہ بیٹا۔۔۔ تم ایک بار حسنان سے بات تو کرو ۔۔۔کیا پتا تم غلط"

۔"سوچ رہی ہو ۔۔

بیگم منور نے اسے سمجھانا چاہا ۔

ماما میں غلط نہیں سوچ رہی۔۔۔ پلیز آپ میری بات"

سمجھنے کی کوشش کریں ۔۔۔ مجھ میں اب سکت نہیں اگر

آپ میرے ساتھ کچھ غلط ہوا تو میں شاید برداشت نہ کر

۔" سکوں۔۔۔ پلیز ماما۔۔۔۔ مجھے یہاں سے لے جائیں

ملائکہ رو دی نے انھوں نے اس کو دونوں ہاتھوں سے مزید

قریب کر کے گلے لگا لیا کافی دیر رونے کے بعد ملائکہ نے اپنا چہرہ

صاف کیا اور اٹھ کر بیٹھ گئی ۔

بیگم منور کا چہرہ بھی آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا اولاد کی

خوشی ماں باپ کا صرف خون بڑھا دیتی ہے لیکن اولاد کا

دکھ ماں باپ کو جیتے جی مار دیتا ہے ایسا ہی اس وقت بیگم منور کو

محسوس ہو رہا تھا

عارب اپنی ٹیم کے ساتھ ایبٹ آباد پہنچ چکا تھا لوکیشن ٹریس ہوتے ہی

اس نے رخت سفر باندھ لیا ۔

اپنی ٹیم کے ہمراہ وہ رات کے وقت اس جگہ پہنچا ایک کچا گھر تھا جو

چاروں طرف سے درختوں میں گھرا ہوا تھا۔

بچوں کی مدد سے انہیں معلوم ہوا تھا کہ یہاں پر چند ماہ پہلے تین لوگ

رہنے کے لیے آئے تھے جو جو مقامی نہیں تھے

ان کے پاس موٹر سائیکل تھی جو وہ آنے جانے کے لیے استعمال کرتے تھے ۔

عارب ایک بار پہلے آکر گھر کا جائزہ لے کر جا چکا تھا گھر میں اوپر چڑھنے کی کوئی جگہ نہیں تھی اس لیے عارب نے

لکڑی کی سیڑھی کا انتظام کیا تھا جو گھر کی پچھلی طرف

کھڑی کر کے وہ لوگ احتیاط سے اوپر چڑھے ان کے قدموں میں رتی برابر بھی آواز نہیں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلی کی چال چلتے ہوئے وہ لوگ احتیاط سے صحن میں اترے صحن خالی تھا اندر موجود کمروں کے دروازے بند تھے ۔

عارب نے اندازہ لگایا کہ کون سا کمرہ ہوگا کیونکہ دو دروازے بند تھے۔

دروازے سائز میں چھوٹے تھے جیسے واش روم یا کچن ہو اور ایک دروازہ سائز میں بڑا تھا جس کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ یہ کمرہ

ہو گا۔

عارب آہستہ آہستہ چلتا ہوا کمرے کے قریب آیا اس کے ساتھ نوجوان اور تھے ۔

دونوں سائیڈوں پر کھڑے ہوئے اور عارب نے آہستہ سے ان کو اشارہ کرتے ہوئے یے زور سے اپنی ٹانگ دروازے پر ماری جس سے دروازہ ٹھک کی آواز کے ساتھ کھل گیا ۔

اندر سوتے لوگ ہڑبڑا کر جاگے اس سے پہلے کہ وہ اپنے ہتھیار اٹھاتے عارب اور دو نوجوان ان پر اپنی پستول تان چکے تھے ۔

کچھ ہی دیر میں ان کو باندھ کر اسی خاموشی سے وہ لوگ واپسی کے لیے نکل آئے ۔

وہاں سے ان کوکچھ خاص نہیں ملا تھا سوائے ایک سٹیلائیٹ فون کے اپنے خفیہ ٹھکانے پر پہنچ کر انہوں نے

ان کو سختی سے باندھا ان کے منہ بند ہوئے تھے اس لیے فی الحال

خاموشی تھی ۔

عارب تھکن کو نظرانداز کیے ان کی طرف آیااور تینوں کے منہ سے کپڑا ہٹا کران کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

۔"تم لوگ کب سے پاکستان میں ہوں ۔۔ "

ان کی شکلیں دیکھ کر اسے اندازہ ہوگیا تھا کہ ان کا تعلق افغانستان سے ہے۔

۔"ہم تو کب کا یہی رہتا ہے۔۔ "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان میں سے ایک نے جواب دیا ۔

"

۔"کس کے لیے کام کرتے ہو ۔۔ "

عارب کی آواز میں سختی تھی۔

بھائی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم کسی کے لیے کوئی "

کام نہیں کرتے ۔۔۔ہم تو تینوں مزدوری کرتے ہیں ۔۔۔۔ یہ

چھلیوں کی ریڑھی لگاتا ہے ۔۔۔۔۔میں گنے کا جوس بیچتا ہوں یہ والا بھی

گنے کا جوس بیچتا ہے۔۔"۔

ان میں سے ایک نے سب کے متعلق بتایا ۔

عارب نے پلکیں اٹھا کر ان کو بغور دیکھا ۔ان کے چہرے پر

کسی قسم کا خوف نہیں تھا۔ جس سے عارب کوکنفرم ہوگیا کیا کہ اس

نے ٹھیک جگہ ہاتھ مارا ہے۔

تم لوگوں کے پاس صرف دس منٹ ہیں ۔۔۔۔۔ ان دس منٹ "

تو میں تم لوگ سوچ لو کہ مجھے تم لوگوں نے کیا جواب

دینے ہیں ۔۔۔۔۔۔اس کے بعد نہ مجھے تم لوگوں کے جھوٹ سے

کوئی فرق پڑے گا کیوں کہ سچ جاننے کے لیے میں تم لوگوں پر ہر

حربہ آزماوں گا۔۔۔"۔

عارب کے کرخت لہجے پر بھی ان تینوں کے چہروں پر لمحہ

بھر کے لیے لئے پریشانی نہیں آئی۔ جس نے عارب کے شک کو پختہ کر دیا۔

دس منٹ بعد عارب جب واپس کمرے میں آیا تو وہ تینوں اطمینان سے بیٹھے تھے۔

چلو۔۔۔ شروع ہو جاؤ ۔۔۔۔۔سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ"

وہ لڑکا کدھر گیا ہے جس کے پاس جوتوں کا جوڑا موجود

ہے۔۔۔۔ اس کی بات پر تینوں چونکے تو عارب مسکرایا کون

سا لڑکا ہم نہیں جانتے آپ کس کے متعلق بات کر رہے ہیں"۔

موٹے والے نے اطمینان سے جواب دیا تو عارب نے پیچھے

کھڑے اسلم کو ایک نظر دیکھا اور وہ جیسے سمجھ گیا

بس پندرہ منٹ لگے تھے انہیں زبان کھلوانے میں وہ سب کچھ عارب کے گوش گزار کر چکے تھے۔

عارب نے جابر کو فورا سے سے نمبر ٹریس کرنے کا حکم دیا

اور ان تینوں کو تہ خانے میں بند کرنے کا حکم دے کر باہر نکل آیا ۔

اسے معلوم ہو چکا تھا کہ وہ لڑکا کا اس وقت پاک افغان بارڈر کے قریب پہنچ چکا ہے ۔

عارب نے گھڑی پر نگاہ ڈالی اور دیکھا صبح کے چار بج رہے تھے اس نے ڈیسائیڈ کیا کہ آدھے گھنٹے بعد وہ لوگ ہیلی کاپٹر کی مدد سے یہاں سے نکلیں گے ۔آگے کیوں کہ راستہ لمبا تھا اور وہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ لمحہ بھر کی بھی دیر ہو اور یہ آدھا گھنٹہ بھی صرف اس وجہ سے تھا کہ ہیلی کاپٹر کے آنے میں اتنا ہی ٹائم لگنا تھا۔

عارب نے اپنے لڑکوں کے ساتھ مل کر اپنی تیاری کو ایک نظر دوبارہ دیکھا جہاں وہ جا رہا تھا خطرہ ہی خطرہ تھا

یہ تو معلوم ہوگیا تھا کہ وہ لوگ را کے ایجنٹ ہے پاکستانی

سرزمین تھی جتنا بھی وہ اپنے آپ کو چھپا لیتے پر

پاکستانی عقابوں کی نظر سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتے تھے ۔

عارب نے دو دن کا سوچا تھا مگر اس کو دو ہفتوں سے زیادہ

ہوگئے تھے کیونکہ گھر میں سب کو معلوم تھا کہ وہ فی

الحال یہاں پر نہیں اس لیے نکاح کی تاریخ کو اس کے آنے تک آگے

کردیا گیا تھا ۔

ہیلی کاپٹر کے آتے ہی وہ لوگ چل پڑے مخصوص جگہ پر

ہیلی کاپٹر سے اتر کر گاڑیوں کی مدد سے انہوں نے آگے جانا تھا ۔

ان کو افغان بارڈر پر پہنچتے پہنچتے بھی دوپہر کے تین بج چکے تھے ۔

وہ علاقہ پہاڑی تھا اس پہ صرف چند ہی گھر تھے جن کا

جائزہ لے چکے تھے مگر ان گھروں میں کوئی خفیہ سرگرمی دیکھنے میں

نہیں آئی تھی ۔

انہوں نے پھر سے رات کا وقت مقرر کیا کیونکہ دن میں زیادہ خطرہ تھا کہ وہ لوگ ہاتھ سے نکل جائیں گے۔

عارب اس جگہ پہنچا جہاں کا پتہ ان تینوں نے بتایا تھا وہ

ایک پہاڑی سی تھی اس پہاڑ کے آس پاس کی جگہ بالکل سنسان تھی درخت بھی نہ ہونے کے برابر تھے۔

عارب اندھیرے میں اس جگہ کا بغور معائنہ کر رہا تھا۔

اس پہاڑی کے اندر جانے کا رستہ فلحال نظر نہیں آرہاتھااس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا تو وہ چاروں طرف پھیل گئے ۔

زمین کو بغور دیکھتے اندر جانے کا خفیہ راستہ تلاش کرنے

لگے اچانک سے عارب نے دیکھا پہاڑی کی ایک سائیڈ پر

صرف ملائم زمین تھی یوں لگتا تھا جیسے اسے مٹی کے گارے سےاس کو لیپا گیا ہے

عارب نے قریب آ کر اس زمین کا معائنہ کیا چاندنی رات

تھی ۔اس لیے اس کو سب کچھ واضح دکھائی دے رہا تھا

یہ پہاڑی کے اندر جانے کا خفیہ رابطہ تھا ایک مخصوص

بٹن دبا کر اس نے اپنے ساتھیوں کو اپنی طرف آنے کا کہا

یہاں پر کوئی احتیاطی تدبیر نہیں کی گئی۔۔۔نہ ہی کوئی

کیمرہ ڈیڈکٹ ہو ہے۔۔۔لگتا ہے دشمن کو پورا یقین تھا کہ

کوئی اس تک نہین پہنچ سکتا۔۔۔عارب نے دل میں سوچا۔

چند لمحوں بعد سب ہی اس کے قریب اکٹھے ہو چکے تھے

عارب نے اس جگہ کو بغور دیکھا اور پھر نیچے بیٹھ کر

مٹی کی اس جگہ کو کو پہلے دبایا کچھ نہیں ہوا پھر اس

نے کھڑے ہو کر اس کے اوپر اپنے دونوں پاؤں رکھے اور چہل

قدمی کے انداز میں اس مٹی کے اوپری حصے پر چاروں

طرف چکر لگایا ایک طرف پہنچتے ہی ایک دم پہاڑی کے

سامنے سے مٹی کا ایک پیس سرکا اور پہاڑی میں ایک

دروازہ بن گیا عارب نے اندازہ لگایا کہ دروازے کو بھی مٹی

کا لیپ لگایا گیا تھا جس سے وہ پہاڑی کا حصہ معلوم ہو رہا

تھا دروازہ ہٹنے کی کوئی آواز نہیں آئی تھی اس لئے عارب

ذرا مطمئن ہوا ورنہ اس کو خوف تھا کہ کہیں دروازے کی

آواز سے اندر موجود لوگوں کو ان کے آنے کی خبر نہ ہو

جائے عارب اپنے بندوں کے ساتھ اندر کی جانب بڑھا ان سب

کے چہرے ڈھکے ہوئے اور کالے رنگ کے لباس میں اس وقت

وہ رات کا حصہ معلوم ہو رہے تھے بلی کی چال چلتے وہ

دروازے سے اندر داخل ہوئے سامنے ہی سیڑھیاں تھیں جو

نیچے کی طرف جا رہی تھی جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ

یقینا سب کچھ انڈر گراؤنڈ بنایا گیا ہے اندر قدم رکھتے ہی

ان کی کوئی آواز نہیں آئی کیونکہ رات کا وقت تھا اس لیے

ان کو اندازہ تھا کہ وہ لوگ سو رہے ہوں گے دو منٹ میں

وہ سب کمروں کا جائزہ لے کر ہال میں کھڑے تھے تین

کمروں کے دروازے بند تھے جب کہ سائیڈ پر چھوٹا سا

کچن اور واش روم موجود تھا اس کے علاوہ ایک کمرے

میں ڈھیر سارے لیپ ٹاپ ملے تھے انہوں نے اندازہ لگایا کہ

اس جگہ پر کوئی بھی کیمرہ نہیں تھا شاید وہ لوگ بے

خوف تھے عارب نے دو دو بندے ہر دروازے پر کھڑے کیے

آئے اور اپنی انگلیوں پر گننا شروع کیا جوں ہی اس کی

تیسری انگلی کھڑی ہوئی سب نے بےآواز اللہ اکبر کا نعرہ

لگایا اور دروازے پر ٹوٹ پڑےتینوں کمروں سےبندوں کو

نکال کر انہوں نے ہال میں کھڑا کیا وہ تعداد میں پانچ تھے۔

عارب کو ڈھونڈنے سے بھی کوئی خفیہ ہتھیار نہیں ملا تھا

یہ بات اس کے لیے تشویش کا باعث تھی کیونکہ ایسی

جگہوں پر ہتھیاروں کا ذخیرہ موجود ہوتا تھا عارب کے

ساتھ اسلم فلحال جائزہ لینے میں مصروف تھا اور باقی

لوگوں نے ان کور کیا ہوا تھا اسی اثناء میں ان میں سے دو

سیکنڈ سے بھی کم وقت میں طاہر پر جھپٹےاور اس کے

ہاتھ سے گن لے کر فائر کھول دیا یہ فائر انہوں نے اپنے ہی

بندوں پر کئے تھے اور ساتھ میں عارب اور اسلم کا نشانہ لیا

جس پر اسلم کے کندھے پر گولی لگی باقیوں نے زمین پر گر

کر اپنی جان بچائی عارب نے ایک دم کروٹ لے کر اپنی گن

سے اس کی ٹانگ کا نشانہ لیا اور فائر کھول دیا وہ دونوں

چند سیکنڈ میں ہی زمین پر تھے اپنے آدمیوں کو تو وہ اپنے

ہاتھوں سے مار چکے تھے جب کہ عارب کے دو جوان زخمی

ہوئے تھے وہ جلدی سے اٹھ کر ان دونوں کی طرف آیا ان

سے ہتھیار جابر چھین چکا تھا اور ایک کو بالوں سے پکڑ کر سیدھا کیا۔

تمہارے پاس صرف دو منٹ ہیں۔۔۔ سیدھی طرح بتا دو کہ "

وہ چپ کدھر ہے۔۔۔ اگر تم نے مجھے نہیں بتایا تو یہ گولی سیدھی

۔"تمہارے سینے میں جائے گی

عارب کی سخت آواز پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

ہم نہیں جانتے۔۔۔ تم کس چیز کی بات کر رہے ہو ۔۔۔ تم لوگ"

۔"شاید کسی غلط جگہ پر آ گئے ہو۔۔

اتنی تکلیف کے باوجود اس آدمی نے اپنی زبان نہیں کھولی تھی۔

تم لوگوں نے پمپس الجھانے کے لیے جو جوتوں کے جوڑے کا

ڈرامہ لگایا تھا وہ بے نقاب ہو چکا ہے۔۔۔اس لیے اب یہ ڈرامہ بازی بند

۔"کر دو۔۔۔

عارب کی آواز میں کرختگی تھی۔

ہم سچ کہ رہے ہیں ۔۔۔۔ہم کچھ نہیں جانتے۔۔۔۔"-وہ منمنایا۔

عارب نے ایک نظر دیکھا اس کو ایک گولی پیٹ میں اور

ایک اس کی ٹانگ میں لگی تھی جبکہ دوسرے آدمی کی دونوں ٹانگیں زخمی تھی ۔

ہم تم لوگوں کا خون روک دیں گے۔۔۔۔زخموں کی مرہم پٹی بھی کر"
-"دیں گے۔۔ اگر تم لوگ سچ بولو گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عارب نے ان کو چارا ڈالا ۔

ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم یہاں پر "
-"پہاڑوں پر ریسرچ کر رہے ہیں۔۔۔

وہ آدمی جس کا نام شیکھر تھا مدھم آواز میں بولا عارب

اس کے نزدیک آیا اور اس کو بالوں سے پکڑ کر سیدھا کرنے میں پوری طاقت لگا دی تھی ۔

-"میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے بتا دو چپ کہاں ہے --:

عارب نے سخت لہجے میں پوچھا ۔

وہ چپ یہاں سے آگے جا چکی ہے اب ہمارے پاس نہیں ہے"

-"کچھ دیر میں چپ مطلوبہ لوگوں کے پاس پہنچ جائے گی ---

شیکھر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"

تم نے کیا ہمیں بیوقوف سمجھا ہوا ہے ہم جانتے ہیں کہ چپ ابھی یہاں

-"نہیں پہنچی ---

اس نے حیرانگی سے اس کو دیکھا ۔

تم کیسے کہہ سکتے ہو جب کہ وہ چپ تم لوگوں کے آنے سے ایک"

-"گھنٹہ پہلے ہمارا آدمی یہاں سے لے کر جا چکا ہے ---

لے جانے والی بات پر عارب نے نفی میں سر ہلایا۔

تمہارے پاس آخری موقع ہے عارب نے اسے وارننگ دی اس آدمی کے چہرے پر بھرتی برابر بھی تبدیلی نہ آئی عارب کو اندازہ ہوگیاکہ یہ اتنی جلدی زبان نہیں کھولے گا اس نے جیب میں موجود سرخ مرچوں کا پیکٹ نکالا عارب نے شیکھر کے پیٹ سے کپڑا ہٹا کر اس کے زخم پر الٹ دی۔ چند لمحوں کی دیر تھی اس کی چیخیں ساری پہاڑی میں گونجنے لگی۔ عارب کے چہرے پر اطمینان تھا اور یہی اطمینان اس کے ساتھیوں کے چہرے پر بھی تھا کیونکہ وہ جانتے تھے دشمن سے کچھ اگلوانے کے لیے لئے ایسے ہتھکنڈے استعمال کرنے پڑتے تھے جس سے وہ زیادہ سے زیادہ تکلیف میں مبتلا ہو زخمی تو چونکہ وہ پہلے ہی تھا اس لئے مزید زخم لگانے کے بجائے عارب نے اس پر دوسرا طریقہ استعمال کیا تھا۔

مرچوں سے ہونے والی جلن سے وہ تڑپ رہا تھا جیسے ذبح کیا ہوا بکرا تڑپتا ہے۔

-"اب بتاؤ کہ وہ چپ کہاں ہے ۔۔۔ "

اس کا منہ سیدھا کرکے عارب نے کرختگی سے پوچھا۔

تکلیف سے ان کا برا حال تھا۔

-"وہ چپ کچھ دیر میں یہاں پہنچنے والی ہے ۔۔ "

درد سے تڑپتے ہوئے وہ بمشکل بولا۔

-"اچھا ۔۔۔۔تو پھر یہاں کون لے کے آرہا ہے اور کیسے ۔۔۔ "

عارب کی آواز میں سختی مزید بڑھی۔

مجھے یہ سب نہیں پتا میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ "

کچھ دیر میں یہاں پہنچیں گے ۔۔۔۔آگے وہ چپ ان کے پاس کس چیز

-"میں موجود ہے میں یہ بھی نہیں جانتا۔۔

اس کی آواز مدھم ہوتے ہوتے بالکل بند ہو گئی وہ مر چکا تھا جبکہ اس کا دوسرا ساتھی بے ہوش پڑا تھا۔

میرا خیال ہے ان کو ایک کمرے میں ڈال دیتے ہیں اور ان " کا انتظار کرتے ہیں ۔۔۔اسلم تم باہر جاؤ اور باہر سے سب کچھ بند کرواور ہمیں خبر کرناہم اندر سے سب سمیٹتے ہیں۔۔"۔

عارب نے اس کو حکم دیا پہلے اپنے ساتھیوں کی مرہم پٹی کر کے پہاڑی سے باہر سیف جگہ پر پہنچایا جبکہ مرے ہوئے دشمنوں کی لاشیں پہاڑی کی سائیڈ میں پھینک دی۔

دوسرے کمرے میں پڑا ہوا قالین جس پر پر چند گدے پڑے ہوئے تھے وہ لا کر خون والی جگہ پر بچھا دیا تاکہ باہر سے آنے پر ایک دم سے ان کی نظر بہتے ہوئے خون پر نہ پڑے

آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد اسلم کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

سر دو پٹھان ہیں جن کے پاس انڈوں کے کریٹ ہے اس کے "

علاوہ اس پاس کوئی بھی موجود نہیں۔۔۔ ان دونوں کے

کریٹ ان کے موٹر سائیکل پر نصب سٹینڈ میں موجود ہیں

سر دونوں پٹھانوں نے ساری انڈوں کی ٹرے میں سے ایک

ٹرے نکالی ہے جو سب سے نیچے تھی اب وہ اندر کی جانب

بڑھ رہے ہیں اندر آنے سے پہلے انہوں نے آگے پیچھے تسلی کی ہے سر

وہ پہاڑی راستہ کھول رہے ہیں۔

اسلم گاہے بگاہے اس کو مطلع کرتا رہا چند منٹوں بعد

سیڑھیوں سے دو پٹھان نیچے اترتے نظر آئے ہال میں

چونکہ مدھم سی روشنی تھی اس لئے ان پٹھانوں کی نظر

ان دونوں پر نہیں پڑی وہ دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے اطمینان

سے چلتے ہوئے نیچے آئے۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں اس انڈے کو الگ کر لینا چاہیے دس منٹ "
-"تک گاڑی آ جائے گی۔۔۔

ایک پٹھان دوسرے پٹھان سے مخاطب ہوا اور انڈوں کی

ٹرے سائیڈ پر رکھ کر سوچ بورڈ کی طرف بڑھا جیسے ہی

اس نے لائٹ پر ہاتھ رکھا عارب نے ان پر پستول تان لی ان

کو اتنی بھی مہلت نہ ملی کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے ہتھیاروں

تک لے کر جاتے جیسے ہی عارب نے نے پستول ان کے سر پر

رکھی ایک دم جھک کر اس نے ذرا سا آگے ہو کر گھومتے

ہوئے ٹانگ عارب کے پیٹ میں ماری عارب درد کی شدت

سے دور ہوا اسی دوران اس کے ساتھیوں نے فائرنگ شروع

کر دی جس سے دونوں پٹھان شدید زخمی ہوگئے عارب کے

پیٹ میں اس کے جوتے کی نوک لگی تھی جس سے اس کے

پیٹ میں زخم آیا تھا اپنے آپ کو سنبھالتا وہ سیدھا ہوا

دونوں پٹھان زخمی پڑھے تھے اسی وقت گاڑی روکنے کی

آواز آئی چونکہ اسلم بھی اندر آ چکا تھا اس لیے انہیں

خبر نہ ہو سکی عارب نے سامنے ٹرے پر ایک نظر ڈالی جس

میں 24 انڈے موجود تھے ابھی ان کے پاس اتنا وقت نہیں

تھا کہ وہ سارے انڈے توڑ کر ان میں سے چیک کر سکتے

کہ وہ پٹھان انڈا کیوں الگ کرنا چاہ رہے تھے اس لیے فوری

طور پر پر ٹرے اٹھا کر اس نے سامنے کچن میں موجود خالی

ڈبے میں رکھی اور سب کو چھت کی طرف اشارہ کیا۔

اب کی بارجو لوگ نظر آئے وہ دیکھنے میں ہی ایجنٹ لگ

رہے تھے ان کی نظر جیسے ہی ان زخمی پٹھانوں پر پڑی وہ

تیزی سے اپنے ہتھیار نکالے آگے بڑھے ایک دوسرے کو

خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور دبے پاؤں چلتے ہوئے آئے کچن

کی سائیڈ پر آئے ذرا سا جھانک کر کچن میں دیکھا مگر وہ

خالی تھا کیونکہ کچن کا دروازہ نہیں تھا اس لئے وہاں پر

کسی کے چھپنے کا چانس بھی نہیں تھا دوسرا واش روم کا

دروازہ کھول کر بہت تیزی سے پیچھے ہوا مگر وہاں سے

بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا اس نے ذرا سا سائیڈ سے جھانک

کر اندر دیکھا کمرہ خالی پڑا تھا کیونکہ کمرے میں بھی

کوئی ایسا سامان موجود نہیں تھا جس سے کسی کو چھپنے

کی جگہ مل سکےدونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اشارہ

کیا اب سامنے صرف دو ہی دروازے بچے تھے ایک کمپیوٹر

روم اور ایک واش روم دونوں دبے قدموں دروازے .کے

قریب پہنچے اور اپنی اپنی پوزیشن سنبھال لی ۔

عارب بڑی دلچسپی سے ان کی حرکتیں دیکھ رہا تھا ان کے

وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کوئی اطمینان سے ان کو

دیکھ رہا ہے ان دونوں نے ایک ساتھ دروازوں کو ٹھوکر مار

کر اپنا رخ تبدیل کیا مگر اندر سے کوئی ردعمل نہ پا کر

دونوں نے احتیاط سے سر نکال کر اندر دیکھا کمرہ خالی تھا

اس کے علاوہ کمپیوٹر روم بھی خالی تھا ان دونوں نے اپنی گنز نیچے کی اور

ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھا۔

جو بھی تھا وہ کاروائی کرکے جا چکا ہے انڈوں کی ٹرے "

یہاں موجود نہیں۔۔۔ باس کو خبر ہوئی تو وہ ہمیں زندہ

نہیں چھوڑے گا ۔۔ہم نے بالکل الٹ طریقہ اختیار کیا تھا

اس چپ کو یہاں سے نکالنے کے لئے مگر یہ پاکستانی نہایت

ہی تیز ہیں ۔۔۔۔ہمیں پہلے ہی خطرہ تھا کہ کچھ ایسا ہو

سکتا ہے اسی لئے ہم نے الگ طریقہ اختیار کیا تھا نہ ہم نے

ایئرپورٹ کا راستہ نہ اور نہ ہی بحری راستہ اختیار کیا اور

دیکھو اس کے باوجود وہ لوگ ہم تک پہنچ کر وہ چپ واپس لے کے جا

چکے ہیں۔۔"

وہ اب اطمینان سے باتیں کر رہے تھے انہوں نے اپنے ہتھیار

واپس جیب میں ڈالے اور ایک بار پھر گھوم کر جائزہ لیا

جیسے ہی دونوں ہال میں واپس آئے اللہ اکبر کی صدا بلند

ہوئی اور چھت کے چاروں کونوں سے ایک دم چار لوگوں نے

نیچے چھلانگ لگا دی ان کو ہتھیار نکالنے کی مہلت نہیں

ملی کیونکہ ان چاروں کی گنز ان کے سروں پر موجود تھی ۔

ایک سیکنڈ میں ہی ان دونوں ایجنٹوں نےاپنی کارروائی شروع کر دی ۔

پاکستانی ایجنٹس کو کراٹے کے وار کر کے زخمی کرنے کی

کوشش کی مگر صرف دو منٹ میں ہی انہوں نے ان کے ہر سوال کا جواب دے کے اطمینان سے انہیں قابو کر لیا ۔

دونوں کو وہاں موجود چادروں سے اچھی طرح بند کر ایک طرف ڈالا اور کچن کی طرف بڑھ گئے ۔ چونکہ زخمی ساتھی اس وقت باہر تھے اس لئے ان کو اطمینان تھا اس ٹرے کو باہر نکال کر انہوں نے باری باری سب انڈے توڑے تو ایک انڈا سختی سے مارنے پر بھی نہیں ٹوٹا عارب کو اندازہ ہوگیا کہ وہ چپ اس انڈے کے اندر موجود ہے۔

دشمن نے تو سب خفیہ رکھنے کے لیے کوئی خفیہ انتظام نہیں کیا تھا تاکہ پاکستانی ایجینٹس کو خبر نہ ہو سکے۔

عارب نے اس انڈے کو احتیاط سے اپنے کپڑوں میں موجود خفیہ جیب میں رکھا ان دونوں کو کندھوں پر لاد کر وہ لوگ یہاں سے نکلے آدھا گھنٹہ پیدل چلنے کے بعد اپنی جگہ

پر واپس آئے باقی کے نوجوان زخمی ساتھیوں کو اٹھا کر

پیچھے آرہے تھے اپنے موبائل آن کرکے عارب نے ہیڈ کوارٹر

میں اطلاع دیں کیونکہ اس وقت ان کے پاس نہایت حساس چیز تھی

اس لیے احتیاط زیادہ ضروری تھی ۔

انہوں نے یہیں رک کر ہیلی کاپٹر کے انتظار کرنے کو ترجیح

دی پندرہ منٹ میں ہی انہیں ہیلی کاپٹر کی آواز آنے لگی

ان سب نے اپنے زخمی ساتھیوں کو اٹھایا اور ان ایجنٹس

کو اٹھا کر آواز کی سمت چل پڑے تقریبا دس منٹ کے

تقریبا دس منٹ چلنے کے بعد ایک خالی میدان آیا جہاں

ہیلی کاپٹر موجود تھا سب کو اندر بٹھا کر عارب نے پہلے

سجدہ شکر ادا کیا اور پھر ہیلی کاپٹر میں سوار ہوگیا ۔

دو گھنٹوں کے بعد وہ اپنے مطلوبہ مقام پر پہنچے ایجنٹس

کو پاکستان آرمی کے حوالے کر کےاس نے زخمی ساتھیوں

کو سی ایم ایچ ٹیم کے حوالے کیا اور خود اسلم اور جابر

کو لے کر دوبارہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہوگیا اس بار اس کا

ہیلی کاپٹر ایک خفیہ مقام کر طرف چل پڑا دو گھنٹے کے

سفر کے بعد وہ لوگ اترے تو ان کے استقبال کے لئے آرمی کے بڑے

افیسر موجود تھے ۔

ویل ڈن جوان ۔۔۔۔ہمیں آپ پر فخر ہے ہم واقعی ایئرپورٹ"

اور بحری جہازوں میں تلاش کر رہےتھے آپ لوگوں کو یہی

سوچ ہے جس نے آج ہمارے وطن کو محفوظ رکھا ہے اللہ

۔" تعالی آپ کو ایسی ہزاروں کامیابیاں نصیب کرے

ان کو گلے لگاتے آفیسرز نے نہایت احترام سے کہا ۔

۔"تھینک یو سر ۔۔"

ان کی ہمراہی میں اندر جا کر عآرب نے ہتھیاروں سے اس انڈے کو توڑنے کی کوشش کی مگر بے سود۔

"۔مجھے لگتا ہے کہ یہ انڈا کسی سائنسی طریقے سے بنایا گیا ہے۔۔۔ ۔"

عارب نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے فون سے ایک نمبر ڈائل کیا اور فون عارب کی طرف بڑھا دیا چند لمحے عارب نے بات کی اور ادھر سے ملنے والی ہدایات کو بغور سنا عارب نے ان کی بتائی ہوئی چیزوں کو ایک کاغذ پر اتارا اور وہ کاغذ آفیسرز کی طرف بڑھا دیا آدھے گھنٹے بعد مطلوبہ چیزیں ان کے پاس موجود تھی۔

عارب نے دوبارہ وہی نمبر ملایا اور ادھر سے ملنے والی ہدایات کے مطابق ان چیزوں کو مکس کرکے انڈے کو احتیاط سے پکڑ کر ایک سائیڈ سے اس محلول میں ڈالا

تقریبا آدھا انڈا اس محلول میں چلا گیا ٹائم دیکھ کر اس

نے پانچ منٹ بعد انڈے کو باہر نکالا تو جو آدھا حصہ محلول میں گیا تھا

وہ نرم پڑ چکا تھا۔

عارب نے کٹر کی مدد سے پوری احتیاط کے ساتھ اس انڈے کو کاٹنا

شروع کیا آدھا انڈا کٹا تو کٹر اٹک گیا۔

عارب نے انڈے کو گھما کر دوسری سائیڈ سے کاٹا اور

درمیان میں پہنچنے پر جب دوبارہ کٹر اٹک گیا تو دو کٹرز

کی مدد سے اس نے ان کو علیدہ کر دیا انڈے میں ایک

مائیکروچپ موجود تھی جس کے اوپر ایک باریک سی جھلی تھی۔

عارب نے اس جھلی کو اتارنے کی کوشش کی مگر اس کی

یہ کوشش ناکام گئی اس نے دوبارہ وہی نمبر ڈائل کیا اور

پھر صورت حال بتائیں کیو نکہ یہ انتہائی حساس تھی اس

لیے وہ احتیاط سے کام لے رہا تھا تاکہ معلوم ہو سکے کہ

واقعی یہ ان کی مطلوبہ چپ ہے یا ان کو دھوکا دیا گیا ہے

دوسری طرف سے ملنے والی ہدایات کو بغور سن کر عارب

نے پھر چند چیزیں کاغذ پر گھسیٹیں اور آفیسر کے حوالے

کی مزید آدھے گھنٹے کے بعد وہ چیزیں اس کے پاس موجود

تھی ان چیزوں کی مدد سے اس نے اس جھلی کو نہایت

احتیاط کے ساتھ اس کے اوپر سے اتارا اور اس کو چیک

کرنے کے لیے کمپیوٹر روم کی جانب بڑھ گیا دھڑکتے ہوئے

دل کے ساتھ اس نے مطلوبہ جگہ پر چپ ڈالی اور لیپ ٹاپ

کے اٹیچ کردیا یہ مخصوص لیپ ٹاپ تھا تھا جو ہیک نہیں کیا جا سکتا تھا

لیپ ٹاپ پر مطلوبہ مواد دیکھ کر وہ ایک بار پھر سجدے

میں گر گیا چپ کو واپس نکال کر اس نے لائٹر کی مدد سے

چپ کو جلانا شروع کیا جب ایک طرف سے چپ جل گئ

تو اس کو ہٹا کر دوسری طرف سے اچھی طرح جلایا اور

جب وہ کسی قابل نہ رہی تو اطمینان سے اسے ڈسٹ بن کی

نظر کر دیا وہاں موجود آفیسرز فخر سے اس کو سب کام کرتے ہوئے دیکھ

رہے تھے .

-"ہالہ یہ تم کیا کر رہی ہو ۔۔۔۔۔"

ہالہ کو ایک بڑا ڈبہ پیک کرتے دیکھ کر بیگم خدیجہ نے

حیرانی سے پوچھا ۔

میری پیاری ماں ۔۔۔۔ یہ میری ساری ضروری چیزیں ہیں جو مجھے"

-" وہاں چاہیے

اطمینان سے ڈبے کو بند کرکے اس نے کھڑے ہو کر جواب دیا۔ بیگم

خدیجہ نے گھور کر اسے دیکھا ۔

میری لاڈلی صاحبہ۔۔۔۔ بتاناپسند کرے گی کہ کون سی ضروری چیزیں "

۔" ہیں اس میں

بیگم خدیجہ نے اب کے ذرا کڑے تیوروں سے پوچھا ۔

۔"جی جی ۔۔آپ نہیں پوچھیں گی تو کون پوچھے گا۔۔"

ہالہ نے آنکھیں پٹپٹاتے جواب دیا تو بیگم خدیجہ نے نفی

میں سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہو کہ تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ۔

میری پیاری ماں اس میں میری ساری کتابیں اور میرے

سارے ڈیکوریشن پیس ہے جو میں شارجہ سے لائی ہو اور

آپ کو تو یہ پتا ہے کہ مجھے اپنی ساری چیزیں کس قدر

عزیز ہیں۔ میں ان میں سے ایک بھی چیز یہاں نہیں چھوڑ

کے جاؤ گی۔ ہالہ کی بات سن کر بیگم خدیجہ نے اپنا ماتھا پیٹا۔

۔"کیا میں اندر آنے کی گستاخی کر سکتا ہوں۔۔"

۔دروازہ کھٹکھٹا کر حنان نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔

میں نے نیچے آپ کو دیکھا آپ نہیں تھی۔۔۔ اس لیے آپ کو"
ڈھونڈتا ہوا اوپر آگیا ۔"۔

حنان نے وضاحت دی۔

کیونکہ ہالہ کا نکاح حنان سے ہو چکا تھا اس لیے اس کے ہالہ
کے کمرے میں آنے پر بیگم خدیجہ کو کوئی اعتراض نہیں
تھا۔ہالہ اسے دیکھتے ہی شرم سے رخ موڑ گئ تھی یہی حال
حنان کا تھا ۔ایک بار ہالہ کو دیکھنے پر دل اس زور سے
دھڑکا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔اس لیے دوبارہ دیکھنے کی غلطی
اس نے نہیں کی تھی ۔

آ جاؤ بیٹا۔۔۔ اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے میں ہالہ کو"
دیکھنے آئی تھی کہ یہ کیا کر رہی ہے اب تم تیار ہو جاؤ
میری پاگل بیٹی کو جھیلنے کے لیے دیکھ لو یہ جو اتنا بڑا

-"سا ڈبہ اس نے بنایا ہے یہ جہیز میں ساتھ لے کے جائے گی

بیگم خدیجہ نے ڈبے کی طرف اشارہ کر کے کہا تو حنان ہنس دیا

بے فکر رہیں پھوپھو۔۔۔ آپ کی لاڈلی کے لئے میں نے ایک"

عدد کمرہ الگ سے سیٹ کر دیا ہے جس میں یہ اپنی پسند

سے جس طرح مرضی سے سیٹ کر لیں۔ بیڈ روم میں مجھے

-"کوئی چیز نظر نہ آئے سخت زہر لگتا ہےبیڈ روم بھرا ہوا۔

حنان نے وہی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ہالہ

فورا پلٹی۔

میں نے کونسا وہاں جہاز کھڑا کرنا ہے جو آپ کو سخت برا"

لگے گا۔۔۔ جس طرح میرا کمرہ یہاں پر ہے ویسا ہی کمرہ

-" میں اپنا وہاں سیٹ کرو گی ۔۔۔۔۔مجھے اس کے بغیر نیند نہیں آتی

ہالہ نے کمرے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حنان کو جواب

دیا کچھ دیر پہلے آنے والی شرم غائب تھی حنان نے

دلچسپی سے اس کے اس روپ کو دیکھا اور فورا نظر ہٹائی

دل کی دھڑکن سپیڈ پکڑ چکی تھی حنان نے ایک نظر کمرے

کا بغور جائزہ لیا بیڈ کے اوپر سات آٹھ قسم کے بھالوں پڑے

تھے جبکہ کہ بیڈ کا کارنر سٹینڈ خالی ہوچکا تھا کیونکہ اس

کی چیزیں ڈبے میں منتقل ہو چکی تھیں۔ دیواروں پر ڈھیر

ساری تصویریں تھیں جن میں زیادہ تر پینٹنگز آیت قرآنی اور کچھ لینڈ

سکیپ تھیں۔

میڈم۔۔۔ باقی سب تو ٹھیک ہے مگر میں آپ کو کمرے میں"

بھالو جیسی چیزیں رکھنے کی اجازت نہیں دے سکتا

کیونکہ کمرے میں نماز اور قرآن پاک دونوں پڑھے ہوتے

ہیں اور ویسے بھی اس طرح کی چیزیں رکھنے سے فرشتے نہیں

"""آتے۔۔۔

حنان کا لہجہ سخت تھا اس معاملے میں وہ نرمی نہیں دکھا سکتا تھا

نماز اور قرآن پاک تو ہم دوسرے کمرے میں بھی پڑھ سکتے ہیں ہالہ نے فورا تردید کی

جی نہیں محترمہ۔۔۔۔ میں اپنے کمرے میں ہی نماز اور قرآن"

پاک پڑھنا پسند کرتا ہوں اور ویسے بھی میں زیادہ نمازیں

مسجد میں پڑھتا ہوں لیکن آپ نے تو نماز گھر میں ہی

پڑھنی ہے اور اپنے کمرے سے اچھی جگہ نماز پڑھنے کے لئے

کوئی نہیں ہوتی اس سے ہمارے کمرے میں برکت بھی رہے

گی اور اس برکت کی وجہ سےمیری آپ سے سے لڑائی بھی کم ہوا

کرے گی۔۔۔"۔

بولتے ہوئے حنان نے آخر میں شرارت سے کہا تو ہالہ کو ہنسی آگئی

آپ کو ابھی سے لڑائی کی پڑ گئی ہے۔۔۔ ماما دیکھ لیں "

ابھی تو میں وہاں گی بھی نہیں اور پہلے سے لڑائی کی

باتیں شروع کر دی ہیں آپ کے لاڈلے بھتیجے نے۔۔۔۔ آپ

مجھے نہ کہنا کہ میں لڑاکا ہوں۔۔۔۔ ہالہ کو تو موقع چاہیے

تھا کوئی بات پکڑنے کا بیگم خدیجہ جو خاموشی سے

دونوں کی نوک جھونک سن رہی تھی ایک بار اس کو گھورا مگر وہ ہالہ ہی

کیا جس کو اثر ہو جائے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-"تم ذرا اس کو سمجھاؤ ۔۔۔۔۔۔میں تمہارے لئے چائے بنا لو۔۔۔۔"

خدیجہ بیگم اس کو ہالہ کے پاس چھوڑ کر خود باہر نکل گئیں۔

یوں اکیلے ہالہ کا دل زور سے دھڑکا۔

محترمہ آپ مجھے بتانا پسند کریں گی کہ آپ نے اس کمرے میں کتنی"

-" بار نماز پڑھی ہے ۔۔

حنان کے سنجیدہ لہجے پر ہالہ کے چہرے پر شرمندگی چھا گئی

میں اس کمرے میں نماز نہیں پڑھتی۔اس کی منخنی س آواز نکالی۔

کیا آپ نہیں جانتیں کے زمین کے جس حصے پر بھی ہم نماز

پڑھیں گے قیامت کے دن وہ حصہ ہماری نماز کی گواہی دے گا ہالہ نے

سر جھکا لیا

سوری اس نے ایک لفظی جواب دیا

آپ مجھ سے سوری کرنے کے بجائے اپنے کمرے سے یہ "

بھالواٹھائیں اور دوسرے کمرے میں رکھیں اپنے کمرے میں نماز اور

"قرآن پاک لازمی پڑھنا چاہیے "۔۔۔۔

اس کو یوں شرمندہ دیکھ کر حنان کا دل بے تاب ہوا ۔

میں پھپھو کے پاس آیا تھا اجازت لینے کے لیے ۔۔۔۔۔۔ مجھے"

آپ کو لے کر بازار جانا ہے۔۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں کے آپ میرے

-"ساتھ چل کر کمرے کا فرنیچر اور پردے وغیرہ دیکھ لیں۔

حنان نے اس کو شرمندگی کے اثر سے نکالنے کے لیے دوسری بات شروع کر دی۔

-"روم فرنیچر مجھے پاپا نے لے کر دینا ہے "

ہالہ سر اٹھا کر حیرانگی سے حنان کو کہا

کیوں پاپا نے کیوں دینا ہے۔۔۔۔۔ پاپا اپنی قیمتی چیز مجھے"

دے رہے ہیں وہ کافی نہیں۔۔۔۔۔۔میں پہلے بھی منع کر چکا

ہوں کہ کسی قسم کی کوئی چیز یہاں سے نہیں جائے گی

اور رہی بات فرنیچر کی تو یہ فرنیچر میں آپ کو اپنی

طرف سے گفٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ آپ آرام سے اس پر اپنا حق

جما سکتی ہیں۔ دل چاہے تو آرام سے مجھے اس بیڈ سے

" اترنے کا حکم بھی دے سکتی ہیں۔۔ آخر وہ آپ کا فرنیچر ہوگا

اس کا لہجہ شرارتی ہوا تو ہالہ شرم کے مارے سرخ ہو گئی

۔"آپ خامخواہ اتنا شرما رہی ہیں"

۔ اس چھیڑتا ہوا بولاتو ہالہ تیزی سے اس کے قریب سے

نکل کر باہر چلی گئی کیونکہ چند لمحے اگر یہاں کھڑی رہتی

تو شرما شرما کر آدھی رہ جاتی اس کے یوں تیزی سے باہر

نکلنے پر حنان نے زور سے قہقہہ لگایا اپنی چلبلی سے کزن اس کے دل کو

بھا گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملائکہ بڑی امی سے پوچھ لیتیں کچن میں کوئی کام تو نہیں کرنے

۔"والا۔۔۔

لاونج میں بیٹھی ملائکہ کو دیکھ کر بیگم منور بولی تو

اس نے سر اٹھا کر ماں کو دیکھا اس کی آنکھوں میں اداسی تھی وہ ماں

تھی ایک لمحے میں بھانپ گئیں۔

میں پوچھ چکی ہوں کچھ بھی نہیں کرنے والا بڑی امی"

اپنے کمرے میں ہیں اور جمیلہ کھانا بنا کر اپنے کواٹر میں جا چکی ہے

۔"۔۔

ان کے قریب بیٹھنے پر وہ سر رکھ کر ان کی گود میں لیٹ گئی۔

کیا بات ہے ملائکہ ۔۔۔۔۔۔کیوں اتنی اداس رہتی ہو۔۔۔۔۔ میرا "

بیٹا ابھی تو تمہاری شادی کو ایک مہینہ ہوا ہے ۔۔۔ سجا سنورا کرو خوش

۔"رہا کرو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیگم منور محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی بولیں

ماما ۔۔۔۔سجنا سورنا تو عورت کو اپنے شوہر کے لئے ہوتا"

ہے ۔۔۔۔آپ نے دیکھ تولیا۔۔۔۔۔حسنان رات کو چند گھنٹوں کے

لیے گھر آتے ہیں تو پھر میں کس لئے سارا دن بن سنور کر

گھر میں پھرتی رہو۔۔۔۔ جبکہ گھر میں حنان بھی موجود ہے

۔"مجھے اچھا نہیں لگتا حنان کی موجودگی میں تیار ہو کر گھر میں رہنا۔۔

۔

ملائکہ کے لہجے میں عجیب سی بیزاری تھی بیگم منور نے

سمجھا بجھا کر اس کو جانے سے روک لیا تھا وہ چاہتی

تھی کہ کچھ ٹائم وہ حسنان کے ساتھ گزارے اس کو

سمجھیں اس دوران ہالہ اور واثقہ کی شادی بھی گزر جاتی

وہ خود بھی دیکھ رہی تھیں کہ حسنان کی مصروفیت حد

سے زیادہ بڑھ گئی ہے وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھی

کہ افتخار صاحب جن کا ہاسپٹل تھا وہ کینسر کی وجہ سے

اپنے ہی ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھے ان کی بیماری بگڑ چکی

تھی اس لیے حسنان کا زیادہ وقت وقت ان کے پاس ہی

گزرتا وہ چاہتا تھا کہ آخری وقت میں وہ انہیں اس بات کی

کمی محسوس نہ ہونے دیں کہ وہ صاحب اولاد نہیں اس کی کسی سے کوئی بات شیئر نہ کرنے کی عادت اس کو کتنا نقصان دے رہی تھی اس بات سے وہ بے خبر تھا ملائکہ کو اپنے ساتھ کا پورا یقین نہیں دلا پایا تھا تھا اوپر سے افتخار صاحب کی حالت نے اس کو پریشان کیا ہوا تھا اس وجہ سے وہ ملائکہ کو بہت کم وقت دے رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سعدین کو ایئرپورٹ پر سکیورٹی نے گرفتار کر لیا تھا ۔ اس نے جو سامان درآمد کیا تھا اس میں ہیروئن کی بھاری مقدار موجود تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ ایسا کچھ ہو سکتا ہے لاکھ اس نے اپنی صفائیاں پیش کی سکیورٹی نے اس کی کسی بات پر کان

نہیں دھرے اس کے سامان سے نکلنے والی ہیروئن نے اس کو سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔ بہت مشکل سے اس نے موبائل سے رابطہ کرکے شمائل کو ساری بات بتائی وہ خود بھی شدید پریشان ہوں گیٔ اچانک سے ہونے والے اس واقعے نے ان کو اندر تک ہلا دیا تھا شمائل نے والد کی مدد سے بہترین وکیل کیا مگر ثبوت چونکہ سعدین کے خلاف تھا اس لیے کو اس کو بھاری مقدار میں ہیروئن لانے کے جرم میں 20 سال کی سزا سنائی تھی سعدین کو لگا وہ پاگل ہو جائے گا نا کردہ گناہ کی سزا اس کے لیے موت کے برابر تھی سعدین کو سزا ہونے کے بعد شمائل سعدین کے کہنے پر واپس پاکستان چلی گئی تھی چونکہ عدالت نے اس کا پاسپورٹ ضبط کر لیا تھا اور اس کو کاروبار کے لیے ملنے

والا پرمٹ بھی کینسل کردیا گیا تھا اس لیے شمائل کے یہاں اکیلے رکنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا تھا۔سعدین راتوں کو جاگ کر کر خدا کے حضور سجدہ ریز ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا اور رونے سے جب دل پر سکون ہو جاتا تو اطمینان سے سو جاتا اس کو یقین ہو گیا تھا کہ اللہ نے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں جو وہ جانے انجانے میں کر چکا تھا اس لیے اب وہ اس یقین کے ساتھ دعا مانگتا تھا کہ کبھی تو اس کی بے گناہی ثابت ہو گی ۔

-"کیا ہم اکیلے بازار جائیں گے ۔۔"

ہالہ کو اکیلے اس کے ساتھ جانے پر گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

محترمہ۔۔۔۔ آپ کو مجھ سے گھبرانے کی کوئی ضرورت "

نہیں ایک تو میں آپ جیسی چیزیں نہیں کھاتا اور دوسرا

ماما کا حکم ہے کہ اپنی بیگم کو ساتھ لے لو اور جا

کر خریداری کرو ہم کب تک تم لوگوں کے ساتھ چلیں گے اب بڑے

ہو گئے ہو اس لئے اپنے کام خود کرو۔۔"

حنان نے نہایت اطمینان سے اس کو آگاہ کیا ان کی بات

سن کر ہالہ پریشان ہوئی حنان اس کی پریشانی سمجھ رہا

تھا کیونکہ وہ پہلی بار یوں اکیلے اس کے ساتھ جا رہی تھی.

ان کے درمیان ایک عدد حلال رشتہ موجود تھا جس کی بنا

پر حنان اس کو کہیں بھی لے جا سکتا تھا بشرطیکہ بڑوں

کی اجازت ہوتی۔کیونکہ معاشرتی حدودوقید سے وہ بخوبی آگاہ تھا۔

آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں میں آپ کا محرم ہو میرے "

ساتھ آپ کو کہیں بھی جانے میں پریشانی نہیں ہونی

-"چاہیے اچھے بچوں کی طرح جاکر تیار ہوں میں گاڑی نکالتا ہوں۔۔

نرمی سے اس سے مخاطب ہو کراپنی بات کہہ کر حنان باہر

نکل گیا بیگم خدیجہ پیچھے کھڑی ساری بات سن رہی تھی۔

وہ چائے کے لیے بلانے آئیں تھیں۔ انہیں اپنی بیٹی پر بے

ساختہ پیار آیا کچھ ہی دیر میں دونوں علی رضوی صاحب

کی بتائی ہوئی فرنیچر مارٹ پر موجود تھے جہاں پر

موجود بیش قیمت فرنیچر کی ڈیزائننگ نے ہالہ کو متاثر کیا۔

-" میرا خیال ہے یہ والا سیٹ ٹھیک رہے گا"

حنان نے ٹاہلی کلر کے فرنیچر کی طرف اشارہ کیا جس کی

کراون پر آف وائیٹ کشن ڈیزائن جبکہ کشن کے اطراف میں

چنیوٹی ڈیڑائن تھا جو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا۔

پہلے آپ مجھے بتائیں کہ فرنیچر آپ میرے لئے لے رہے ہیں یا-"

-"اپنے لیے ۔۔

ہالہ کی بات پر حنان نے حیرت سے اسے دیکھا

میرے خیال میں ہم دونوں ایک ہی کمرے میں رہیں گے تو پھر یہ "

-"میرا اور تمہارا کیا ہوا ۔۔

اس کی بات پر حنان کو ذرا غصہ آیا ہالہ کو یکدم رونا آیا

-" اگر میں ماما پاپا کے ساتھ آتی تو انہوں نے میری پسند سے لینا تھا"

اس نے اپنا اصل دکھ اس کے سامنے آشکار کیا حنان کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے

-" ٹھیک ہے آپ اپنی پسند سے لے لیں "

حنان نروٹھے لہجے میں کہہ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا ہالہ نے

سارے مارٹ کا ایک بار چکر لگایا اور واپس حنان کے پسند کیے ہوئے فرنیچر کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی-

-"دیکھیں۔۔ یہ والا زیادہ اچھا لگ رہا ہے میں بس یہ ہی لو گی۔ "

حنان کو متوجہ کر کے اس نے اشارہ کیا تو حنان نے حیرت سے اس کو دیکھا ۔

-"میں نے بھی تو یہی پسند کیا تھا"

اس نے نا سمجھی سے کہا

-"وہ آپ نے پسند کیا تھا یہ اب میں نے پسند کیا ہے"

ہالہ کے ہونٹوں پر دبی دبی ہنسی تھی جو نقاب ہونے کی وجہ سے حنان کی نظروں سے اوجھل تھی ورنہ وہ جان جاتا کہ ہالہ نے یہ سب اس کو ستانے کے لیے کیا تھا۔

میچنگ پردے اور روم ڈیکوریشن کا سامان بھی یہ سے مل گیا تھا۔

ہالہ نے سب کچھ پسند کر کے ڈن کیا توحنان نے شکر ادا کیا چار گھنٹے لگا کر ایک فرنیچر سیٹ پسند ہوا تھا۔

باقی شاپنگ بیگم مدحت بیگم ہالہ اور باقی سب کو لے کر مکمل کر چکی تھیں اس لیے حنان نے پیمنٹ کر کے اڈریس لکھوایا۔

"کچھ کھاو گی۔"

۔گاڑی میں بیٹھتے ہی حنان نے پوچھا تو اس نے نفی میں

سر ہلایا۔حنان مسکراتا ہوا گاڑی سٹارٹ کر کے مین روڈ پر لے آیا۔

موبائل کی بیل سن کر واثقہ نے موبائل اٹھایا اور ایک نگاہ

آنے والی کال پر ڈالیں عارب کا نمبر دیکھ کر اس کا دل

دھڑکا آگے پیچھے نگاہ کی تو خدیجہ بیگم نظر نہ آئیں اس

نے کال اٹینڈ کر کے موبائل کان کے ساتھ لگایا۔

"اسلام وعلیکم۔ "

اس کی کپکپاتی آواز عارب کے کان میں پڑی تو بے ساختہ مسکرایا

۔" وعلیکم السلام ۔۔۔۔کیسی ہیں آپ ۔۔۔۔گھر میں سب کیسے ہیں"

عارب کی ہشاش بشاش آواز سن کر اس نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

-"الحمداللہ ۔۔۔ یہاں پر سب خیریت ہے آپ بتائیں"

اس کی آواز ہلکی ہو گئی کہ عارب بشکل سمجھ پایا۔

- جی اللہ کے شکر سے میں بالکل ٹھیک ہوں اور اپنے بزرگوں "

"اور آپ کی دعاوں سے میں مشن میں کامیاب ہوکر لوٹا ہوں ۔۔۔

عارب نے گویا اس کو خوشخبری سنائی

-"بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔ "

۔وہ دل سے خوش ہوئی اس کی کامیابی پر۔

میں نے آپ سے کچھ پوچھنا تھا اسی لیے کال کرنے کی زحمت کی"۔"

اس نے تمہید باندھی۔

-"میں سن رہی ہوں آپ بولیں۔ "

میں چاہتا ہوں کے نکاح کے ساتھ رخصتی بھی ہو جائے اگر آپ کی"

-"اجازت ہو تو۔

عارب کی بات پر اس کا دل زور سے دھڑکا چند لمحے اسے

سمجھ نہ آیا کیا جواب دے وہ اپنی منوانے کے بجائے بڑے مان سے اس

سے پوچھ رہا تھا ۔

۔"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔"

واثقہ نے بولتے ساتھ فورا سے کال کاٹی دوسری طرف کال

کٹنے کی آواز پر دل کھول کر ہنسا اس کی اجازت نے گویا اس کا دل

خوشی سے بھر دیا تھا ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ یہ خوشخبری سنانے کرنل صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔

خدیجہ بیگم کے آنے پر اس نے عارب سے ہوئی بات ان کو بتا دی ۔

ان کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ تیاری پہلے ہی مکمل کر

چکی تھی دونوں گھروں کے والدین جہیز لینے سے سختی

سے منع کر چکے تھے اس لئے کوئی لمبی چوڑی تیاری نہیں تھی

بیگم خدیجہ نے کلیم صاحب کو عارب کی خواہش سے آگاہ کیا

۔

حسنان گھر آیا تو سامنے ہی لاؤنج میں بیگم منور کو جاگتا دیکھ کر ان کے پاس آیا۔

۔" چچی ماں۔۔۔۔۔۔ آپ اتنی رات کو کیوں جاگ رہی ہیں"

رات کے بارہ بج رہے تھےاس کو پریشانی ہوئی کہ کہیں ان کی طبیعت تو خراب نہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا ۔۔۔۔میں آپ کا انتظار کر رہی تھی کھانا گرم کرو آپ کے "

۔" لیے۔۔

انہوں نے بہت محبت سے اس سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا کر ان کے قریب بیٹھ گیا

۔"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔ "

اس کے لہجے میں پریشانی تھی

بیٹا ۔۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں شکر ہے اللہ کا ۔۔۔۔بس آپ سے "

کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔۔۔ اس لئے جاگ کر آپ کا انتظار کر

۔"رہی تھی۔۔۔۔۔ آپ دن میں گھر موجود نہیں ہوتے۔۔

انہوں نے ہلکا سا شکوہ بھی کیا

سوری چچی ماں ۔۔۔۔۔افتخار انکل کی طبیعت بہت خراب"

ہے اس لیے میں زیادہ وقت ان کے ساتھ گزارتا ہوں ۔۔۔۔۔آپ

جانتی ہیں ان کی کوئی اولاد نہیں اس وقت میری ان کو بہت ضرورت

۔"ہے ۔۔

اس کی تھکن اس کے چہرے سے عیاں تھی

۔"اللہ پاک ان پر اپنا کرم کرے ۔۔ ان کو آسانی دے"

انہوں نے دل سے دعا دی ایک سال پہلے ان کی بیگم کا

انتقال ہو چکا تھا قریبی عزیز سارے ملک سے باہر تھے اس لیے وہ

پاکستان میں بالکل ہی اکیلے تھے۔

-"آپ بتائیں چچی ماں۔۔۔۔۔۔ آپ کو کون سی بات کرنی تھی ۔ "

حسنان کے لہجے میں بے چینی تھی

مجھے ملائکہ کے بارے میں آپ سے بات کرنی ہے ۔۔۔۔میرا"

-"خیال ہے یہاں بیٹھنے کے بجائے آیئے ہم باہر لان میں چلتے ہیں ۔۔

انہوں نے کہا توحسنان کا دل زور سے دھڑکا فورا ہی

پریشان ہو کر اس نے بیگم منور کا چہرہ دیکھا جہاں پر

خفگی یاپریشانی نہیں تھی ان کی تلقید میں کھڑاہوتا

پیچھے چل پڑا باہر ہلکی سی خنکی تھی ۔

-"چچی ماں سب خیریت ہے ۔"

اس کے لہجے سے بیتابی عیاں تھی

بیٹا ۔۔۔۔اگر خیریت ہوتی تو مجھے آپ سے بات کرنے کی ضرورت "

-"نہ پڑتی ہے ۔

ان کے لہجے سے افسردگی ظاہر ہونے لگی

-"آپ مجھے کھل کر بتائیں کیا بات ہے۔۔ "

سیدھا ہوتا بےتابی سے بولا تو منور بیگم نے چند لمحے سوچا اور پھر اس کی طرف دیکھا ۔

ملائکہ کو لگتا ہے کہ آپ اسے پسند نہیں کرتے۔۔۔۔نہ صرف"
یہ بلکہ وہ یہ بھی سوچتی ہے کہ آپ کسی اور لڑکی کو
پسند بھی کرتے ہیں ۔۔۔۔اس کا یہ بھی خیال ہے کہ آپ نے یہ
شادی صرف بڑے ابو کے دباؤ میں آکر کی۔۔۔۔ آپ اس شادی
سے خوش نہیں ۔۔۔۔۔ان سب باتوں کی وجہ سے وہ مجھ
سے یہاں سے جانے کی ضد کر رہی تھی ۔۔۔۔میں نے اس کو
بہت مشکل سے راضی کیا ہےچند ماہ آپ کے ساتھ رہنے کے

لئے تاکہ وہ جن چیزوں پر سوچ رہی ہے ان کے ٹھیک یا غلط

ہونے کا اندازہ اسے صحیح سے ہو سکے کیونکہ پچھتاوا

بہت بری چیز ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ آج میں اس کی بات سن کر اس کو

لے کر یہاں سے چلی جاتی تو ہو سکتا تھا آئندہ زندگی میں

یہ بات اس کے لئے تکلیف کا باعث بنتی۔۔۔۔۔۔ یہی سوچ کر

میں نے اس کو رکنے کا مشورہ دیا اور اب آپ سے بات کرنے

کی وجہ یہ ہے کہ میں جاننا چاہتی ہوں کہ ملائکہ کے دل

میں موجود یہ خدشات کتنے فی صد درست ہیں"۔

انہوں نے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کی اس دوران ان کا

سارا دھیان حسنان کے چہرے پر تھا جہاں انہوں نے اپنی

باتوں سے ہونے والی تکلیف اس کے چہرے پر رقم دیکھی۔

"چچی ماں۔۔۔۔۔ میں نے ملائکہ سے شادی کا فیصلہ پاپا کے

دباؤ میں آکر نہیں کیا بلکہ یہ میری دلی خواہش تھی۔۔۔۔۔۔

اگر پاپا نے سعدین کی منگنی میری غیر موجودگی میں نہ

کی ہوتی تو شاید آج حالات مختلف ہوتے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے جب

پتہ چلا تو پانی سر سے گزر چکا تھا اس لئے میں خاموشی

سے پیچھے ہٹ گیا لیکن جب اللہ تعالی نے اس کو خود ہی

میرے نصیب میں لکھ دیا تو چچی ماں آپ نہیں جانتیں کہ

میں نے کس طرح اس خوشی کو محسوس کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے

اللہ کے حضور سجدہ ریزہو کر میں نے شکر ادا کیا تھا ۔۔۔۔۔

مجھے نہیں معلوم کہ ملائکہ کو کیوں لگا کہ میں کسی

دوسری لڑکی کے ساتھ ہو ۔۔۔۔شاید ہاسپٹل سے آنے والی

نرسز یا لیڈی ڈاکٹرز کی کالز سے اس کو غلط فہمی

ہوئی ۔۔۔۔۔۔۔میں جانتا ہوں ابھی تک میں اس کو وہ اعتبار

نہیں دے سکا ۔۔۔۔۔۔۔آپ اسے میری کمزوری سمجھ لیں کہ

کے میں کھل کر اپنے جذبات کا اظہار اس سے نہیں کر

سکا ۔۔۔۔شاید اتنے سال ہاسٹلز میں رہنے کی وجہ سے میں سب سے دور

ہو گیا۔"

وہ آہستہ آواز میں بول رہا تھا اسے لگا اگر آج وہ نہ بولا تو شاید اسکی

متاع حیات اس سے دور ہو جائے۔"

میرا بچہ۔۔۔۔ اگر ایسی بات تھی تو آپ کو پہلے دن ہی"

ملائکہ کو کہہ دینا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔ آپ کی ذرا سی نادانی نے

آپ دونوں میں کتنا فاصلہ پیدا کردیا ہے۔۔۔۔ آپ ابھی جائیں

اور جا کر اس سے ساری بات شیئر کریں۔۔۔۔ صبح مجھے

اپنی بیٹی کے چہرے پر مسکراہٹ نظر آنی چاہیے ۔۔۔۔ ورنہ

میں آپ کے دونوں کان کھینچ کر لمبے کر دوں گی۔۔۔۔۔۔"

اس کا کان کھینچتے ہوئے انہیں حسنان کا بچپن یاد آگیا ۔۔۔۔

یوں ہی وہ شرارت کرنے پر تینوں کے کان کھینچ کر کہتی تھی۔

اس نے بیگم منور کا ہاتھ تھام کر بوسہ دیا۔

آپ دنیا کی سب سے بیسٹ چچی ماں ہیں۔۔۔۔ آپ کا بہت "

شکریہ آپ نے مجھے آگاہ کر دیا ورنہ ملائکہ کے جانے کے بعد میں بس

۔"سانس لیتا انسان رہ جاتا۔۔۔

اس نے سچے دل سے کہا تو بیگم منور نے اس کا ماتھا چوم

کر کندھے کو تھپتھپایا

۔"اب جاؤ اور جو میں نے کہا ہے اس پر عمل کرو "

۔"چچی ماں۔۔۔۔ ابھی تو وہ سو رہی ہوگی"

حسنان نے کہا تو بیگم منور کا دل کیا ایک کھینچ کر اس

کو لگائیں ۔ابھی بھی اسے ملائکہ کی نیند کی پرواہ تھی۔

لڑکے ۔۔۔۔۔۔۔سدھر جاؤ۔۔۔۔۔اگر وہ جاگ گی تو کون سا قیامت "

آ جائے گی۔۔۔۔۔۔ آپ کی بات سننے کے لیے اس کا جگانا

ضروری ہے اور ابھی ساری بات کرو۔۔۔ کل کو کیوں دیکھتے ہو"۔

وہ بولیں تو حسنان کو جیسے ان کی بات سمجھ آگئی

"ٹھیک ہے جاتا ہوں۔ "

فورا ہی کھڑے ہو کر اس نے کہا اور ایک لمحہ ضائع کیے

بغیر اندر کی طرف بڑھ گیا اس کی تیزی پر بیگم منور

مسکرائیں اور خود بھی اندر کی جانب بڑھ گئیں ان کا اپنا نیند سے برا

حال تھا ۔

حنان کمرے میں داخل ہوا تو ملائکہ سامنے ہی چادر اوڑھے

سو رہی تھی۔ اس نے قریب جا کر اس کا چہرہ دیکھا اور

آہستگی سے اس کے چہرے پر آئے بال اپنی انگلی سے

پیچھے کیے ۔اسے لگ رہا تھا کہ ملائکہ کو جگانا مشکل کام

ہے ۔کمرے میں ایک چکر لگا کر وہ پھر دوبارہ ملائکہ کے

پاس آیا اور اس کو ہلکی سی آواز دیں جس پر ملائکہ کو رتی برابر بھی اثر

نہیں ہوا۔

حسنان نے ارد گرد دیکھا کوئی ایسی چیز نظر نہ آآئیں جس

سے ملائکہ کو جگا سکتا اچانک اسے خیال آیا اس نے جلدی

سے موبائل نکالا اور الارم لگا کر ملائکہ کے قریب رکھ

دیا چند سیکنڈ بعد الارم پوری آواز میں چنگاڑا تو ملائکہ ہڑبڑا کر اٹھ گئی۔

سامنے کھڑے حسنان کو دیکھ کر اس نے سائیڈ میں پڑے

موبائل کو دیکھا جس کا الارم بدستور بج رہا تھا ایک دم

اٹھنے کی وجہ سے اس کے دل کی دھڑکن کل تیز ہو گئی تھی۔

اس نے فون اٹھا کر الارم بند کیا اور فون حسنان کی طرف بڑھا دیا

آپ مجھے آواز دے کر بھی جگا سکتے تھے ۔۔۔۔میرے کانوں کے "
۔"پردے پھاڑ نا ضروری نہیں تھا ۔۔

اس کی خفگی بھری آواز پر حسنان کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ملا ئکہ نے حیرانی سے اس کے خوشگوار موڈ کو دیکھا اسے

سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آج حسنان کا موڈ ایسا کیوں ہے ۔

اٹھو اور جاکر ہاتھ منہ دھو کر آؤ ۔۔۔۔۔۔ ۔مجھے تم سے بہت ضروری"
۔"بات کرنی ہے ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چہرے پر سنجیدگی طاری کر کے اس نے ملائکہ سے کہا تو وہ چونکی ۔

ایک لمحے کو وہ اندر سے ڈر گئی تھی۔ اپنے آپ کو سنبھالتی اٹھ کر

واشروم کی جانب بڑھی۔

اس کے آنے تک حسنان نے جوتے اتار کر اپنے پاؤں سیدھے

کیے ایک گلاس پانی پی کر اپنے آپ کو تیار کیا اس کا دل تیز تیز

دھڑک رہا تھا ۔

۔کچھ سوچ کو وہ الماری کی طرف بڑھا اور الماری کا خفیہ خانہ کوڈ لگا کر کھولا جس کا پتا صرف اسے تھا ۔

ملائکہ کے آنے تک اس نے اس خانے میں موجود کارڈز اور گفٹس اٹھا کر بیڈ پر رکھے ۔

اسے لگا کہ ان چیزوں کے بعد اسے اپنی صفائی میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

ملائکہ باہر آئی تو حنان کو سامنے صوفے پر بیٹھا دیکھ کر ٹھٹکی ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔"آپ کھانا کھائیں گے ۔۔"

اسے لگا شاید کھانا گرم کرنے کے لیے جگایا ہے۔

اس کا لہجہ سادہ تھا کسی بھی جذبات سے عاری۔

نہیں۔۔۔۔ کھانا نہیں کھانا ۔۔۔۔۔۔۔ہاں اگر آپ اپنے پیارے "

ہاتھوں سے میرے لئے ایک کپ چائے کا بنا کر لے آئیں تو مجھے بہت

۔"خوشی ہوگی۔۔

حسنان کی بات سن کر ملائکہ نے تعجب سے اسے دیکھا اس کا بدلہ ہوا لہجہ اسے چونکا رہا تھا۔

میں ابھی لاتی ہوں وہ سرعت سے باہر نکلی ۔

کچھ دیر بعد چائے بنا کر آئی تو حسنان بیڈ پر بیٹھ کر اس کا انتظار کر رہا تھا ۔اس کی نظر بیڈ پر موجود چیزوں پر گئی تو آنکھوں میں حیرانگی اتری۔

حسنان بغور اس کا جائزہ لے رہا تھا اپنی سائیڈ سے آکر ملائکہ نے چائے کی ٹرے اس کی جانب بڑھائی تو اس نے

ایک ہاتھ سے ٹرے پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھاما اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ملائکہ کو آج شاک پہ شاک لگ رہا تھا ۔

تمہیں میرا ذرا خیال نہیں ۔۔۔صرف ایک کپ چائے کا بنایا"

۔"ہے میرا ساتھ دینے کے لئے اپنے لیے بھی بنا لیتی۔۔۔۔

حسنان کی نرم آواز اس کی سماعت میں اتریں تو اس کا

دل زور سے دھڑکا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آج

حسنان کو کیا ہوا ہے معمول سے ہٹ کر اس کا یہ عمل ملائکہ کو پریشانی

میں ڈال رہا تھا ۔

حسنان نے اس کو تزبزب کا شکار دیکھ کر کارڈز اور گفٹس

کی طرف اشارہ کیا ملائکہ نے کچھ الجھن سے ان چیزوں

کو دیکھا اور ترتیب سے پڑھے ہوئے کارڈ میں سے سب سے

اوپر موجود کارڈ کو اٹھا کر کارڈ کو کھولا یہ حسنان کے

ہاتھ سے لکھا ہوا برتھ ڈے کارڈ تھا اس نے باقی کارڈز پر

نظر ڈالی جو تعداد میں دس یا اس سے کم تھے جب کہ

گفٹ کی تعداد بھی اتنی ہی تھی ملائکہ نے سارے کارڈ باری

باری کھول کر دیکھیں اور اس کے بعد گفٹ کی طرف ہاتھ

بڑھایا اس دوران حنان کا سارا دھیان ملائکہ پر تھا مگر اس

سے سپاٹ تاثرات اسے پریشان کرنے لگے تھے۔

پہلا گفٹ کھلنے پر اس کی آنکھوں میں تحیر پھیلا۔

یہ کانچ کا بنا ہارٹ تھا جس میں چھوٹے چھوٹے دولہا دلہن

ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے کھڑے تھے۔گفٹ پر کوئی ڈیٹ نہیں تھی۔

احتاط سے اسے واپس ڈبے میں ڈال کر اس نے دوسرا گفٹ کھولا ۔اس بار پھر اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں ۔یہ کرسٹل کا بنا تاج محل تھا جو اس قدر نازک تھا کہ اسے

اٹھاتے ڈر لگ رہا تھا۔حسنان خاموشی سے اس کے بدلتے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

ملائکہ نے تیسرا ڈبہ کھولا تو اس میں لکڑی کا چھوٹا سا

جھولا تھا اس میں بھی لڑکا اور لڑکی اکٹھے جھولے میں

بیٹھے تھے۔اس بار ملائکہ نے سر اٹھا کر حسنان کو ناسمجھی سے دیکھا۔

-"یہ سب کیا ہے ۔۔۔ آپ مجھے یہ کیوں دکھا رہے ہیں ۔۔"

وہ واقعی نہیں سمجھی تھی کہ ان برتھ ڈے کارڈز اور گفٹس کا کیا مقصد تھا ۔

حسنان نے کپ واپس ٹرے میں رکھا اور ٹرے اٹھاکر سائیڈ پر رکھ دی۔

ان گفٹس سے اس نے سنہری رنگ کا ایک گفٹ نکالااور

ملائکہ کی طرف بڑھا دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-"اسے کھولو۔۔۔"

حنان نے کہا تو ملائکہ نے ربیپر اتار کر کھولا اور ڈبے میں

ہاتھ ڈال کر اس نے باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ایک

چوکور باکس تھا جس پر چھوٹے چھوٹے دل بنے ہوئے تھے ملائکہ نے

احتیاط سے باکس کھولا۔

-"۔ول یو میری می ۔۔۔ "

۔باکس کھلتے ہی چھوٹا سا لڑکا زرا سا جھک کر گنگنایا۔اس بار ملائکہ کا دل پھر زور سے دھڑکا۔

یہ میں نے تمھاری اٹھارویں سالگرہ پر لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر " دینے کی نوبت نہیں آئی ۔۔۔۔۔کیونکہ پاپا نے مجھے اسی دن ہاسٹل واپس بھجوا دیا تھا اور اس کے بعد۔۔۔۔۔۔۔ جب میں واپس آیا تو مجھے پتا چلا کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔پاپا نے تمہارا رشتہ سعدین بھائی کے ساتھ طے کر دیا ہے ۔۔۔۔۔۔۔میں اسے اپنا نصیب سمجھ کر خاموش ہو گیا ۔۔۔۔۔تمھاری محبت کو میں نے اپنے دل میں ایک کونے میں چھپا دیا کیونکہ تم میرے بھائی کی امانت تھی۔۔۔۔۔۔۔ میں خیانت کا مرتکب نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔میں ہاسٹل سے واپس آنے کے بعد اپنا زیادہ وقت انکل افتخار کے ساتھ ہاسپٹل میں گزارتا تھا۔۔تاکہ تم

سے دور رہ کر تمھیں بھول سکوں۔۔۔۔ پھر جیسے ہی میری

ہاؤس جاب مکمل ہوئی تو میں نے انکل کا ہاسپٹل جوائن

کرلیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔خدا گواہ ہے کہ میں نے کبھی بھی تمہارے لئے

اور سعدین بھائی کے لئے برا نہیں سوچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمیشہ تم

دونوں کی خوشیوں کی دعا مانگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شاید اللہ کو

کچھ اور منظور تھا۔۔۔۔۔۔۔۔تم خود بخود میرے نصیب میں

لکھ دی گئی۔۔۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ میں تم سے اپنی محبت

کا اظہار نہیں کر سکا ۔۔۔۔۔۔۔۔میں ڈرتا تھا کہ کہیں تم مجھے

غلط نہ سمجھو ۔۔۔۔۔۔۔۔مگر آج چچی ماں سے تمہاری بے

اعتباری کا سن کر مجھے اپنے اوپر افسوس ہوا کہ میں نے کیوں اتنے دن

ضائع کر دیے ۔۔۔۔"۔

حسنان کے بولے گئے الفاظ پر ملائکہ ششدر سی اسے دیکھی گئی ۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کا گریبان تر کر رہے تھے۔

حسنان نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ صاف کیا۔

پلیز اگر تم نے رونا بند نہ کیا تو میں بھی رونے لگ جاؤں"

-"گا اور تم نہیں جانتی میں کتنا برا روتا ہوں۔۔۔

حسنان کے بولنے کی دیر تھی ملائکہ نے سر جھکا کر اپنے

باقی ماندہ آنسو صاف کیے مگر آنسوؤں کو شاید آج ہی باہر

نکلنے کا ٹھیک طرح سے موقع ملا تھا۔ اس لیے وہ دوبارہ

گالوں پر لڑھک آئے۔اس بار حسنان نے اس کے آنسو صاف

کرنے کے بجائے اس کو بازو کے گھیرے میں لیا اور سینے

سے لگا لیا۔

ملائکہ کوٹوٹ کر رونا آیا کچھ دیر بعد جب دل کی

بھڑاس نکال چکی تو ملائکہ نے سر اٹھا کر ذرا پیچھے ہو

کر اپنا چہرہ دوبارہ صاف کیا۔ حسنان نے اپنی گرفت ڈھیلی کی تو وہ سرخ چہرہ لیے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی ۔

"اگر کچھ اور پوچھنا ہے تو پلیز پوچھ لو یہ نہ ہو کہ کل تم پھر چچی ماں کو میری کوئی شکایت لگا دوں۔۔"۔

اس کے لہجے میں شوخی تھی ملائکہ نے نفی میں سرہلایا

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سب سچ تھا حسنان اس سے محبت کرتا تھا اس کی آنکھوں میں سچائی صاف نظر آرہی تھی جو ملائکہ نے بغور دیکھی تھی۔

"اب ان ثبوتوں کے بعد یقینا تمہارا شک دور ہوگیا ہوگا کہ میں کسی اور لڑکی کو پسند کرتا ہو ۔۔۔"۔

حسنان کی بات پر ملائکہ نے آہستہ سے سر اٹھا کر اس کو دیکھا۔

چند سیکنڈ سے زیادہ نظر نہیں اٹھا سکی کیونکہ حسنان کی آنکھوں میں چمکنے والے جگنو دیکھنا اس کے بس سے باہر تھا۔

حسنان کو یقین ہوگیا کہ صبح اس کی چچی ماں اپنی بیٹی

کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھیں گی اور اس کا یہ یقین غلط نہیں تھا۔

بیگم منور صبح کچن میں آئیں تو بیگم علی پہلے سے موجود تھیں۔

اس وقت وہ علی صاحب کے لیے لئے چائے بنانے آئی تھیں۔

بیڈ ٹی کی عادت ان کو شروع سے تھی۔ بیڈ ٹی کے بغیر ان کی صبح نہیں ہوتی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-"کیا بات ہے ۔۔۔۔تمہاری طبیعت ٹھیک ہے ۔۔ "

بیگم مدحت نے بیگم منور کو سست دیکھا تو پوچھا ۔

بس بھابی سر میں درد ہے۔۔۔ میں نے سوچا چلو بریڈ کھا لو ساتھ"

-"ٹیبلٹ لے لیتی ہوں ۔۔

ان کی آواز سے ان کی تکلیف کا اندازہ ہو رہا تھا تم بیٹھو

میں چائے بنا رہی ہوں بریڈ بھی گرم کرتی ہوں ۔کھا

کے ٹیبلٹ لے لینا اور اگر آرام نہ آئے تو حسنان اٹھتا ہے تو اس کو چیک بھی کروا لینا ۔

بیگم مدحت نے ہمدردی سے کہا۔ تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا

-"بھابھی آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔۔"

جھجکتے ہوئے بیگم منور نے کہا ۔

-"تم نے جو پوچھنا ہے تسلی سے پوچھو اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔"

اس کے سامنے چائے رکھتے ہوئے ہوئے بریڈ ٹوسٹر سے نکال کر پلیٹ میں رکھی اور جیم کے ساتھ ان کے سامنے رکھ دی

"بھابی کیا آپ ملائکہ سے ناراض ہیں۔۔ "

سر کو جھکائے آہستگی سے پوچھا تو مدحت نے حیرت سے ان کو دیکھا

-"تمہیں ایسا کیوں لگا ۔۔ "

بھابھی یہ مجھے نہیں ملائکہ کو لگتا ہے کہ اب آپ اس کو

پہلے کی طرح پیار نہیں کرتیں اور اس بات کی وجہ سے وہ بہت پریشان رہتی ہے۔۔۔۔"-

انھوں نے جھجکتے ہوئے بات شروع کی۔۔۔

"- بھابی آپ سے ایک بات کرنی تھی"

بیگم منور نے جھجکتے ہوئے بیگم مدحت سے کہا تو انہوں نے حیرانگی سے اپنی دیورانی کو دیکھا ۔

"-تم تمہید کیوں باندھ رہی ہو ۔۔۔۔جو بات ہے پوچھو۔۔"

انہوں نے کہا تو بیگم منور نے چند لمحے سوچا اور پھر بات کرنے کا فیصلہ کیا ۔

"-بھابھی ۔۔۔۔۔آپ ملائکہ سے ناراض ہیں۔۔"

اپنی بات کہہ کر انہوں نے بھابھی کا چہرہ دیکھا جہاں پر سنجیدگی تھی

تمہیں ایسے کیوں لگا ۔۔۔"-انہوں نے پوچھا "

بھابھی۔۔۔۔ یہ میرا نہیں ملائکہ کا خیال ہے کہ آپ اس سے"

ناراض ہیں۔۔۔۔ اسے لگتا ہے کہ سعدین کے واقعے کے بعد آپ اس سے کھنچی کھنچی ہیں ۔۔۔۔"۔

بیگم منور نے بات مکمل کر کے ان کا چہرہ دیکھا جہاں رنجیدگی تھی۔

" میں اس سے ناراض نہیں بلکہ میں اس سے شرمندہ تھی

میری اولاد نے مجھے سر اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا جس لڑکی کو میں نے ساری زندگی اپنی بیٹی بنا کر رکھا میرے بیٹے نے اس کی زندگی خراب کر دی تمہارا کیا خیال تھا کہ اس کے بعد میں اس سے نظر ملانے کے قابل تھی اسے دیکھ کر مجھے شرمندگی ہوتی تھی۔۔۔"۔

وہ رو دیں۔

"بھابھی اس میں آپ کی کون سی غلطی تھی۔۔۔۔ سارا قصور سعدین کا تھا پھر آپ کیوں گلٹی فیل کرتی تھی۔۔"۔

بیگم منور جیسے ساری بات سمجھ گئی ان کے دل پر دھرا پتھر سرک گیا۔

بیگم منور کو ان پر پیار آیا انہوں نے واقعی ثابت کر دیا کہ

ملائکہ کو وہ اپنی بیٹی کی طرح چاہتی تھیں اس بات نے ان کو دلی

اطمینان بخشا تھا

اب انہیں تسلی تھی کہ اگر انہیں کچھ ہو جاتا تو اس کے

سر پر ماں اور باپ جیسے بڑے امی ابو کا سایہ اور حسنان

جیسے شوہر کا ساتھ ہوتاجو یقینا اس کو وہی محبت اور پیار دیتے جو اس کا

حق تھا۔

آج انہوں نے ہمت کر کے حسنان اور بھابھی کے ساتھ بات

کر کےاپنے دل میں پنپنے والے خدشات کو دور کر لیا تھا اگر

وہ ملائکہ کو لے کر یہاں سے چلی جاتیں تو اس کا خمیازہ

ملائکہ کو بھگتنا پڑتا رشتوں میں اگر کبھی ایسا وقت آئے

تو بات چیت کرکے اپنے دل کے ڈر کو دور کر دینا چاہیے ورنہ

دل میں رکھنے سوائے خود کو تکلیف دینے کے اور کچھ

نہیں ہوتا انہیں یقین تھا کہ رات کو حسنان نے ملائکہ کے

سارے خدشات دور کر دیئے ہوں گے اور اب وہ بھابھی کے

متعلق بات کرکے ملائکہ کا کو بتا سکتی تھی کہ اس کے

سارے ڈر اور خدشات غلط تھے بعض اوقات ہم جیسا

سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتااور یہ بات چیت کے ذریعے ہی

سمجھ آتی ہے اس لیے کوشش کریں اگر سامنے والے کا رویہ

آپ کو غلط لگ رہا ہے تو بات کرکے اس سے وجہ جانے

بجائے اس کے کہ آپ اپنے دل میں اس کے لئے بے اعتباری

رکھ لیں اور رشتے کو اس بے اعتباری کی نظر کر دیں۔

-"سر آپ سے کوئی بی بی ملنے آئی ہیں۔۔"

گیٹ کیپر نے انٹر کام پر اندر علی صاحب کو اطلاع دی

-"ٹھیک ہے اندر بھیج دو۔۔ "

انہوں نے کہا اور رسیور رکھ دیا چند لمحوں بعد جو لڑکی

اندر داخل ہوئی اس کو دیکھ کر حنان چونکا کا یہ وہی

لڑکی تھی جس کو وہ دو تین بار سعدین کے ساتھ دیکھ چکا تھا

-" جی فرمایئے۔۔۔ کیسے آنا ہوا"

علی رضوی صاحب کے پوچھنے سے پہلے ہی حنان بول پڑا۔

بیگم مدحت اس کو بیٹھنے کا اشارہ کر چکی تھیں۔

"میں سعدین کی وائف ہوں ۔۔۔ "

سلام کرنے کے بعد اس نے کہا تو وہاں پر موجود سب کو شاک لگا ۔

ہمارا سعدین سے کوئی تعلق نہیں پھر آپ کس لیے تشریف لائیں "

"ہیں۔۔۔

علی رضوی صاحب غصے سے بولے تو شائل ڈر گئی۔

پلیز انکل۔۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ اس سے ناراض ہیں آپ کی "
-"بہت مہربانی ہوگی اگر آپ میری بات سن لیں ۔۔

شائل نے ڈرتے ہوئے بات کی تو علی صاحب نے غصے سے

اپنی بیوی کو دیکھا جس کا مطلب تھا کہ اس لڑکی کو یہاں سے چلتا کریں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی صاحب آپ ایک بار اس کی بات سن لیں پھر اسے بھیج دیجئے "
"گا ۔۔

بیگم منور نے کہاں تو مدحت بیگم نے تشکر سے ان کی طرف دیکھا

جلدی بتائیں آپ کس لیے آئی ہیں اور پھر یہاں سے تشریف لے "
"جائیں۔۔۔

ان کے لہجے کی سختی سے شائل کو پسینہ آنے لگا۔

انکل سعدین آسٹریلیا پولیس کی حراست میں ہے ۔۔۔۔اس "

پر ہیروئن سمگل کرنے کا جھوٹا الزام ہے۔۔۔۔ عدالت نے اس

کو 20 سال کی سزا سنائی ہے ۔۔۔۔انکل سعدین کو پھسایا گیا

ہے۔ ہم نے پوری کوشش کی تھی مگر ثبوت نہ ہونے کی بنا

پر اس کو عدالت نے سزا سنا دی میرا یہاں آنے کا مقصد آپ

کو صرف اطلاع دینا تھا وہ اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہے

اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اس کی فیملی سے اس کی

طرف سے معافی مانگ لوں خاص طور پر ملائکہ سے کیونکہ

اس دن جو بھی ہوا وہ نادانستگی میں ہوا اس کو داد خان

نے زبردستی نشہ آور جوس پلایا تھا وہ اس نشے کے زیر اثر

تھا ۔۔۔۔۔انکل آنٹی آپ لوگ پلیز اس کو معاف کر دیں

اوراس نے آپ سے اس بات کی بھی معافی مانگی ہے کہ

ناپسندیدگی کے باوجود اس نے ملائکہ سے رشتہ جوڑا تھا

اور وہ ملائکہ سے رشتہ ہونے کے باوجود مجھ سے محبت

کرتا رہا مجھے یہ سب شادی کے بعد بلکہ سعدین کے جیل

جانے کے بعد اس کی زبانی پتہ چلا وہ شاید یہ سارے

"حقائق مجھ سے چھپائے رکھتا اگر اس کے ساتھ یہ واقعہ پیش نہ آتا ۔۔

شائل اپنی بات مکمل کر کے سر جھکا گئی۔ ابھی وہاں

بیٹھے ہر فرد میں اپنے طریقے سے سعدین کے لیے دکھ

محسوس کیا تھا کچھ بھی تھا وہ اس گھر کا بیٹا تھا

میں نے اس دن اسے معاف کر دیا تھا جب میں حسنان کے"

نکاح میں آئی تھی کیونکہ اگر میں پہلا غم اپنے دل میں

-"رکھتی تو شاید نئے رشتے کو ٹھیک طرح سے نہ نبھا پاتی ۔۔۔

ملائکہ نرمی سے بولیں ۔

جب سے حسنان نے اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا وہ

اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھ رہی تھی اور اللہ کا شکر

ادا کر رہی تھی جس نے حسنان کا ساتھ اس کے نصیب میں

لکھا ۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ ان کو معاف کر دے گی بڑی ماما اور

بڑے پاپا کی خاطر ۔

میں نے آپ کی بات سن لیں اب آپ برائے مہربانی یہاں سے"

۔"تشریف لے جائیں میرا فیصلہ نہیں بدلے گا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی رضوی صاحب سختی سے بولے تو مدحت بیگم نے

اپنی بھیگی آنکھیں صاف کی کیونکہ وہ جانتی تھی ان کے

شوہر ایک بار جو فیصلہ کر لیں اس سے پیچھے نہیں ہٹتے

ملائکہ نے ایک نظر بڑی امی کو دیکھا اور اٹھ کر بڑے پاپا کے پاس

آئی۔

پاپا ۔۔۔۔پاپا ۔۔۔ پلیز آپ میری خاطر سعدین بھائی کو "

-"معاف کر دیں وہ اپنے کیے کی سزا بھگت رہے ہیں۔۔

ملائکہ نرمی سے بولی تو علی رضوی صاحب نے ایک نظر

اس کو دیکھا اور پھر اپنی بیوی کی طرف نگاہ کی جو دوپٹے سے اپنے آنسو پونچھ رہی تھی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں نے معاف کیا مگر میری معافی کا یہ "

مطلب نہیں کہ وہ اس گھر میں ڈیرے ڈال لے میری معافی

بس اتنی ہی ہے کہ وہ اپنی ماں سے ملنے اس کے گھر میں آ

سکتا ہے مگر اس کو یہاں رہنے کے لئے اجازت نہیں ملے گی

وہ آئے اور اپنی ماں سے مل کر چلا جائے آئے اس سے زیادہ گنجائش

-"میرا دل نہیں دیتا ۔۔

علی رضوی صاحب بولے تو ان کا لہجہ بے لچک تھا۔

پاپا جب آپ معاف کرنے پر تیار ہیں تو پلیز آپ پوری طرح "

سے معاف کر دیں ہم سب جانتے ہیں انہوں نے غلط کیا مگر

اب ان کے ساتھ شائل ان کی بیوی کی حیثیت سے موجود

ہے آپ کو اچھا لگے گا کہ آپ کی بہو در بدر رہے" -

ملائکہ کی بات پر علی رضوی صاحب نے اس لڑکی کو دیکھا جو ان کے فیصلے کی منتظر کھڑی تھی۔

"بڑے پاپا پلیز مان جائیں :۔ "

ملائکہ نے بہت لاڈ سے کہا۔ تو انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بوسہ دیا

ٹھیک ہے میرا بچہ صرف آپ کی وجہ سے میں اس کو معاف کر رہا" "ہوں ۔۔

علی رضوی صاحب بولے تو سب میں خوشی کی لہر دوڑ

گئی شائل اپنے آنسو صاف کیے اور آگے بڑھ کر ان کے آگے

سر جھکا دیا جس پر علی رضوی صاحب نے شفقت سے اس

کے سر پر ہاتھ رکھا اور سہاگن رہنے کی دعا دی۔

واثقہ اور ہالہ کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھے ملائکہ

اس بار پورے دل سے ان کے ساتھ مصروف تھی ۔ٹینا مریم

کے ساتھ اس کے چچا کی طرف گئی تھی اور شادی کی

تاریخ رکھنے کے بعد واپس آ چکی تھی شادی اٹینڈ کر کے ان کا ارادہ

واپسی کا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-" ہالہ یہ کیا کر رہی ہو تم"

بیگم خدیجہ نے اسے لاونج میں مختلف قسم کے کپڑوں کے ساتھ دیکھا تو

غصے سے پوچھا ۔

یہ اس کے جہیز کے کپڑے تھے جو وہ ادھر ادھر بکھر آئے

مزے سے بیٹھی تھی پیاری ماں میں دیکھ رہی ہوں کہ یہ

والا سوٹ ذرا لمبا لگ رہا ہے اور یہ مہرون والا اس کی شرٹ

کھلی لگ رہی ہے اور یہ پرپل والا اس کی قمیض کی لمبائی دیکھیں کتنی

-"زیادہ ہے۔۔

ہالہ نے منہ بنا کر کہا تو بیگم خدیجہ نے اسے گھورا ۔

ہالہ بس کر دو اب شادی میں دو دن رہ گئے ہیں اور تم یہ"

سیاپا ڈال کر بیٹھ گئی ہو یہ کپڑے بالکل ٹھیک ہیں کوئی

کمی بیشی نہیں تم صاف کہو کہ تمہیں ان کپڑوں کا ڈیزائن

"پسند نہیں آرہا اور اب تمہیں کچھ اور چاہیے ہوگا۔۔

وہ اس کی ماں تھی کیسے نہ اس کے تیور پہچانتی۔

اف کتنی جینیئس مام ہیں اسی لئے تو مجھے آپ پر اتنا

-"پیار آتا ہے کہ آپ میرے کہے بغیر سب باتیں سمجھ جاتی ہیں ۔۔

ملائکہ خوش ہوتے ہوئے بولی تو بیگم خد یجہ کو غصہ ہی آگیا

بیبی ۔۔۔۔۔تمہارے والد نے کسی بینک میں ڈاکہ نہیں ڈالا "

حلال کی کمائی ہے ان کی یہ جو تم پانچ چھ جوڑے نکال

کر بیٹھی ہوں ہو یہ ہزاروں کے ہیں ۔۔۔۔۔۔چپ چاپ کرکے ان

کو واپس پیکٹ میں ڈالو اور جا کر ادھر رکھو ۔۔۔۔۔۔خبردار

جو تم نے اب کوئی فضول بات کی ۔کچھ واثقہ سے ہی سبق

۔"لے لو مجال گئی ہے کہ کوئی فضول شاپنگ کی ہو۔۔

بیگم خدیجہ کی گھرکی پر ملائکہ نے برا سا منہ بنایا۔

پیچھے کھڑے حنان کا قہقہ بے ساختہ تھا ہالہ نے سر اٹھا کر

اس کو دیکھا جو مزے سے اس کی درگت بنتے دیکھ رہا تھا۔

۔ ماما آپ نے تو اپنے داماد کی عزت کا بھی خیال نہیں کیا

اور اس کی بیوی کو اس کے سامنے ڈانٹنا نہیں چھوڑا کیا

۔"سوچتے ہوں گے وہ کہ میری ماں کیسی ظالم ہے ۔۔

ہالہ کی دہائی پر بیگم خدیجہ کی ہنسی نکل گئی۔

وہ کچھ نہیں سوچے گا کیونکہ وہ تمہیں اور مجھے "

-"اچھی طرح جان چکا ہے ۔ ۔

حنان قریب آکر پھوپھو کے گلے میں بازو ڈالیں اور ان کی گال پر پیار کیا ۔

میری پھوپھو دنیا کی بیسٹ پھپھو ہیں۔۔۔۔۔ اب مجھے پتہ"

چل گیا ہے کہ اگر تم نے مجھے ذرا سا بھی شاپنگ کے

معاملے میں تنگ کرنے کی کوشش کی تو میں سیدھا اپنے

پھوپھو کے دربار میں حاضر ہو جاؤں گا یقینا میری پھوپھو میرا مقدمہ

"""اچھے سے لڑی گئ۔۔

حنان اس کی ناراضگی دیکھتا خوشدلی سے بولا تو بیگم

خدیجہ نے اس کی بلائیں لیں ہالہ پاؤں پٹختی جھک کر

سارے کپڑے اکٹھے کرتی غصے سے اندر کی طرف بڑھ گئی

ایک تو یہ اور اس کا غصہ۔۔۔۔ اب سارا دن منہ بنائے پھرتی رہے "
۔"گی۔۔

بیگم خدیجہ خفگی سے بولیں۔

اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کی بیٹی سے بات کر لو اس کو سمجھا "
۔"دو ۔۔

حنان کے کہنے پر انہوں نے آرام سے رضامندی دی کیونکہ
اب وہ اس کا شوہر تھا اتنا تو حق رکھتا تھا اور اگر وہ

پوچھ کر عزت دے رہا تھا تو انہیں کیا پڑی تھی اس کو انکار کرنے کی ۔

حنان کمرے کا دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ہالہ بیڈ
پر منہ سجائے بیٹھی تھی۔

میری پیاری بیگم یہ کوئی غصہ کرنے والی بات ہے اگر آپ

کو یہ کپڑے پسند نہیں تو کوئی بات نہیں ۔۔۔۔۔ شادی کے

بعد میں آپ کو اس شہر کے سب سے بڑے شاپنگ مال

میں لے کر جاؤں گا جتنے مرضی سوٹ خرید لینا میں منع نہیں کروں گا

۔"۔۔

حنان دونوں بازو سینے پر باندھے ہنسی روکتے ہوئے بولا

اس کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر اس کے دل میں گدگدی ہو رہی

تھی ۔ہالہ نے سر اٹھا کر حنان کو دیکھا جس کے چہرے پر شرارت تھی

۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں فرمائش کروں اور آپ فورا آکر میری ماں سے شکایت "

لگا دیں۔۔۔۔۔۔ میں آپ کا پلان بڑے اچھے طریقے سے سمجھ چکی ہو

۔"۔۔

ہالہ لڑاکا خاتون کی طرح دونوں بازو کمر پر رکھ کر کھڑے

ہوتے ہوئے بولی تو حنان نے دلچسپی سے اس کے روپ کو دیکھا ۔

بیگم۔۔۔۔ میں نے مذاق کیا تھا۔۔۔آپ تو سیریس ہی ہوگئی ہیں "

۔"۔۔

اس نے قریب آکر ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھاما اور نرمی

سے بولا تو ہالہ نے سرخ ہوتے ہوئے فورا اپنا ہاتھ کھینچا ۔

"مجھے بھوک لگی ہے ۔۔"

حنان نے منہ بنا کر کہا

اچھا۔۔۔ اگر آپ کو بھوک لگی ہے تو یہ میرا ہاتھ ہے برگر "

۔"نہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے کہاں ۔

کچن میں چلو اور مجھے چپس بنا کر دو آج دن کو کھانا "

۔"نہیں کھایا تھا تو پیٹ میں چوہوں کی ریس لگی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

حنان نے منہ بنایا۔

۔"آپ کے گھر کوئی نہیں آپ کی پیٹ پوجا کروانے کے لیے۔۔۔۔"

ہالہ نے ناک چڑھایا۔

ملائکہ حسنان کے ساتھ ہوسپیٹل گئی ہوئی ہے اور ماما "

آرام کر رہی ہیں اور جمیلہ کے ہاتھ کے چپس کھانے کا میرا

موڈ نہیں۔۔۔۔۔۔ اس لئے بیگم میں آپ کے پاس تشریف لایا

ہوں تاکہ آپ کے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے بنے ہوئے چپس کھا

سکوں ۔۔۔"۔

اس کو منانے کے لئے حنان نے کہا تو اس پر ملائکہ نے مسکرا کر اس کو

دیکھا۔

تو آپ اس لیے تشریف لائے تھے ۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے آپ نے تو "

شادی سے پہلے ہی مجھے کچن میں کھڑا کر دیا ہے اس کا بدلہ میں آپ

سے شادی کے بعد لونگی۔۔"۔

ہالہ ہنستے ہوئے اس کے قریب سے باہر نکل گئی تو حنان نے

خالی کمرے کو دیکھا اور کندھے اچکاتا اس کے پیچھے چل پڑا تاکہ آلو

چھلاونے میں بیگم کی مدد کر سکے۔

عارب نے شیروانی پہن کر ایک نظر اپنے آپ کو شیشے میں دیکھا ۔

آف وائیٹ اور گولڈن کمبینیشن کے ساتھ ریڈ کا ہلکا سا ٹچ تھا جو واثقہ کے لہنگے ساتھ میچ کر رہا تھا۔

کرنل طارق نے ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا اور دل ہی دل

میں بلائیں لیتے بہت محبت سے گلے لگا کر تھپکی دی ۔

عارب جھیمتا ہوا مسکرا کر ماں کے گلے لگ گیا ۔

نیچے اس کے دوستوں نے ہلڑبازی مچائی ہوئی تھی۔۔

فیملی کے ممبران بہت کم تھے ۔عارب کے حقیقی والدین اور

بہن بھائیوں کو پلین کی سیٹز نہیں مل سکیں اس لیے

عارب نے ایک دوست کی ڈیوٹی لگائی جو ٹیب ہاتھ میں

پکڑے لائیو ویڈیو کال پر مسلسل ان سے رابطے میں تھا۔

مسز طارق نے کلاہ پہنا کر اسے دوبارہ دیکھا ۔

۔"اللہ نظر بد سے بچائے ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہے ہوں۔۔"

اس کے سر سے ہاتھ میں کئی نوٹ تھامیں وہ صدقہ اتارتے ہوئے بولیں۔

مختصر سی برات کا یہ قافلہ اپنے وقت پر شادی ہال کی طرف چل دیا ۔

دوسری طرف واثقہ اور ہالہ کو بیوٹیشن گھر میں ہی تیار کرنے کے لئے آئی تھی ملائکہ گھن چکر بنی آنے جانے والوں کے ساتھ مصروف تھی ۔

بیگم مدحت کئی بار ٹوک چکی تھیں اب جاکر تیار ہو جاؤ

مگر گھر آئے مہمان اس کو سر نہیں اٹھانے دے رہے تھے ۔

کسی کو چائے چاہیے تھی تو کسی کو پانی اور کسی کو

ناشتہ اس کی بھاگ دوڑ دیکھ کر حسنان کو ہنسی آ رہی

تھی کیونکہ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھی بال پونی میں سے نکل کر چہرے پر بکھرے ہوئے تھے جو اس کے حسن میں مزید اضافہ کر رہے تھے حسنان کی ساری دلچسپی کا محور اس کا چہرہ تھا جہاں پر کسی وقت غصہ اور کسی مسکراہٹ چمکتی۔ تنگ آکر بیگم مدحت نے اس کو بازو سے پکڑا اور حسنان کو حکم دیا کہ اس کو جا کر اندر چھوڑ آو اور اب یہ تیار ہوئے بغیر باہر آئی تو میں تمہاری پٹائی کروں گی۔

حسنان ہنستا ہوا اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اندر لے گیا ۔

تم کیا چاہتی ہو کہ ماں مجھے گنجا کردے انہیں۔۔۔۔۔ اپنی بہو سجی" "سنوریں چاہیے ۔۔

کمرے میں لا کر حسنان نے شرارتی انداز سے کہا۔ اس نے ایک نظر حسنان کو دیکھا اور سر جھٹکا۔

یہ جو باہر اتنے ڈھیر سارے مہمان بیٹھے ہیں جو شادی"

ہال میں جانے کے بجائے سیدھے گھر تشریف لے آئے ہیں ان کی

فرمائش کون پوری کرے گا۔۔"-

ملائکہ کو سب کی فکر ہو رہی تھی۔

میری جان۔۔۔ ان کو ماما اور چچی ماں جمیلہ کے ساتھ مل"

کر دیکھ لیں گی۔۔۔۔۔۔ تم پلیز چینج کرو اور جا کر

بیوٹیشن سے تیار ہو۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد جو مرضی کرتی رہنا

ماما کچھ نہیں بولیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔"-

اس کے طرز تخاطب پر ملائکہ کے چہرے پر سرخی چھا

گئی جسے حسنان کی شوخ جسارت نے مزید گہرا کر دیا تھا۔

حسنان نے بیڈ پر پڑے کپڑے اس کے ہاتھ میں دیے اور اسے واش

روم کی طرف دھکیلا۔

آج تمہارے لیے ایک سرپرائز اور بھی ہے۔۔ "-

واش روم کے دروازے پر پہنچنے سے پہلے ہی حسنان کی آواز پر مڑی۔

کیا۔۔۔۔۔کیا سرپرائیز ہے۔۔۔پہلے مجھے بتائیں پھر میں "

کپڑے چینج کروں گی۔۔۔۔ آگے جاتی فورا واپس پلٹ کر آئی۔۔۔

یار ابھی نہیں ۔۔۔۔۔ابھی تو تم جاؤ جاکر ڈریس چینج کرو ۔۔۔۔۔۔ "

۔"بعد میں بتاؤں گا ۔۔

حسنان نے اس کو ٹالا تو وہ بناتی واپس مڑ گئی اس کی

اس ادا پر حسنان کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی اسے لگتا تھا

کہ دن بدن ملائکہ سے محبت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور

اب تو ملائکہ کو بھی دیکھ کر لگتا تھا کہ حسنان کی محبت ملائکہ کی روح

میں اتر چکی ہے۔

ہالہ ۔۔۔کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ ۔۔۔۔تم میک اپ میں"

کیوں اڑنگیاں دے رہی ہو۔۔۔۔ان کا کام ہے ان کو آرام سے کرنے

"دو۔۔۔۔

واثقہ جو پہلے تیار ہو کر بیٹھ چکی تھی جھنجھلا کر ہالہ

سے مخاطب ہوئی جو مسلسل بیوٹیشن کو تنگ کر رہی تھی۔

مجھے یہ آئی میک اپ اچھا نہیں لگ رہا ۔۔۔دیکھو کیسے میں ڈل لگ"

رہی ہوں۔۔۔"۔

ہالہ نے اس کی طرف رخ موڑ کر دیکھایا۔

یہ تو واقعی اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔آپ پلیز ان کا آئی میک اپ"

"ٹھیک کریں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ کی شکل دیکھ کر اسے اندازہ ہوا ۔جہاں آئیز پر ڈارک گولڈن میک

اپ بہت برا لگ رہا تھا۔

پتہ نہیں س حنان کہاں سے برآمد کر لایا ہے اسے۔۔۔۔ "واثقہ نے"

کوفت میں مبتلا ہو کر سوچا۔

اس نے اپنے میک اپ کرواتے وقت آئی شیڈ پہلے ہی اپنی

پسند کے لگوائے تھے جبکہ ہالہ خاموشی سے جاکر اس کے آگے بیٹھ گئی

تھی۔

کچھ ہی دیر میں بیگم خدیجہ نے چکر لگا کر بیوٹیشن کو

جلدی کرنے کا کہا خود وہ سب شادی ہال جانے کے لیے

نکلنے لگے تھے ۔ان کے پاس حسنان اور ملائکہ کو چھوڑا تھا ۔

حسنان دونوں دلہنوں کو لے کر شادی ہال پہنچا جہاں دونوں باراتیں موجود تھیں۔

ملائکہ، مریم اور ٹینا کے ہمراہ اس نے دونوں کو برائیڈل

روم میں بھیجا اور خود ہال میں آگیا جہاں پر سب آپس

میں خوش گپیاں لگانے میں مصروف تھے عارب اور حنان دولہا بنے

شاندار لگ رہے تھے ۔

کچھ ہی دیر میں نکاح کا فرئضہ سرانجام دیا گیا کیا اور

پھر ویٹرز نے ہال میں کھانا سرو کرنا شروع کر دیا ۔

ہلکی پھلکی کی باتوں کے دوران کھانا ختم ہوا تو ٹینا اور

مریم کے ساتھ ملائکہ واثقہ اور ہالہ کو لینے کے لئے برائیڈل روم میں آ گئی ۔

فوٹو شوٹ کے لیے دونوں دلہنوں کے ساتھ ساتھ دولہا بھی

منع کر چکے تھے کیونکہ چاروں میں سے کوئی بھی نہیں

چاہتا تھا کہ کوئی غیر مرد دولہنوں کی تصویر کھینچیں۔

ان کو سٹیج پر لا کر بٹھایا گیا تو ملائکہ دودھ پلائی کی رسم کرنے کے لیے

دونوں کو لے کر سٹیج پر آگئی ۔

تھوڑے سے بحث مباحثے کے بعد تینوں نیگ لے کر شرافت سے واپس گئیں

۔دونوں دولہے حیران ہوئے کہ انھوں نے کوئی مزید رسم نہیں کی ۔

عارب بھائی آپ کو اور حنان بھائی آپ دونوں کو نیچے انکل بلا رہے"

ہیں "۔

مریم نے ان کے سامنے آکر کہا تو دونوں ہی اٹھ کھڑے

ہوئے جیسے ہی وہ دو قدم آگے گئے سٹیج کے پیچھے سے

ملائکہ اور ٹینا آگے آکر ان کی جگہ پر بیٹھ گئیں۔

حنان بھائی۔۔۔۔ واپس آجائیں۔۔ میں مذاق کر رہی تھی"۔"

مریم کی آواز پر دونوں پلٹے تو اپنی جگہ پر قبضہ دیکھ کر دیدے پھاڑے

ہکا بکا کھڑے رہ گئے۔

غنڈہ گردی کی انتہا ہوگئی ہے وہ بھی دن دہاڑے ۔۔۔۔"

ظالموں یہ کیا طریقہ ہے ۔۔۔۔۔اچھے بھلے ہم بیٹھے ہوئے تھے

صرف نیگ لینے کے لئے ہماری سیٹ سے ہمیں اٹھا کر قبضہ

"کرلیا ۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے ہی کہہ دیتے تو ہم نے کون سا انکار کرنا تھا ۔

عارب نے منہ بنا کر کہا تو حنان نے بھی اس کی بات سے اتفاق کرتے

ہوئے اثبات میں سر ہلایا ۔

اگر ایسی بات ہے تو آپ ایسا کریں۔۔۔۔۔ صوفہ بھٹائی کے"

ساتھ ہمیں جوتا چھپائی بھی دے دیں۔۔۔۔۔۔ اب کیا ہم بار

بار رسمیں کریں گے۔۔۔۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں آپ اطمینان سے

ہمیں سارے رسموں کے نیگ ایک بار ہی دے دیں ۔۔۔۔ اس

طرح ہمارے ساتھ ساتھ آپ کی بھی جان چھوٹ جائے گی ۔۔"

ملائکہ نے مسکراتے ہوئے ہوئے کہا تو حنان نے منہ کھول کر اس کو

دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے خدایا۔۔ ملائکہ ۔۔۔۔یہ تم ہی ہو۔۔۔۔۔۔ ۔کیسے تمھاری"

زبان پٹر پٹر چل رہی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔سارا قصور حسنان کا ہے

جس نے تمہیں بگاڑا ہے۔۔۔۔۔ کہاگیا ہے یہ ذرا اس کو میں

سیدھا کرو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھی بھلی تم معصوم تھی اب کیسے

تمہاری زبان فراٹے بھر رہی ہے اور حسنان کو دیکھو بیگم کو

-"چھوڑ کر ڈاکٹر اصیفہ کو کمپنی دے رہا ہے --

حنان کے بولنے پر ملائکہ نے دوسری طرف دیکھا جہاں

حسنان اصیفہ اور اس کی والدہ کے ساتھ کھڑے تھے ان

کی نگاہ اس کی طرف اٹھی مسکراہٹوں کے تبادلے کے بعد دونوں نے

نظریں پھیر لیں۔

میرے پیارے بھائی ------پھابھا کٹنی بننے کی ضرورت"

نہیں اس لیے شرافت سے نیگ دو اور اپنی جگہ لے لو۔۔ ورنہ پھر ہم

-"تو بیٹھے ہیں یہاں پر --

حنان کی بات پر ملائکہ نے مسکراتے ہوئے اس کو جواب دیا تو عآرب

اور حنان نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

ہم ایسے ہی کھڑے رہیں گے ------چلو چل کے وہاں بیٹھتے "

-"ہیں------ ویسے بھی کرسیاں خالی پڑی ہیں---

عارب نے حنان کو کہا تو حنان نے بھی اتفاق کیا اور ان دونوں کو دیکھا

۔

چلو بھئی ہم تو جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ جب رخصتی ہوگئی تو"

اپنی بیویوں کو لینے کے لئے آ جائیں گے ۔۔۔۔۔تب تک تم لوگ

۔"اطمینان سے بیٹھ کر ہماری بیویوں سے باتیں کرو ۔۔۔

حنان کی بات پر ان کو پتنگے ہی لگ گئے

آپ لوگ اپنی معصوم بیویوں کو ان غنڈیوں کے پاس "

چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ اگر انہوں نے ہماری انگوٹھیاں اتار لی تو

۔"پھر ہم کیا کریں گے۔۔۔

ہالہ نے انہیں دوسری راہ دکھائی۔

حنان کے ساتھ عارب کو بھی ہالہ کی منماتی آواز سن کر ہنسی آگئی۔

۔"تم تو چپ کر کے بیٹھ۔۔۔۔۔آج کے دن دلہن نہیں بولتی۔۔ :

ملائکہ نے فورا اس کو گھرکا۔

ایک تو میں تم لوگوں کی مدد کر رہی ہوں اوپر سے تم"

۔"مجھے ڈانٹ رہی ہو ۔

ہالہ نے فورا منہ بسورا۔

اب آپ لوگ کھڑے کیوں ہیں۔۔جائیں نا۔۔۔ کہیں آپ لوگ"

اس بات کا انتظار تو نہیں کر رہے کہ ہم آپ کے لئے جگہ چھوڑ

۔""دیں۔

مریم نے کہا تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور

دونوں کے ہاتھ جیب کی طرف گئے کیونکہ اس کے علاوہ

کوئی چارہ نہیں تھا اگر ان کو نیگ نہ دیتے تو یقینا ان کا ریکارڈ لگتا ۔۔

نیگ ملتے ہی تینوں ان دونوں کو بڑے بوڑھیوں کی طرح

دعائیں دیتی ہوئی اٹھ گئی جس پر دولہوں کے ساتھ دلہنوں کا قہقہ بھی

بے ساختہ تھا۔

کچھ ہی دیر میں واثقہ کو رخصت کرنے کے لیے کلیم

صاحب کے ساتھ علی رضوی اور بیگم خدیجہ سٹیج پر آگئیں۔

دونوں ممانیاں اسٹیج سے نیچے ہی کھڑی تھیں۔ ملائکہ نے

واثقہ کو چادر اوڑھا کر قرآن پاک فازر کے ہاتھ میں دیا جو صبح سے کئی

بار روچکا تھا ۔

حسنان کے بلانے پر بھی وہ بہنوں کے پاس سٹیج پر نہیں آیا تھا۔

ہالہ اور واثقہ جانتی تھیں کہ وہ بہت کمزور دل کا ہے ذرا

سی بات پر اس کی آنکھ میں آنسو آ جاتے تھے اس لیے

زیادہ اصرار نہیں کیا اب بھی قرآن پاک ہاتھ میں تھامے

میں وہ آنکھوں میں امڈنے والے آنسوؤں پر بمشکل قابو پا رہا تھا۔

سب سے ملنے کے بعد کلیم صاحب کے بازو کے گھیرے

میں وہ اسٹیج سے نیچے اتری اور دونوں ممانیوں نے آگے

بڑھ کر اس کو گلے لگا کر دعائیں دیں اس کو رخصت کرنے

کے بعد حسنان نے روتے ہوئے فازر کو بمشکل چپ کروایا۔

ہالہ خبردار اگر تم نے رونے کی کوشش کی۔۔۔تمہارے سارے:

میک اپ کا ستیا ناس ہو جائے گا اور حنان بےچارا چیخیں

۔" مارتا ہوا تمھارے کمرے سے بھاگا باہر آئے گا۔۔۔

مریم جو اس کے پاس تھی اس کے سو سو کی آواز پر نقشہ کھینچتے ہوئے

بولی ۔

اب تو جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔۔۔۔۔۔ یقین کرو اس وقت میں چڑیل "

۔"کو بھی مات دے رہی ہوگی ۔۔

۔ ہالہ نے کہا تو مریم نے فورا گھونگھٹ اٹھا کر اس کی شکل دیکھی ۔

ہا۔۔ کر لیا نا تم نے بیڑا غرق ۔۔دل کر رہا ہے یہی تمہیں"

۔"شیشہ لا کر دکھاؤ ۔۔۔۔۔۔۔۔ذرا دیکھو کیسی بن بتوڑی لگ رہی ہو ۔

مریم نے جیسا ہی گھوگھٹ اٹھا اس کی شکل دیکھ کر دھک

سے رہ گئی۔کاجل پھیل کر آنکھوں کے کنارے سیاہ کرنے کے

علاوہ گالوں پر بھی لکیریں بنا چکا تھا۔

مجھے بتاؤ یہ جو تم نے اتنے مہنگے میک اپ کا ستیاناس"

مارا ہے۔۔۔ اب میں کیا کروں ۔۔۔۔۔ تم اس قدر بھیانک لگ رہی

ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ واٹر پروف میک اپ

کے باوجود تمہارا میک اپ اس قدر کیوں پھیل گیا ہے"۔

مریم نے اس کی شکل کا دوبارہ جائزہ لے کر پریشانی سے کہا کیونکہ وہ

اندازہ لگا چکی تھی کہ اگر اس کو صاف کیا گیا تو یقینا میک اپ مزید

خراب ہوجائے گا ۔

اس بیوٹی پارلر والی نے اتنے زیادہ پیسے لیے ہیں اس کے"

باوجود۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر میرے میک اپ کا یہ حال ہو گیا ہے تو

اس کا مطلب ہے کہ اس نے میک اپ اچھی کوالٹی کا

استعمال نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ میں تو اتنا زیادہ روئی بھی نہیں بس تین

چار آنسو بہائے ہیں ۔

ہالہ نے کہاں تو مریم نے اسے گھور کر دیکھا۔

تمہاری حالت دیکھ کر اندازہ ہورہا ہے۔۔۔۔۔۔ تمہارے تین چار "

"آنسوؤں کا ۔۔۔۔۔۔۔ ایسے لگتا ہے جیسے تم نے ندیاں بہا دیں ہیں ۔

مریم نے اس کو لتاڑا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملائکہ کی باری جو بیوٹی پارلر والی باجی آئی تھیں انہوں"

نے کتنا اچھا میک اپ کیا تھا۔۔۔۔۔۔ ملائکہ اتنا روئی تھی

۔"مگر پھر بھی اس کے میک اپ کا بال بیکا بھی نہیں ہوا تھا ۔

ہالہ افسردگی سے بولی

۔"پھر ان ہی بیوٹی پالر والی باجی کو کیوں نہیں بلایا "

مریم نے استفار کیا

-"ان کی کوئی بھی ڈیٹ فری نہیں تھی اس لیے دوسری منگوانی پڑی"

ہالہ نے جواب دیا

اچھا چلو اب تم پریشان نہیں ہوں۔۔۔۔ فی الحال تو "

تمہارا گھونگھٹ نیچے ہے۔۔۔۔۔ انکل لوگ واپس آرہے ہیں۔۔

گھر جاکر تمہاری ڈینٹنگ پینٹنگ کروگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انشاءاللہ

-" کچھ بہتر صورت نکل ہی آئے گی تمہاری

مریم نے اس کو دلاسہ دیتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا تو ہالہ نے ایک دھموکہ اسے جھڑ دیا۔

اسٹیج پر آتی ٹینا اور ملائکہ نے ہنستے ہوئے ساریکاروائی

ملاحظہ کی۔ کچھ دیر میں ہالا کی رخصتی بھی ہو گئ۔

کیونکہ سب کو واپس ایک ہی گھر میں جانا تھا اس لیے

ہالہ کے رخصتی کے وقت رونے دھونے کا سلسلہ کم تھا گھر

آتے ہی ساری رسموں سے فارغ ہوکر مریم اور ملائکہ ہالہ کو لے کر کمرے میں چلی گئی۔

پہلی فرصت میں مریم نے اس کا میک اپ صاف کرکے

دوبارہ سے اسے تیار کیا ایک بار اس کا جائزہ لینے پر سیٹی کے انداز میں ہونٹ سکوڑے۔

واہ میں نے تو تمہاری اس بیوٹی پالر والی سے بھی "

-"زیادہ تمہیں خوبصورت تیار کیا ہے ۔۔۔۔

مریم نے چٹخارا لیتے ہوئے کہا۔

-"نہ جانے واثقہ کا کیا حال ہوا ہوگا"

مریم نے سوچتے ہوئے کہا تو ہالہ کو اس کی فکر لگ گئی ۔

ملائکہ پلیز ۔۔۔۔تم واثقہ کو فون کرو اور اس سے کہو کہ"

فورا سے اپنا چہرہ دیکھے وہ اپنا میک اپ خود درست کر لے گی مجھ سے زیادہ اچھا کرنا آتا ہے اسے۔۔"-

ہالہ کے کہنے پر ملائکہ نے فورا واثقہ کا نمبر ملایا تھوڑی دیر بعد ہی کال رسیو ہو گئی ۔

"واثقہ اٹھ کر اپنا چہرہ دیکھو اور اپنا میک اپ درست کرو "-

سلام دعا کے بعد ملائکہ نے واثقہ سے کہا تو وہ فورا سیدھی ہوئی کمرے میں اس وقت کوئی نہیں تھا اس لیے جلدی سے نیچے اتر کر شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی۔

گھونگھٹ اٹھا کر فورا سے نگاہ شیشے پر پڑتے اپنے عکس پر ڈالی اور فورا ہی گھبرا کر پیچھے ہوئی ۔

"ملائکہ میں تو اس وقت چڑیل لگ رہی ہووہ بھی سچ مچ والی۔"

واثقہ نے پریشانی سے کہا ۔

اپنا ٹرالی بیگ دیکھو اور اس سے اپنا میک اپ کا بیگ"

نکالو اور اپنی شکل درست کرو اس سے پہلے کہ عارب

۔" بھائی کمرے میں آئیں اور تمہیں دیکھیں۔۔

ملائکہ نے نرمی سے کہا تو اس نے فورا ادھر ادھر دیکھا

ایک سائیڈ پر اس کو اپنا بیگ کھڑا نظر آیا اور اس کی

طرف بڑھی اور اسے کھولا میک اپ کا سامان نکال کر

شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئی دس منٹ میں پھیلا ہوا

سارا میک اپ صاف کرکے اس نے ابھی دوبارہ کام کا آغاز

کیا ہی تھا کہ دروازہ کھول کر عارب نے اندر قدم رکھا اس

کی نگاہ فورا شیشے کے قریب کھڑی واثقہ پر پڑی جو اب

ادھ مٹے میک اپ کے ساتھ شرمندہ سر جھکائے کھڑی تھی۔

۔"واو۔۔اتنا خوبصورت استقبال ۔۔"

عارب نے قریب آتے شرارتی انداز میں چھیڑا تو وہ جھینپ گئی۔

اگر آپ یہ میرے لیے کرنے لگی تھیں تو آپ کو اس تردد کی"

ضرورت نہیں کیونکہ میری نیو بہن مجھے آپ کی دلہن بنی

۔"تصویریں نکاح کے بعد بھیج چکی تھی ۔۔۔

عارب کا انداز ہنوز شرارتی تھا۔واثقہ شرم کے مارے منہ نہیں کھول رہی تھی۔

عارب دو قدم آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام کر بیڈ پر لا

بٹھایا ۔واپس الماری کی طرف جاکر ایک باکس نکالا اور

واثقہ کے پاس آکر اسے کھولا۔بیچ میں موجود گولڈ کی چین

نکالی جس میں ایک چھوٹا سا دل لٹک رہا تھا اور اس کے بیچ میں ننھا سا

ہیرا چمک رہا تھا۔

۔"کیا میں یہ آپ کو پہنا سکتا ہوں۔۔"

عارب نے اجازت مانگی تو اس نے اثبات میں ہلکا سا سر ہلا دیا۔

میری زندگی میں ہمیشہ کے لیے آنے کا بہت شکریہ ۔۔۔میں"

۔"پوری کوشش کرو گا آپ کو کبھی بھی کوئی تکلیف نہ ہو۔۔۔

۔اس کا ہاتھ تھامے جزب سے بولا تو واثقہ کے لبوں پر دھیمی سے مسکراہٹ پھیل گئی۔

۔"کیا آپ میرے ساتھ شکرانے کے نفل پڑھیں گی۔"

عارب نے پوچھا تو واثقہ نے فورا جی کہا ۔

آپ پہلے چینج کر کے ایزی ہو جائیں۔میں آپ کا انتظار کرتا"

۔"ہوں۔۔۔

عارب کی چھوٹی سی شرارت پر سرخ ہوتی تیزی سے اٹھ گئی۔

حنان نے کمرے میں قدم رکھا تو سامنے ہی ہالہ پر نظر پڑی جو سمٹی ہوئی بیٹھی تھی ۔

حنان دھڑکتے دل کے ساتھ اس کی جانب قدم بڑھائے اور قریب جا کر

بیٹھ گیا ۔

لمبا سا گھونگھٹ نکالے بیٹھی ہالہ کے ہاتھ کپکپا رہے

تھےاور دل پوری سپیڈ میں دوڑ رہا تھا جیسے اولمپیک میں حصہ لیا ہو۔

حنان نے ذرا سا جھک کردونوں ہاتھوں سے اس کا گھوگھٹ

احتیاط سے اٹھا کر پیچھے کو اور کئی لمحے یونہی مبہوت سا اسے دیکھے گیا۔

اگر آپ کا مجھے نظر لگانے کا ارادہ ہے تو پہلے بتا دیں"

کیوں کہ مجھے بڑی بری نظر لگتی ہے اور میں اس کے

۔"سدباب کے لیے اپنا گھونگھٹ نیچے کرلو ۔۔۔

ہالہ بولی تو حنان نے بےساختہ قہقہ لگایا

"میں بھی کہو کہ بیبی خاموش کیسے بیٹھی ہیں ۔ "

حنان نے اسے چھیڑا ۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ۔۔۔میں کب کچھ بولتی ہو۔"۔۔ہالہ نے"

منہ بسورا۔

۔"مجھے یہ بولتی طوطی دل وجان سے پسند ہے ۔۔۔"

۔اس کا ہاتھ تھام کر منہ دکھائی کی انگوٹھی پہناتے بہت محبت سے بولا۔

۔"پسند آئی۔"

۔اسے انگھوٹی کو گھورتے دیکھ کر حنان نے پوچھا تو ہلکا سا مسکرا کر گردن ہلا گئی۔

☆" ایک سرپرائز اور بھی ہے منہ دکھائی کے طور پر۔۔۔"

حنان نے کہا اور اپنی جیب میں سے ایک کاغذ نکال کر ہالہ کی طرف بڑھایا ۔

۔"یہ کیا ہے۔۔ "

ہالہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

انگوٹھی میری پسند کی منہ دکھائی تھی اور یہ آپ کی پسند کی منہ

۔"دکھائی۔۔

-"عمرہ کے ٹکٹ تمہاری خواہش پر ۔۔"

حنان نے پیپر کھول کر اس کو دکھایا خوشی سے ہالہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

-"آپ کو کیسے پتا چلا۔۔۔"

ہالہ نے پوچھا

محترمہ جب آپ واثقہ سے بات کر رہی تھیں تب میں نے"
سنا اور بس اسی وقت طے کرلیا کہ آپ کو آپ کی پسند کا تحفہ ضرور
-"دوں گا۔۔

حنان نے محبت سے کہا تو ہالہ کا دل کیا کہ اتنا اچھا انسان

جو اللہ تعالی نے اس کے نصیب میں لکھا ہے اس پر اپنی

زندگی وار دے دل ہی دل میں اس کی لمبی عمر کی دعا کر

کے اس نے مسکراتے ہوئے وہ کاغذ تہہ لگا کر واپس حنان کی طرف

بڑھایا

-"آپ کا بہت شکریہ۔۔۔۔۔ میں بہت خوش ہوں ۔۔"

اس کے چہرے سے پھوٹتی خوشی دیکھ کر حنان کا دل بھی سرشار ہو گیا۔

اس عارب نام کے بندے کی وجہ سے ہمارے سکولوں کا"

دھندہ چوپٹ ہو کر رہ گیا ہے میرے اسکول سے اس سال

دو سو بچے اسکول چھوڑ چکے ہیں اور وہ سب کے سب

کے سب عارب کے سکول میں داخلہ لے چکے ہیں لاکھوں کا

نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے ہے اور یہ صرف اس عارب

کی وجہ سے ہے جس نے اپنی فیس اتنی کم رکھی ہے کہ

لوگ ہمارے سکول سے بچے اٹھا کر اس میں ڈال رہے ہیں

"اوپر سے اس کا کورس بھی انٹرنیشنل لیول کا ہے۔۔۔

ہوٹل میں بیٹھے جاوید باجوہ نے ثاقب ملک سے کہا۔

یہ صرف تمہارے اسکول کا نہیں میرے بھی سکول کا یہی"

حال ہے میرے اسکول سے بھی کافی تعداد میں بچے اس کے

سکول میں جا چکے ہیں میرا بھی لاکھوں کا نقصان ہو رہا

ہے اس نے یہ سارا چکر یقینا اپنے سکول میں بچوں کی

تعداد بڑھانے کے لئے کیا ہے کیونکہ نئے سکول کو چلنے میں

وقت لگتا ہے میں نے سنا ہے کہ وہ اسکول کی ایک اور

برانچ اسی شہر میں کھول رہا ہے اگر یہی حال رہا تو یقینا ہمارا ہمارے

"سکولوں کا بھٹہ بیٹھ جائے گا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثاقب ملک نے غصے سے کہا ۔ان کے سکول کی فیس اِس

باقی شہر کے سکولوں کی نسبت زیادہ تھی کیونکہ اسکول

میں کورس بھی اچھا پڑھایا جا رہا تھا اس لیے سکول میں

بچوں کی تعداد خاصی زیادہ تھی مگر جب سے عارب کا

اسکول چلا تھا مسلسل بچے اسکول چھوڑ کر عارب کے

اسکول میں ایڈمیشن لے رہے تھے یہ بات ان کے لیے ناقابل قبول تھی کیونکہ ان کو اس وجہ سے لاکھوں کا نقصان ہو رہا تھا جاوید باجوہ اور ثاقب ملک کافی پرانے دوست تھے۔

" اب بتاؤ کیا کریں۔۔۔۔ میرا تو خیال ہے اس بندے کو راستے سے ہٹا دیتے ہیں۔۔۔۔۔ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔۔۔۔۔۔ باپ کرنل ہے۔۔۔۔۔۔۔ اگر ہم اپنا راستہ صاف کردیں تو یقینا اس کے بعد اسکول کو چلانے والا کوئی نہیں رہے گا اور اگر ہو گا بھی تو مشکل ہی ہے کہ وہ عارب کے طریقے سے اسکول چلائے ۔۔۔"۔

جاوید باجوہ نے اپنا جائزہ پیش کیا تو ثاقب ملک نے اس کی بات کی تائید کی ۔

" میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد یہ کام ہو جائے۔۔۔۔ میری نظر میں ایک بندہ ہے جو ایسے کام کرتا ہے"

ثاقب ملک نے کہا تو جاوید باجوہ نے چونکا اور فورا ہی اس سے مطلوبہ بندے کا پوچھا۔

اقبال نام ہے اس کا ۔۔۔۔۔۔۔سب بالا کہتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔کافی "بڑے

گینگ سے اس کا تعلق ہے زیادہ تر لڑائی جھگڑے والے کام

"کرتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔یقینا ہمارے کام کے لئے تیار ہو جائے گا۔۔۔

ثاقب ملک نے بتایا توجاوید باجوہ نے ثاقب کو اس سے بات کرنے کا کہا ۔

اسی وقت ثاقب نے کال ملا کر کسی سے بات کی اور پھر جاوید باجوہ کو بتایا کہ شام تک اس سے بات ہوگی ۔

جب کنفرم ہوگیا تو میں فون کرکے بتا دوں گا دونوں کچھ

دیر اور ہوٹل میں ٹھہرے اور پھر اپنی اپنی منزل کی طرف چل دیے ۔

دونوں جوڑے ہنی مون کے لیے جا چکے تھے ۔چونکہ حسنان

کو ہاسپٹل سے وقت نہیں ملا تھااس لئے بیگم مدحت اور

علی رضوی نے حسنان کو زبردستی ملائکہ کو لے جانے کا بولا تاکہ وہ بھی

گھوم پھر آئیں۔

پیچھے سے ہاسپٹل کی ذمہ داری آصیفہ کے کندھوں پر ڈال

کر حسنان نے بھی ملائکہ کے ساتھ نادرن ایریاز کا رخ کیا۔

ماما ۔۔۔۔۔ ہم خامخواہ گھر میں رہ گئے۔۔۔۔۔۔۔ ہمیں بھی جانا"

چاہیے تھا سیر کرنے کے لیے ۔۔۔۔۔۔۔ہم نے کونسا پاکستان کے

نادرن ایریاز گھومے ہیں"۔

فازر خدیجہ بیگم کے پاس بیٹھا اپنی ہانک رہا تھا ۔

بہنوں کے جانے کے بعد اسے لگتا تھا گھر بالکل خالی ہو گیا ہے

گھر میں عجیب سناٹا سا چھایا رہتا ۔ گھر میں رونق صرف

ہالہ کی وجہ سے تھی جو ہر وقت چہکتی رہتی تھی اس کے

جانے کے بعد واقعی گھر میں بالکل خاموشی ہوگئی تھی ۔

فازر اپنی پڑھائی مکمل کر رہا تھا اس لیے اس کی شادی کا کوئی چانس نہیں

تھا۔

کبھی کبھی ان کا دل کرتا کہ فازر کی شادی کروا دیں کم

سے کم گھر میں رونق تو رہے گی پھر وہ بے شک اپنی

پڑھائی مکمل کرتا رہے پھر سوچتیں کہ اس کی بیوی بھی

تو اس کی عمر کے حساب سے کالج میں ہی ہوگی اور اس

نے بھی اپنی پڑھائی مکمل کرنی ہوگی تو پھر شادی کروانے

کا کیا فائدہ یہی سوچ کر وہ خاموش ہو جاتیں۔

ہالہ اور واثقہ کو گئے ہوئے پندرہ دن سے زیادہ ہو رہے تھے

آج کل میں ان کی واپسی متوقع تھی اس لئے بیگم خدیجہ

نے ایک لمبی لسٹ فازر کو دی کیونکہ واپسی پر دونوں کا

ارادہ ماں کی طرف ایک ہفتہ روکنے کا تھا اس لئے بیگم

خدیجہ نے ان کی پسند کی ساری چیزیں ترتیب دے کر

لسٹ فازر کو دے دیں جوخوشی خوشی سب کچھ لینے

کے لئے تیار ہوا۔ لڑائی جھگڑا اور نوک جھونک اپنی جگہ وہ دونوں بہنوں

کو شدید مس کر رہا تھا ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

میں نے بالے سے بات کر لی ہے اس نے اس کام کے لیے لئے دو"

"لاکھ مانگے ہیں ۔۔

ثاقب ملک نے جاوید باجوہ کو بتایا۔

دو لاکھ ۔۔۔۔۔ٹھیک ہے مگر کام پکا ہونا چاہیے یہ نہ ہو کہ"

ہم اس کو اتنی بڑی رقم دے دیں اور ہمارا کام بھی مکمل نہ

ہو اور اس کو یہ بھی صحیح طریقے سے باور کروا دینا کہ

ہمارا نام کہیں بھی نہ آئے یہ نہ ہو کہ وہ کوئی گڑبڑ کر دے اور ہم پھنس جائیں۔

جاوید باجوہ نے ثاقب ملک کو تاکید کی

اس کی تم فکر نہ کرو۔۔۔۔۔ وہ جس کی بھی سپاری لیتا ہے"

اس کا نام اپنی زبان پر نہیں آنے دیتا۔۔۔۔ یہ اس کا اپنا بنایا گیا اصول ہے جو ایسے کام کروانے والوں کے لیے فائدہ مند

ہے ۔۔۔۔یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے لوگ اس سے اپنا مقصد

نکلواتے ہیں کیونکہ انھیں پتہ ہوتا ہے کہ پکڑے جانے پر وہ

۔"کسی کا بھی نام اپنی زبان پر نہیں لائے گا۔۔۔

ثاقب ملک نے نے تفصیل سے اس کو آگاہ کیا تو جاوید باجوہ کچھ مطمئن ہوئے۔

عارب نے واپس آتے ہی سکول سنبھال لیا تھا اس کے

پیچھے سے اس کے دوست نے سکول چلایا تھا آج واثقہ

بھی اس کے ہمراہ تھی اس نے کرنل صاحب اور عارب کی

ماما سے اجازت لی تھی کہ کبھی کبھار اسکول چلی جایا

کرے جس پر کرنل صاحب نے اس کو روزانہ سکول جانے کی

تاکید کی کیوں کے گھر میں ہر کام کے لئے نوکر چاکر تھے

اس لئے ان کا خیال تھا کہ فالتو گھر میں وقت ضائع کرنے

کے بجائے اسے کام میں لایا جائے واثقہ کو بہت خوشی ہوئی ۔

تھی ان کی باتیں سن کر انہیں واپس آئے دس دن ہو گئے

تھے پانچ دن وہ اور ہالہ ماں کے گھر رہ کر آئی تھیں۔

چھٹی کے بعد عارب اس کا کو لے کر نکلا تو تین بج رہے تھے ۔

-"کیا خیال ہے۔۔۔ آج لنچ باہر کریں۔۔ "

گاڑی میں بیٹھتے ہی عارب نے واثقہ سے پوچھا ۔

جی نہیں ۔۔۔۔۔۔گھر میں ماما اکیلی ہیں ایسا کریں گے کہ ڈنر"

باہر کرلیں گے۔۔۔۔۔اس طرح ماما اور بابا بھی ہمارے ساتھ

شریک ہو جائیں گے ۔مجھے اچھا نہیں لگے گا کہ میں آپ کے

-"ساتھ اکیلے جاؤ اور دونوں گھر میں اکیلے رہیں ۔۔۔

واثقہ کی بات پر عارب دل سے خوش ہوا ۔

جناب بہت شکریہ آپ کا۔۔۔۔۔۔ آپ نے میرے والدین کے لئے"

-" سوچا

عارب نے دل سے اس کا شکریہ ادا کیا ورنہ ایک پریشانی

اس کو تھی کہ پتا نہیں واثقہ کہیں آج کل کی لڑکیوں کی

طرح الگ گھر کے کر رہنے کی فرمائش نہ کر دے ۔ بے شک وہ

اس کی بات نہیں مانتا مگر ان کے درمیان اس بات کو لے کر

تلخ کلامی ضرور ہو جاتی جس سے ان کے رشتے میں میں

دراڑ پڑ جاتی وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا جو اپنی

محبت ملنے پر بس اس کے ہی ہو جاتے ہیں اس پر اگر یہ

وقت آتا تو یقین اپنے والدین کی خاطر وہ اپنی محبت چھوڑ دیتا ایسا ہی تھا

وہ ۔

ڈرائیونگ کرتے ہوئے یے اس کی چھٹی حس نے گڑبڑ کر

اشارہ دیا فورا سے سپیڈ بڑھاتے ہوئے ارد گرد اور پیچھے

نگاہ ڈالی مگر کوئی قابل گرفت بات نظر نہیں آئی اس کے

باوجود اس کو بے چینی ہورہی تھی ۔

اسی وقت ایک کباڑیے کی گاڑی اس کی گاڑی کے قریب آئی

اور ایک لمحے کی بات تھی گولیوں کی بوچھاڑ نے عارب کو

خون میں لت پت کر دیا پہلی گولی لگتے ہی عارب نے واثقہ کو کور کیا تھا ۔

وہ اپنے حواس برقرار رکھنے کی کوشش کرتا گاڑی کو بریک لگا چکا تھا۔

اس کو اتنی مہلت بھی نہیں ملی کہ گاڑی کے خفیہ خانے سے گن نکال پاتا۔

چیختی ہوئی واثقہ نے شدید جہدوجہد کر کے عارب کو اپنے

اوپر سے سائیڈ پر کیا وہ ہوش و حواس سے بیگانہ پڑا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی حالت نے واثقہ کو ایک لمحے کے لیے ساکت کر دیا

مگر دوسرے ہی لمحے اپنے آپ پر قابو پاتے ایک سیکنڈ سے

بھی پہلے اپنے بیک پر جھپٹی اور موبائل نکال کر

فورا1122 کو کال کی دس منٹ کے اندر ایمولینس ان کے پاس تھی ۔

اسی دوران وہ کرنل صاحب کو فون کرکے انفارم کر چکی

تھی ہر تھوڑی دیر بعد عارب کی ناک کے قریب ہاتھ رکھ کر

اس کی سانسوں کو چیک کرتی اس کی مدہم ہوتی سانسیں

واثقہ کی جان نکال رہی تھی ایمبولینس کے آتے ہی گاڑی

وہی چھوڑ کر وہ ایمبولینس کے ڈرائیور کو سی ایم ایچ

چلنے کا بتا کر پیچھے آکر عارب کے پاس بیٹھ گئی۔

سی ایم ایچ اس وقت سب سے نزدیک تھا مگر گیٹ پر

کھڑے آرمی کے ڈیوٹی اہلکار نے پرائیویٹ پیشنٹ ہونے کی

وجہ سے اندر لے کر جانے سے انکار کر دیا اور انہیں سول

ہاسپٹل جانے کا مشورہ دیا۔جس پر واسطہ فورا ہی پیچھے

سے اتری اور دوڑتی ہوئی گیٹ تک گئی۔

۔

آپ پلیز ان کو آئی سی یو میں جانے دیں ان کی شناخت میں اندر "

۔"کسی اعلی عہدیدار کو بتا دوں گی ۔۔

ایک ڈیوٹی اہلکار کے قریب جا کر اس نے آہستہ آواز میں

تیز تیز کہا جس پر ڈیوٹی اہلکار نے حیرت سے اس خاتون

کو دیکھا جو نقاب میں تھی مگر اس کریٹیکل سچویشن

میں اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھی۔ اس کے سارے کپڑے پر خون

لگا ہوا تھا۔

میں آپ کو کسی بھی شناخت کے بغیر اندر نہیں جانے دے "

۔"سکتا۔۔۔

اہلکار نے صاف جواب دیا اسی وقت کرنل طارق کی گاڑی گیٹ پر آئیں

۔

گیٹ پر موجود اہلکاروں نے فورا سے سلوٹ کیا انہوں نے

آتے ساتھ فوراً ایمبولینس کے ڈرائیور کو اندر جانے کا اشارہ کیا ۔

پانچ منٹ جو گیٹ پر ضائع ہوئے تھے انہوں نے واثقہ کے

دل کی دھڑکن کم کر دی وہ جانتی تھی کہ اس وقت عارب کے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی ہے ۔

دشمنوں کو ناکوں چنے چبوانے والا جانباز سپاہی اس وقت اپنوں کے ہاتھوں لہو لہان پڑا تھا۔

عارب کے آئی سی یو میں جاتے ہی وہ فورا اس کے پاس آئے اور اس سے تفصیل پوچھی اس کے بعد موبائل نکال کر تیزی سے ایک نمبر ڈائل کیا اور انہیں صورت حال سے آگاہ کرکے کے فون بند کر کے روتی ہوئی واثقہ کے پاس آئے اور اسے تسلی دی۔ انہوں نے ابھی تک اپنی بیگم کو اس خبر سے آگاہ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے وہ بہت تھوڑے دل کی ہیں یہ خبر ان کے لیے دھچکہ بھی ثابت ہوسکتی تھی اس لیے جب تک عارب کی خیریت کی اطلاع نہ آجاتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہوں نے چھپانے کا فیصلہ کر لیا تھا انہیں فون کر کے

دونوں کے شہر سے باہر جانے کا کہا اور واثقہ کو بھی اپنے

گھر والوں کو فلحال بتانے سے منع کیا کیونکہ اس سے بات

پھیلنے کا اندیشہ تھا کرنل صاحب نے اس کے کپڑوں پر ایک

نظر ڈالی اور فورن ایک اہلکار کو کال کرکے سمپل میڈیم

سائز کا لیڈیز ڈریس لانے کا کہا واثقہ کے آنسو مسلسل بہہ

رہے تھے وہ دونوں ہاتھ جوڑے دعا میں مصروف تھی اسی

وقت آئی سی یو سے ڈاکٹر بلڈ بہت زیادہ بہہ چکا ہے چھ

گولیاں لگی ہیں جس میں سے دو گولیاں ان کی ریڑھ کی

ہڈی کو ڈیمج کر چکی ہیں دو گولیاں کندھوں کے پاس لگی

ہیں جبکہ دو پسلیوں کے پاس ہم نے گولیاں نکال دی ہیں

اور بلڈ بھی لگا دیا ہے چار گھنٹے تک ہم ان کا صحیح سے

اندازہ لگا سکیں گے گے ابھی تو کچھ بھی کہنا بیکار ہے

ڈاکٹر نے آگاہ کیا۔واثقہ نے کرب سے آنکھیں مینچیں ۔کرنل

صاحب نے اندر آتے ہی اس کا تعارف کروا دیا تھا اس لئے

فوری ٹریٹمنٹ شروع ہو گیا تھا ۔

سر ۔۔۔ہم نے روڈ کی فوٹیج حاصل کرلی ہے اس گاڑی کی"

نشاندہی بھی ہو گئی ہے ۔۔۔۔۔۔انشاءاللہ اگلے چند گھنٹوں میں ہم آپ کو

۔"اس کی گرفتاری کی خبر دیں گے۔۔

کرنل صاحب نے عارب کے خفیہ محکمہ کو کال کرکے

تفصیل بتائی تھی جس پر انہوں نے خفیہ طور پر فورا ہی

ایکشن لیا تھا کرنل صاحب کو پوری امید تھی کہ وہ شام

تک اس مجرم کو پکڑ لیں گے اور ان کی یہ امید کچھ غلط

نہیں تھی کیوں کہ خفیہ والے ایک سوئی جتنے نقطے کو

بھی تفتیش کے دائرے میں رکھتے تھے کرنل صاحب کے

منگوائے ہوئے ڈریس کے آتے ہی انہوں نے زبردستی واثقہ کو

کپڑے چینج کرنے کے لیے بھیجا چار گھنٹے لگاتار دونوں ہی

پریشانی سے سے اٹھتے بیٹھتے اس کی زندگی کی دعائیں

کرنے میں مصروف تھے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ واثقہ کا

رنگ پیلا پڑ رہا تھا چار گھنٹے گزرنے کے بعد ڈاکٹر چیک کرکے باہر

آئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر ابھی بھی ان کی کنڈیشن سٹیبل نہیں ۔۔۔۔۔۔بلڈ ہم "

لگاتار لگا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ مزید دو گھنٹے اور لگ سکتے ہیں

اصل میں ان کی باڈی سے تقریبا آدھا خون بہہ چکا تھا

گولیاں بھی ان کو ایسی جگہوں پر لگی جہاں سے آپریشن

میں بہت مشکل پیش آ رہی تھی اس لیے ان کی حالت مزید

خراب ہوگئی۔۔۔۔۔ مگر ہمیں امید ہے کہ ہم ان کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ بس ان کے لیے دعا کریں"۔

ڈاکٹر ان کو تسلی سے بتا کر واپس اندر چلا گیا واثقہ نے سسکیوں کو منہ پر ہاتھ رکھ کر دبایا ابھی تو اس نے عارب کی ہمراہی میں ساری زندگی گزارنے کے خواب دیکھنے شروع کیے تھے وہ اتنی پیاری عادات کا مالک تھا کہ واثقہ کو چند گھنٹوں میں ہی اس سے محبت ہوگئی اگلے دو گھنٹے تک دونوں خاموش آئی سی یو کے دروازے پر نظر جمائے بیٹھے تھے ۔

بیگم طارق نے دو بار فون کر کے ان سے آنے کا پوچھا مگر وہ کام کا بہانہ کرکے ٹال گئے ایک بار انہوں نے واثقہ کے نمبر

پر کال کی مگر واثقہ کی حالت بہت خراب تھی اس لئے اس

نے کال اٹینڈ نہیں کی ورنہ اس کی روتی آواز سن کر وہ

یقینا پریشان ہو جاتیں عارب کا فون وہ پہلے ہی آف کر

چکی تھی جیسے تیسے کر کے دو گھنٹے گزرے اس دوران

ڈاکٹر کئی بار عارب کو چیک کرنے کے لیے اندر گئے دو

گھنٹے گزرنے کے بعد پانچ ڈاکٹروں کی ٹیم آئی سی یو میں

داخل ہوئی کیوں کہ ان کو اوپر سے آرڈر کیے گئے تھے اس

لیے بیسٹ ڈاکٹرز کی ٹیم آئی سی یو میں موجود تھی ۔

جن کو دوسرے شہروں کے سی ایم ایچ ہاسپٹل سے بلوایا

گیا تھا ایک گھنٹے مزید انتظار کے بعد آئی سی یو کا

دروازہ کھلا اور ڈاکٹرز کی ٹیم باہر آئی ان میں سے ایک ڈاکٹر کرنل

طارق کی طرف بڑھے وہ ان کو اچھی طرح جانتے تھے

کوئٹہ ٹرانسفر کے دوران ان سے کئی بار سی ایم ایچ میں ملاقات ہو چکی تھی ۔

کرنل طارق کیسے ہیں آپ؟۔

فائن سر۔۔۔۔"انہوں نے سلوٹ کرتے جواب دیا۔"

پریشانی کی کوئی بات نہیں بلڈ لگ چکا ہے ہم نے اچھی"

طرح عارب کے کیس کا جائزہ لیا ہے انشاءاللہ اگلے ایک

گھنٹے تک عارب کو ہوش آ جائے گا ایک بری خبر بھی ہے

ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ عارب اب شاید چل نہ

پائے ہو سکتا ہے کہ وقت کے ساتھ مزید ٹریٹمنٹ کے ذریعے وہ بیٹھنے

"کے قابل ہو جائے ۔

ڈاکٹر نے ان پر جیسے بم گرایا واثقہ جو اتنے گھنٹوں سے

اپنے آپ کو سنبھال رہی تھی ان کی بات سن کر لہرا کر نیچے گری ۔

کرنل صاحب فورا اس کی طرف بڑھے اور اسے اپنی باہوں

میں اٹھا کر فورا قریب موجود اسٹریچر پر لٹایا ڈاکٹر ان کے ساتھ ہی

موجود تھے

چیک اپ کے بعد انہوں نے نرس کو ایک ٹیسٹ اور کچھ انجکشن لکھ کر

دیئے

کرنل صاحب اور واثقہ بدستور سی ایم ایچ موجود تھے رات کہ گیارہ

" بجے بیگم طارق نے کرنل صاحب کو فون کیا

کرنل صاحب میرا دل دوپہر سے بہت بے چین ہے۔۔۔۔۔۔۔ عجیب"

سی پریشانی ہے کچھ سمجھ نہیں آرہا آپ کام کاج چھوڑ کر گھر کیوں نہیں

آجاتے سارا دن عارب نے بھی

مجھے کوئی میسج نہیں کیا اور واثقہ سے بھی میری بات نہیں ہوئی

۔۔۔۔۔۔۔مجھے بچوں کی طرف سے بہت پریشانی ہو رہی ہے ۔

انہوں نے اسے جنم تو نہیں دیا تھا مگر اپنے ہاتھوں سے پال پوس کر بڑا

کیا تھا اس لیے اس کی تکلیف پر ان کا دل تڑپ رہا تھا۔

بیگم آپ خوامخواہ پریشان ہو رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔ آپ تیار ہو جائیں " میں نے ڈرائیور کو فون کر دیا ہے وہ آپ کو لے کر میرے پاس آ جائے گا ۔۔۔"۔

اپنے لہجے کو بشاش بنا کر ان سے بات کی کہ ان کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا ۔

جس بچے کو انہوں نے پہلے دن سے اپنی گود میں لیا تھا آج اس کی یہ حالت دیکھ کر انہیں لگ رہا تھا جیسے ان کا دل پھٹ جائے گا۔

ایک گھنٹے کے بعد مسز طارق کاریڈور مین آتی دکھائی دیں ۔

کرنل صاحب۔۔۔۔ آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا خیر تو ہے نہ بچے" ٹھیک ہی۔۔۔۔"۔

دل تو انکا صبح سے ہی گھبرا رہا تھا جیسے ہی ڈرائیور نے سی ایم ایچ کے سامنے گاڑی روکی ان کا دل بیٹھنے لگا

جلدی سے اتر کر ڈرائیور کے بتانے پر وہ سیدھی ائی سی یو کی طرف آئیں وہاں کھڑے پریشان کرنل طارق کو دیکھ کر ان کا دل گھبرایا ۔

"بچے ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں اصل میں واثقہ کی طبیعت خراب ہوگئی تھی اس لیے اس کو ڈاکٹر نے نیند کا انجکشن لگا کر سلا دیا ہے "

انہوں نے کہا تو مسز طارق نے بغور ان کو دیکھا ۔

"کیا ہوا واثقہ کو اور یہ عارب کہا ہے اگر واثقہ کی طبیعت اتنی خراب تھی تو اس کو یہاں ہونا چاہیے تھا ۔۔۔"۔

ان کی گھبراہٹ ابھی بھی کم نہیں ہوئی تھی ۔

"۔آپ یہاں بیٹھ جائیں ۔"

ان کو کندھوں سے تھام کر کرنل طارق نے وہاں موجود کرسی پر بٹھایا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گئے

"۔آپ مجھے کچھ بتاتے کیوں نہیں ۔۔۔۔۔۔ "

وہ بے تابی سے بولیں ان کا دل مسلسل کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہا تھا۔

عارب کا ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا مگر اب وہ خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔ صبح" تک اس کو ہوش آجائے گا۔۔۔۔ آپ کو اس لیے نہیں بتایا کہ آپ " زیادہ سٹریس لے لیتی ہیں جو آپ کے لیے ٹھیک نہیں

کرنل نے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کی۔ بیگم طارق نے سکتے کے عالم میں اپنے شوہر کو دیکھا۔

اس کا مطلب ہے کہ میرا دل جھوٹ نہیں بول رہا تھا مجھے صبح سے " لگ رہا تھا کہ بچے پریشانی میں ہیں۔۔۔۔ آپ نے اچھا نہیں کیا کرنل -"صاحب مجھ سے چھپا کر ۔۔۔۔۔۔ مجھے ابھی عارف کو دیکھنا ہے۔۔

روتی ہوئی مسز طارق نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا ۔

ابھی ہم اسے نہیں دیکھ سکتے کل جب روم میں شفٹ گے تب ہم" -" اس سے مل سکے گے

کرنل طارق نے ان کو سنبھالا ۔

آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ کیا وہ بہت زیادہ زخمی ہے"

۔"۔۔۔۔۔وہ ٹھیک تو ہو جائے گا۔۔۔

ان کے کندھے سے لگی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں انہیں لگ رہا تجا جیسے کوئی ان کی جان نکال رہا ہے۔

۔" آپ نے روزی کو بتایا "

انہوں نے عارب کی اصلی ماں کا نام لیا جو ان کی بہن بھی تھی۔

نہیں ۔۔وہ اتنی دور ہیں۔۔۔۔۔۔ ان کو کس لئے پریشان کرو انشاء "

۔"""" اللہ جب عارب ٹھیک ہو جائے گا تو ان کو بتا دیں گے گے

کرنل صاحب نے فوراً انکار کیا اور ان کو سمجھایا

۔" واثقہ کیسی ہے۔۔۔۔ اس کو زیادہ چھوٹے تو نہیں آئی"

ان کا دھیان واثقہ کی طرف گیا ۔

نہیں ۔۔۔۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے مگر اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔"

۔" ڈاکٹر نے کہا آپ دادو اور میں دادا بننے والے ہیں

کرنل صاحب نے انہیں خوشخبری سنائی تو وہ ٹھیک سے خوش بھی نہ ہو سکی ان کا لخت جگر اندر آئی سی یو میں پڑا تھا

مسز طارق نے روم میں قدم رکھا تو سامنے بیڈ پر واثقہ لیٹی ہوئی تھی اس کے ایک ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی جس کا ایک ایک قطرہ ذرا اس کے اندر منتقل ہو رہا تھا۔

بیگم طارق اس کے قریب آئیں اور جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا وہ ہلکا سا کسمسای اور آنکھیں کھولیں چند لمحے لگے اس کو سامنے کھڑی ہستی کو پہچاننے میں

ماما ۔۔اما عارب کیسا ہے۔۔۔۔۔۔ پلیز ماما جلدی سے بتائیں نا کیسے ہیں وہ۔"۔

واثقہ تڑپ کر اٹھی۔ بیگم طارق نے جلدی سے پکڑ کر اس کو روکا۔

۔"آرام سے بیٹا ۔۔۔۔تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔ "

ان کے انداز مین فکر تھی اس کے لیے۔

-"پلیز مام۔۔۔۔ا پہلے مجھے بتائیں عارب کیسے ہیں۔۔ "

اس کی آواز میں تڑپ تھی

-"وہ ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔ سو رہا ہے "

اس کے بال دونوں ہاتھوں سے چہرے سے ہٹا کر کانوں کے پیچھے کرتے انہوں نے محبت سے جواب دیا تو واثقہ ایک دم ان کے سینے سے لگی رو دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس وقت اس کے پاس سب سے قریبی رشتہ وہ ہی تھیں جن کے ساتھ مل کر وہ اپنا دکھ بانٹ رہی تھی۔

میرا بچہ صبر کرو ۔۔۔۔۔یہ ہم سب کے لئے ایک آزمائش ہے اور" اللہ تعالی کو آزمائش پر صبر کرنے والے ہی پسند آتے ہیں

یوں رو کر خود کو بھی تکلیف دے رہی ہوں اور مجھے بھی اپنے آپ کو -"سنبھالو دیکھو اللہ نے آپ کو کتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے

انہوں نے محبت سے اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا تو اس کا نے قدرے حیرانی سے ان کو دیکھا آنکھیں ابھی بھی آنسوؤں سے بھری تھی

۔

-" بیٹا ۔۔۔۔ اللہ تعالی نے آپ کو ماں کے رتبے پر فائز کر دیا ہے"

اس کی حیرانگی دیکھ کر انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا واثقہ حیرت سے دیکھے گئی اور سمجھ آنے پر فورا شرم

سے سرخ ہوتی ان کے ساتھ لگ گئی جنہوں نے دونوں بازو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے گرد پھیل کر ا سے بہت محبت سے اپنے حصار میں لیا تھا وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا اتنی پیاری

بہو دی تھی جو ان سے سے بیٹیوں کی طرح محبت کرتی تھی انہیں عزت اور احترام دیتی تھی ۔

کچھ دیر میں جب اس کی طبعیت سمبھلی تو وہ بیگم

طارق کا سہارا لیتی آئی سی یو کی طرف آئیں سامنے ہی

کرنل طارق سر جھکائے بیٹھے تھے ان قدموں کی آواز سن

کر سر اٹھا کر دیکھا اور سامنے سے آتی واثقہ اور مسز کو دیکھ کر فورا

کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر واثقہ کے سر پر بوسہ دیا۔

بہت شکریہ بیٹا۔۔۔۔ اتنی بڑی خوشخبری دینے کا اللہ تم تینوں کو"

"سلامت رکھے اور ہمیں تم لوگوں کی خوشیاں دیکھنا نصیب کرے ۔۔۔

انہوں نے دعا دی اور ماں باپ کی دعا تو دل سے نکلتی ہے جو عرش

پر پہنچنے سے پہلے ہی قبولیت پا لیتی ہے یہ اور

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات ہے کہ کبھی کبھی اس دعا کی قبولیت میں دیر ہوجاتی ہے مگر والدین

دعا کرنا نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ ان کی

دعا قبولیت کی سند پا لیتی ہے یہ ماں باپ کی دعائیں ہی تو ہوتی ہیں جو

دنیا کی بلاؤں سے ہمیں محفوظ رکھتی ہیں۔

-" پاپا ۔۔۔۔۔عارب کیسے ہیں۔۔۔۔ انہیں ہوش آیا"

اس کے لہجے میں بے تابی تھی کرنل طارق نے کرب سے آنکھیں

مینچیں۔

اپنے بیٹے کا دکھ ان کو اندر سے سے کاٹ رہا تھا مگر وہ مرد تھے روکر اپنے دکھ کا اظہار نہیں کر سکتے تھے ابھی

تو انہیں یہی سوچ تڑپا رہی تھی کہ عارب کے ہوش میں آنے پر جب اسے پتہ چلے گا تو اس کا ریکشن ہوگا ۔

وہ تو شہیدوں میں نام لکھوانا چاہتا تھامگر اللہ نے اس کی زندگی میں ایک اور آزمائش رکھ دی تھی وہ جانتے تھے کہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مضبوط اعصاب اور آرمی ٹریننگ کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو سنبھال لے گا مگر ان جذبات ہو احساسات کا کیا جو اسکے دماغ میں پنپنے رہتے۔

آپ پریشان نہیں ہوں بیٹا اسے ہوش آ گیا تھا مگر ڈاکٹر نے نیند کا" انجکشن لگا کر اسے سلا دیا ہے اس کے لیے نیند بہت ضروری ہے کیوں "کہ انجکشن کا اثر ختم ہوتے ہی اس کی تکلیف بڑھ جاتی ہے ۔۔

ان کی آواز لرز رہی تھی واثقہ ان کی تکلیف اپنے دل پر محسوس کر رہی

تھی

آپ فکر نہیں کریں پاپا۔۔۔۔۔۔ ہم سب مل کر ان کو جلدی ٹھیک"
۔"کر لیں گے۔۔

اس کی آواز میں ایک عزم تھا بیگم طارق نے اس کو گلے سے لگا لیا وہ خود کو سنبھالے ہوئے تھیں ورنہ اب تک ان کا دل بند ہوچکا ہوتا۔

کرنل صاحب نے اپنی مسز کو بغور دیکھا جنہوں نے بہت ہمت کا مظاہرہ کیا تھا ورنہ تو وہ یہ سوچ کر ہی پریشان تھے کہ کس طرح انھیں سنبھال لیں گے

پاپا پلیز اب آپ میرے گھر فون کر کے اطلاع کردیں ورنہ پاپا اور "
۔"ماموں سخت ناراض ہوں گے۔

واثقہ کے کہنے پر وہ موبائل نکالنے لگے

شائل اس وقت سعدین کے پاس پولیس اسٹیشن میں موجود تھی جہاں

وہ چھ ماہ بعد اس سے ملنے کے لیے آئی تھی سعدین کے سامنے آیا تو وہ گنگ اس کو دیکھتی رہ گئی اس کی داڑھی کافی بڑی ہو چکی تھی سر کے بال کٹے ہوئے تھے گالوں کی ابھری ہوئی ہڈیاں نمایاں نظر آ رہی تھیں

-" سعدین یہ کیا حالت بنا لی ہے آپ نے اپنی "

شائل رودی

کیا ہوا ۔۔۔۔۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں تم خوامخواہ پریشان ہو رہی"

-"ہوں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سعدین نے دلاسا دینا چاہا پر ناکام رہا ۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے مگر ان کے

درمیان شیشے کی دیوار حائل تھی اور ایک دوسرے سے فون پر بات کر رہے تھے ۔

شائل چپ ہو جاو۔۔۔ ۔تم جانتی ہو میں تمھارے آنسو نہیں چن " سکتا ۔۔میرا بوجھ مزید نہیں بڑھاو۔۔۔۔

میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تمہیں طلاق دے رہا ہوں ۔۔۔ ۔۔۔میرا ساتھ تمہارے لیے اذیت کے سوا کچھ نہیں تم تمہارے پاس ابھی پوری زندگی پڑی ہے میں بیس سال

بعد جب یہاں سے نکلوں گا تو میرے ہاتھ کچھ نہیں ہوگا میں نے اپنے حالات سے سمجھوتہ کر لیا ہے اور اپنی سزا کو اپنا نصیب سمجھ کر گزارنے کا فیصلہ کیا ہے۔"۔

اس کے لہجے کی تھکن اس کی آواز سے نمایاں تھی شائل ششدر اس کو دیکھے گئی۔

تمہیں چھوڑنے سے بہتر میں مرنا پسند کروں گی تم نے مجھے اتنا کمزور" سمجھ لیا ہے سعدین میں نے تم سے

محبت کی ہے اور تمہارے نام کے ساتھ میں ساری زندگی تمہارا انتظار کر سکتی ہو آج تو تم نے یہ بات کر دی ہے مگر

آئندہ میں تمہارے منہ سے اتنے گھٹیا الفاظ نہ سنو ۔۔۔۔

رہ گئی سزا تو میں نے تمہارے لیے نیا لائیر ہائر کیا ہے اور اس بار "انشاءاللہ تم باہر آ جاؤ گے۔۔

شمائل نے سختی سے اپنے الفاظ ادا کیے اور آخر میں زرا نرم پڑی۔

شمائل ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں پہلے بھی وکیل کیا تھا کیا ہوا " -"وہ میری بے گناہی ثابت نہیں کر سکا ۔۔

سعدین مایوسی سے بولا اس کی آنکھوں میں کرب واضح تھا

وہ پہلے کی بات تھی یوں سمجھ لو کہ اس وقت تمہارا برا وقت چل " رہا تھا سب کچھ تمہارے مخالف تھا اب انشاءاللہ ایسا کچھ نہیں ہوگا تم -" جلد ہی یہاں سے باہر آ جاؤ گے

شمائل کا لہجہ مضبوط اور پختہ تھا

"تم سمجھ نہیں رہی سب ثبوت میرے خلاف تھے۔۔ "

اس کو غصہ آگیا

میں تو سمجھ رہی ہوں مگر تم سمجھنا نہیں چاہتے جب میں کہہ رہی "

ہوں کہ سب کچھ ہمارے حق میں ہے تو تم

کیوں یقین نہیں کر رہے تمھارے حق میں گواہ بھی مل چکے ہیں اور تمہارا مجرم بھی جس نے تمہارے سامان میں وہ ہیروئن کے پیکٹ رکھے تھے۔۔"۔

شائل کی بات پر سعدین نے حیرت کی زیادتی سے ساکت ہو کر اس کو دیکھا۔

"کیسے ملے تمہیں مجرم۔۔"۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے تیزی سے پوچھا کیوں کہ اس کے لیے یہ ناقابل یقین بات تھی

میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی بس اتنا پتا ہے کہ یہ سب بابا " نے کیا ہے تمہارے بابا علی رضوی نے میں نے تو بس

ان کے سامنے تمہاری ہر بات رکھی تھی پھر مجھے نہیں معلوم انہوں نے کب کیسے اور کہاں سے سب کچھ کیا ۔۔"۔

شائل کی بات سن کر اس نے بےیقین نگاہوں سے دیکھا

"پاپا نے مجھے معاف کر دیا۔۔ "

اس کے بعد آواز میں درد تھا

جی ہاں نہ صرف بابا جان بلکہ سارے گھر نے آپ کو معاف کر دیا" ہے ملائکہ سمیت بس آپ سمجھ جائیں کہ یہ معافی ہی آپ کو اس سزا "سے بچانے میں مددگار ثابت بہت ہوئی ہے۔۔

اس نے سر اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھا اور دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا جس نے سب کا دل اس کے لیے نرم کر دیا تھا ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شائل نے گھڑی پر وقت دیکھا تو اس کی ملاقات ختم ہونے کا وقت ہو رہا تھا الوداعی کلامات کہتے اس نے مسکرا کر سعدین کو خدا حافظ کہا ہاں اور اسےایک نئ امید کو تھما کر واپس آگئ۔

شمایل نے جب علی رضوی صاحب سے تفصیل سے بات کی تو انہوں نے ساری بات کرنل صاحب کے سامنے رکھی

اورکرنل طارق نے اسی وقت خفیہ ایجنسی سے رابطہ کرکے سعدین کے

متعلق ساری معلومات ان کے سپرد کی اور

ان سے مدد کی اپیل کی تھی کیونکہ وہ خود بھی کئی بار خفیہ ایجنسی کے لیے کام کر چکے تھے اس لیے ان کے رابطے

بدستور قائم تھے یہی وجہ تھی کہ چند ہفتوں میں ہی انہوں نے اپنے ایجنٹس کے ذریعے سارا معاملہ حل کر لیا تھا

اب بس دوبارہ سعدین کا کیس عدالت میں پیش کرنا تھا اور سعدین سارے ثبوتوں کے بنا پر رہا ہو جاتا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کلیم صاحب نے جیسے ہی سب کو بتایا سب فورا ہی تیار ہو گئے اپنی اپنی گاڑیوں میں وہ سب عارب کا پتہ کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے

حسنان ہاسپٹل سے سیدھا سی ایم

ایچ آ گیا چونکہ ملاقات کا ٹائم تھااس لیے ان کو اندر جانے دیا گیا مگر کیونکہ وہ لوگ زیادہ تھے اس لئے باہر لان میں

ہی کرنل صاحب کا انتظار کرنے لگے کچھ دیر میں کرنل صاحب بیگم طارق اور واثقہ کے ہمراہ باہر آتے نظر آئے

واثقہ تو ماں کو دیکھتے ہی ان سے لپٹ کر زار و قطار رو دی سب ہی اس کے دکھ پر افسردہ تھے سب سے ملنے کے

بعد وہ لوگ بھی قریب پڑے بینچوں پر بیٹھ گئے کرنل صاحب نے آہستہ آہستہ عارب کی حالت سے سب کو آگاہ

کیا توسب کو دھچکا لگا ابھی تو ان کی شادیکو ایک ہی مہینہ گزرا تھا اور اتنی بڑی قیامت اس کے سر پر ٹوٹ پڑی تھی ۔

واثقہ میرا بیٹا یہ آپ کا امتحان ہے اور آپ نے اس امتحان میں پورا" اترنا ہے آپ کے شوہر کو آپ کی سب سے زیادہ

ضرورت ہے آپ کا اعتماد اور محبت کا یقین دوبارہ سے عارب کو جینے کا آسرا دے گا اب آپ پر منحصر ہے کہ آپ

کس طرح اس کو زندگی کی طرف واپس لوٹآتی ہیں یہ سفر لمبا بھی ہو

۔"سکتا ہے ۔بس آپ نے تھکنا نہیں ۔۔۔

کلیم صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ سے سمجھایا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا کچھ دیر بعد بیگم طارق نے

ان سب کو خوشخبری سے آگاہ کیا تو سب نے ہی اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے ایک نئ آس عارب کو تھما دی تھی

جس کے سہارے وہ یقینا اپنی قوت مدافعت کو استعمال کرکے کے جلد ٹھیک ہو سکتا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عارب کی آنکھ کھلی تو اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی سفید کمرہ اس کو الجھن میں مبتلا کر رہا تھا ہمت کرکے اس نے

اپنی گردن موڑی تو ایک سائیڈ پر پڑے صوفے پر کرنل طارق آنکھیں موندھے نیم دراز تھے ڈاکٹر کے منع کرنے کے

باوجود وہ خود چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ روم میں رہتے تھے اور بیگم طارق اور واثقہ کو چند گھنٹوں کے لئے

ہاسپٹل آنے دیتے ۔ آج دس دن بعد عارف کو ہوش آیا تھا اس نے

نے ہلکی نقاہت زدہ آواز میں کرنل صاحب کو متوجہ

کرنے کی کوشش کی جس پر کرنل صاحب نے فورا آنکھ کھول کر اسے

دیکھا اور ہوش میں دیکھ کر جھٹکے سے اٹھ کر قریب گئے۔

" میرا بیٹا شکر ہے اللہ کا آپ کو ہوش آگیا "

کرنل صاحب بے تابی سے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بولے

"پاپا میں ٹھیک ہوں پریشان نہ ہوں۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عارب نے ان کو تسلی دی

"واثقہ ٹھیک ہے پاپا۔اسے چوٹ تو نہیں آئی۔"

اسے یاد تھا کہ پہلی گولی لگتے ہی اس نے واثقہ کواپنے حصار میں لیا تھا۔

"بیٹا وہ بلکل ٹھیک ہے ۔پریشان نہیں ہو۔"

انھوں نے تسلی دی تو ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر ابھر کر

مہدوم ہو گئ

" ماما کیسی ہیں وہ کیوں نہیں آئیں "

ان کی کمی محسوس کر کے عارب نے پوچھا

"بیٹا اس وقت رات کے دو بج رہے ہیں وہ دونوں گھر پر ہیں۔۔ "

"-پاپا آج کیا تاریخ ہے۔۔ "

"

اسے اندازہ تھا اپنے زیادہ زخمی ہونے کا کیوں کہ اس نے اپنے جسم میں پوری چھ گولیاں اترتے ہوئے محسوس کی تھیں۔

آج 22 ہے پورے دس دن بعد آپ نے خود آنکھ کھولی ہےایک " بار آپ کو ہوش آیا تھا تو ڈاکٹر نے نیند کا انجکشن

لگا دیا تھا مگر اس کے بعد آپ کی طبیعت خراب ہوئی اور آپ بے ہوش ہوگئے آج دس دن بعد آپ کو خود سے ہوش آیا ہے۔

کرنل صاحب نے اسے تفصیل سے بتایا

آپ پر جس نے حملہ کروایا تھا وہ لوگ گرفتار ہو چکے ہیں انہوں نے"

اس کام کے لیے ایک آدمی ہائیر کیا تھا جو کافی ٹائم سے پولیس کو مطلوب تھا"۔

کرنل طارق نے اسے آگاہ کیا۔

"کس نے حملہ کروایا تھا۔"

عارب نے پوچھا اس کا خیال تھا کہ شاید کوئی گینگ اس کے پیچھے لگ گیا تھا جن کے پیچھے وہ کچھ ٹائم ہاتھ دھو کر پڑا رہا تھا

"انہوں نے یہ حملہ آپ کو مروانے کے لئے کیا تھا اور ان سب کے پیچھے دو سکولوں کے ہیڈ تھے ۔۔ایک اسکول کا سکول مین سٹی اور ایک کا ارسلان ٹاؤن میں ہے"۔

ان کی بات سن کر عارب نے حیرت سے باپ کو دیکھا۔

"مجھ سے ان کی کیا دشمنی تھی ۔۔ "۔

عارب نے حیرت سے سوال کی

" بیٹا جی آپ کا اسکول ایک سال کے عرصے میں کچھ زیادہ ہی ترقی کر

گیا تھا جو ان لوگوں سے ہضم نہیں ہوئی

کیونکہ ان کے بچے سکول چھوڑ کر آپ کے سکول میں شفٹ ہو رہے تھے جس کی وجہ سے ان کو لاکھوں کا نقصان ہو رہا

تھا اس لئے انہوں نے یہ قدم اٹھایا تاکہ آپ کو اپنے راستے سے ہٹا سکیں اور آپ کے سکول کو برباد کر دیں۔"

ان کی بات پر اس نے افسردہ ہو کر آنکھیں بند کر لیں اپنوں کے ہاتھوں ملنے والی اس اذیت نے اسے دل برداشتہ کر دیا

تھا۔ان لوگوں کو پاکستان میں سر اٹھا کر چلنے کے لیے پاک فوج ، آئی ایس آئی ، خفیہ ادارے سب اپنی جان ہتھیلی پر

رکھ کر دشنوں سے نبٹتے ہیں اور یہ لوگ کیا کرتے ہیں ۔۔چند پیسوں کے عوض اپنوں کو موت کے گھاٹ اتارنے سے دریغ

نہیں کرتے۔عارب کے چہرے سے اس کے کرب کا اندازہ کیا جا

سکتا تھا۔کرنل طارق نے عارب کے کندھے پر ہلکا سا دباو ڈال کر تسلی

دی۔

پاپا یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے کہ غریب کا بھی اچھی تعلیم پر اتنا ہی " حق ہے جتنا امیر کا ۔ان کی اپنی اولادیں

مہنگے سے مہنگے سکول میں زیر تعلیم ہیں مگر غریب کا بچہ اتنا حق نہیں رکھتا کہ کسی اچھے سکول میں پڑھ سکے۔"۔

عارب کی آواز میں ان غریب بچوں کے لیے دکھ پنہاں تھا۔

بحیثیت مسلمان اپنے حقوق و فرائض بھول چکے ہیں

اسلام تو میانہ روی کا درس دیتا ہے ہے ہمارا مذہبی علم

صرف کتابوں کی حد تک رہ گیا ہے جو جھوٹ چغلخوری زنا ڈاکہ زنی قتل و غارت ایسا لگتا ہے جیسے ہم زمانہ جاہلیت

میں آگئے ہیں اسلام نے ہمیں سکھایا کہ کسی گورے کو کالے پر فضیلت حاصل نہیں نہیں سب برابر ہیں مگر ہم خود

اچھے اور صحافی حیثیت ہیں تو اپنے سے کمتر کو حقیقت چیونٹی سمجھتے ہیں

۔"جن کو جب چاہے پیروں میں روندی

کرنل صاحب دکھی لہجے میں کہہ رہے تھے عرب نے ان کی بات کی تائید میں سرہلایا کمزوری کی وجہ سے اب اس کو بولنے میں دقت محسوس ہو رہی تھی"۔

واثقہ کا الٹیاں کر کرکے برا حال تھا ساری رات گزر گئی تھی اس کو اس حالت میں بیگم طارق اس کے پاس ہی تھی ایک منٹ کے لئے بھی انہوں نے اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا

حالانکہ واثقہ نے کئی مرتبہ انہیں کہا کہ وہ جا کر آرام کر لیں مگر انہوں نے اس کی ایک نہیں سنی تھی۔

۔"اٹھو بیٹا تھوڑا سا دل یہ کھاؤ پھر ہاسپٹل چلنا ہے ۔۔ "

بیگم طارق نے ٹرے سائیڈ پر رکھی اور اسے سہارا دے کر اٹھایا نقاہت سے اس کا چہرہ پیلا پڑ رہا تھا دو چمچ کے بعد ہی اسے زور کیا واقعی آئی

بیگم طارق نے پریشانی سے دیکھا ۔

۔"اٹھ جاؤ ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں "

وہ فیصلہ کرتے ہیں اٹھی اور

آنکھوں کے آگے باربار اندھیرا آ رہا تھا اس کو چکرآتے دیکھ کر بیگم طارق نے فورا پکڑ کر بیٹھ پر بٹھایا گھڑی کی طرف نگاہ کی جہاں پر صبح کے سات بج رہے تھے ۔

۔"آپ پانچ منٹ یہاں لیٹو میں کپڑے چینج کرکے آتی ہوں"

بیگم طارق نے تکیہ پیچھے سیٹ کرکے اسے نیم دراز حالت میں لٹایا اور جلدی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی پانچ

منٹ میں تیار ہو کر عبایا پہنا اور این سی بی کو آواز دے کر فورا گاڑی نکالنے کا کہا ۔

ان کی یہ کنڈیشن اسٹریس کی وجہ سے ہے پریگنینسی میں اکثر ایسے " ہو جاتا ہے آپ انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں اور ٹینشن سے دور

رکھیں آنکھیں ان کی

حالت خود بخود ٹھیک ہو جائے گی اور واثقہ آپ اور آپ کے بچے کی صحت کے لیے ضروری ہے کہ آپ ٹینشن سے دور

رہیں ایسی باتوں کو نہ سوچے جن کو سوچنے سے آپ کو ٹینشن ہو ورنہ نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے ابھی آپ کی

پریگنینسی کا سٹارٹ ہے اور پہلے تین مہینے بہت احتیاط سے گذارنے ہوتے ہیں۔ تب جا کر بچے کی صحت اچھی ہوتی ہے"۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد۔اسے سمجھایا

بیگم طارق فورا جان گئی کہ واثقہ عارب کی ٹینشن لے رہی ہے

بہتر ہو گا کہ آپ ایک ڈرپ لگوا لیں جسم میں پانی کی کمی پوری ہو جائے گی"۔

میجر ڈاکٹر کی ہدایت پر بیگم طارق نے اثبات میں سر ہلایا

"ماما پہلے مجھے عرب کو دیکھنا ہے۔"

واثقہ نے نقاہت زدہ آواز میں کہا۔

ڈاکٹر نے سوالیہ نظروں سے بیگم طارق کو دیکھا۔

-"میرا بیٹا اسی سی ایم ایچ میں داخل ہے۔ "

انہوں نے اداسی سے بتایا تو ڈاکٹر ساری بات سمجھ گئی۔

سی ایم ایچ آنا جانا لگا رہتا تھا اس لئے انکی ڈاکٹر سے اچھے سلام دعا تھی

ان کے ہسبینڈ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Articles | Books | Poetry | Reviews

انہوں نے بتایا تو جیسے ڈاکٹر ساری بات سمجھ گئی

اللہ سب بہتر کرے گا اللہ تعالی آپ کے بیٹے کو اور ان کے شوہر کو

زندگی دے آپ جائیں اور جا کر اپنے ہسبنڈ سے مل

لیں ان کو دیکھ کر ویسے ہی آپ آدھی ٹھیک ہوجائے گی اور باقی

-"کثرڈرپ پوری کر دے گی۔۔

ڈاکٹر نے شرارت سے کہا تو وہ جھینپ گئی۔

ملائکہ کتنی دیر سے حسنان کو وقفے وقفے سے دیکھ رہی تھی کبھی بات کرنے کے لیے ہونٹ وا کرتی پھر خود ہی

ہونٹ بھینچ کر ذرا سا سر نفی میں ہلا تی ہاتھ پاؤں میں

ہلکی سی سنسناہٹ پھیلی تھی حسنان مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے وقفے وقفے سے اس کی حالت کا جائزہ لیتا اور

اس کے دیکھنے پر سرعت سے واپس لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو جاتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چاہتا تو اس کو متوجہ کر کے بات پوچھ

سکتا تھا جو وہ اتنی دیر سے دل میں دبائے بیٹھی تھی مگر وہ چاہتا تھا کہ وہ خود بات شروع کریں۔

"سنے"۔

اس کی ہلکی سی آواز حسنان کے کانوں میں پہنچی

سنائے وہ چہرے پر سنجیدگی طاری کیے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

ایک بات کرنی تھی آپ سے اسے لگا جیسے الفاظ حلق میں پھنس رہے"
"ہیں۔

۔"صرف ایک ۔"

حنان نے حیرت کا اظہار کیا آنکھیں ہنوز شرارت سے چمک رہی تھی
ملائکہ کے چہرے پر سرخی چھا گئی دونوں

ہاتھوں کو آپس میں الجھائے وہ انگلیاں دبائے مضطرب سے تھی شاید اپنی
بات کے ردعمل میں حنان کی خفگی کے ڈر سے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنان نے ایک گہرا سانس لیا اور لیپ ٹاپ سائیڈ پر کر کے اس کے
پاس آکر بیٹھ گیا دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر کھولا اور اس کو کندھوں سے
تھام کر اپنی طرف کیا۔

زوجہ اگر آپ سمجھ رہی ہیں کہ میں آپ کی بات سن کر غصہ کروں "
گا تو یہ بالکل غلط بات ہے آپ شدید غلط فہمی کا شکار ہیں میں آپ پر
۔"کبھی بھی غصہ نہیں کر سکتا۔۔

حسنان نے الٹے طریقے سے بات کا آغاز کیا ملائکہ نے حیرت سے حسنان کو دیکھا ۔

مجھے معلوم ہے کہ آپ مجھ پر غصہ نہیں کرتے مگر لازمی تو نہیں کہ "میری ہر بات پر آپ کو غصہ نہ آئے۔۔"-

ملائکہ نے اس کی غلط فہمی دور کی۔

اچھا تو زوجہ پھر بتایئے کیا بات ہے جو آپ کرنا چاہ رہی ہیں ہیں اور " نہیں کر پا رہی یہ سوچ کر کہ میں غصہ کروں گا"-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسنان نے دھیمی مسکراہٹ سے پوچھا تو ملائکہ نے گھبرا کر سر جھکا دیا۔

" میں نیا ناول شروع کرنا چاہتی ہوں"-

آخر ملائکہ نے دل کڑا کر کہ ہی دیا۔

"کیوں ۔"

حسنان کی کیوں پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور حسنان کے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر اس کا چہرہ تاریک ہوا

آنکھوں میں امنڈ پانے والے آنسوؤں کو اس نے سر جھکا کر چھپایا

حسنان نے اس کے جھکے سر کو دیکھا اور وہاں سے

اٹھ کر الماری کی طرف گیا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کارڈز کا پلندہ تھا جو اس نے لا کر سیدھا ملائکہ کی گود

میں رکھا ملائکہ نے چپکے سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے اس بنڈل کو دیکھا اور سوالیہ نظروں سے حسنان کو دیکھا

حسنان نے اس کی نم گلابی آنکھوں میں دیکھ کر خود کو دل ہی دن میں ڈپٹا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔"زوجہ کھول کر دیکھیں ۔۔"

حسنان کے کہنے پر ملائکہ نے ربن کھول کر ایک کارڈ نکالا اور باقی بنڈل اٹھا کر دوسری سائیڈ پر رکھ دیا تقریب

رونمائی کارڈ کی عبارت پڑھ کر کارڈ کھول کر اندر دیکھا عبارت پر نظر ڈالیں اور اس کا منہ حیرت کے مارے کھل گیا ۔

یہ آپ کا وہ گفٹ ہے جو لیٹ ہو گیا تھا ورنہ میرا ارادہ ہالہ اور واثقہ" کی برات کے دن اس سرپرائز کو ارینج کرنے کا تھا

مگر بھلا ہو اپبلشر کا جس نے عین ٹائم پر معذرت کر لی

ملائکہ کارڈ سائیڈ پر رکھ کر رو دی حسنان تیزی سے اس کے قریب بیٹھا اور اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر آنسو پونچھے۔

مجھے آپ کے خوشی کے آنسو بھی گوارا نہیں اگر آپ اپنی آنکھوں کو " تکلیف دیں گی تو سمجھیں آپ مجھے تکلیف دے رہی ہیں ۔"۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نرمی سے اس کا چہرہ صاف کرتا ڈپٹ کر بولا ملائکہ روتے میں بے ساختہ ہنستی اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی جس پر حنان نے محبت سے اسے اپنی حصار میں لیا تھا۔

" آپ نے یہ کیسے کیا "

اس کی حیرانگی بجا تھی یہ تقریب رونمائی کا کارڈ اس کے ناولز کا مجموعہ تھا جس کا نام کارڈ پر ہجر کے آزار پرنٹ تھا جو اس کا سب سے پہلا

ناول تھا اس مجموعے میں اس کے تین ناول شامل تھے

ان سب میں میری مدد حنان نے کی وہ آپ کی الماری سے فائلز"
-"نکال کر لایا تھا

حسنان نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دی کچھ دیر پہلے کی تکلیف کا اب کہیں نام و نشان نہیں تھا۔

اب آپ نے ناول پر کام شروع کریں اور اس بار مجھے آپ کا ٹاپ "
-"ٹیلنٹ دیکھنا ہے مجھ سے مدد لینا چاہیں تو بندہ حاضر ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسنان نے سینے پر ہاتھ رکھ کر ذرا سا جھک کر کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

مجھے لگتا ہے آپ کا بیٹا یا بیٹی آنے تک میں ناول مکمل کر ہی لوں "
گی "۔

وہ آرام سے کہہ کر ہونٹ بھنیچتی نیچے دیکھنے لگی کہ اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے بغیر جھجکے وہ صرف

حسنان کے رویے اور اس کے دیئے گئے سرپرائز کی وجہ سے کر سکی ورنہ شاید مر کر بھی اپنے منہ سے اسے بتا نہ پاتی

۔"اتنا لیٹ۔ "

حسنان بول کر اس کو دیکھنے لگا اور جیسے دماغ میں کچھ کلک ہوا اس کا چہرہ تھام کر اپنی طرف موڑا وہ شرم سے سرخ ہو رہی تھی پلکیں بھاری ہو کر گالوں پر سایہ فگن تھی۔

"کنفرم۔ "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملائکہ نے نفی میں سر ہلایا حسنان نے گہرہ سانس لے کر اس کو محبت سے دیکھا ۔

۔"مجھے گائنی کے پاس جانا ہے ۔"

ملائکہ نے کہا

"مجھے ایک کام یاد آ گیا ہے میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔۔"

اس کی کہی بات کو نظر انداز کرکے اسے وہیں چھوڑ کر تیزی سے باہر

نکل گیا ملائکہ کو افسوس ہوا کہ بغیر کنفرم کئے اس نے بات کیوں کر دی۔

آدھے گھنٹے بعد واپس آیا اور ایک چھوٹا سا شاپر الماری کی دراز میں رکھ دیا اپنے موبائل پر میسج ٹائپ کر کے

ملائکہ کے نمبر پر بھیجا اور جب ملائکہ نے موبائل اٹھا کر

میسج پڑھا تو شرارتی نظروں سے اس کو دیکھا ملائکہ نے جھینپ کر موبائل آف کیا اور اٹھ کر لائٹ آف کر کے بیڈ پر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آگئی صبح فجر کے وقت آنکھ کھلی تو اس کے ذہن میں رات کا حسنان کا میسج آیا ملائکہ نے ایک نظر سوئے ہوئے

حسنان پر ڈالی اور موبائل نکال کر میسج کو غور سے دوبارہ پڑھا ابھی فجر کی نماز میں کافی وقت باقی تھا اس

لیے اس کو جگانے کا ارادہ مؤخر کرکے الماری کی دراز سے شاپر نکالا اور واش روم میں چلی گئی پندرہ منٹ بعد باہر

نکلی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں دگنی چمک تھی وہ لبوں پر امڈتی مسکراہٹ ضبط کرتی سنجیدہ

شکل بنا کر حسنان کے قریب آئی اور اسے ہلکی سی آواز دی مگر بے سود وہ یوں ہی بے سدھ پڑا تھا۔

-"بےبی کے بابا ۔۔۔فجر کا وقت نکل رہا ہے اٹھ جائیں۔۔"

اس بار اس کے کان کے قریب جاکر وہ ذرا اونچی آواز میں بولی نتیجتا حسنان بمشکل آنکھیں کھولتا ہوااٹھا نیند میں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہونے کی وجہ سے وہ صرف ملائکہ کی آواز سن سکا اس نے کیا کہا اسے سمجھ نہیں آئی حسنان کے تاثرات میں ردوبدل

نہ پاکر ملائکہ اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر مسکراہٹ کو روکا جو بار بار اٹھ رہی تھی۔

" بےبی کے بابا دیر ہو رہی ہے اٹھ جائیں "

اس بار حسنان کی حسیات تیزی سے درست ہوئی ملائکہ کا شرمیلا روپ

دیکھ کر تیزی سے بیڈ سے اترا اور اس کے مقابل کھڑا ہوا

کنفرم

اس کے لہجے میں بے تابی تھی

جی

ملائکہ کے اثبات میں سر ہلانے پر حسنان نے گود میں لے کر گھما ڈالا

ڈاکٹر صاحب ہوش میں آئیں "۔ "

سر کو تھامتے اونچی آواز میں کہا تو حسنان نے اسے گھمانا بند کرکے احتیاط سے بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے سامنے نیچے فرش پر بیٹھ گیا۔

۔"اگر آپ اسے دیکھیں گے تو میں کمرے سے چلی جاؤنگی "

ملائکہ نے شرماتے ہوئے کہا تو حسنان ہنستا ہوا اٹھ کر شرارت کرتا وضو کرنے چلا گیا ملائکہ نے سر جھٹک کر اپنے

حواس درست کیے اور نماز کیلئے کھڑی ہوگئی فرض نماز

کی ادائیگی کے بعد اس نے شکرانے کے نوافل ادا کئے اور حسنان کی جانب دیکھا جو دنیا سے غافل نماز میں مصروف تھا۔

واثقہ نے آہستگی سے روم کا دروازہ کھولا اور اندر قدم رکھا نگاہ سامنے لیٹے عارب پر پڑی جو شاید سو رہا تھا۔کرنل صاحب ان کو اندر آتا دیکھ کر کھڑے ہوگئے"

السلام علیکم پاپا۔۔۔آپ کیسے ہیں اور عارب کی کنڈیشن اب کیسی ہے۔۔"

واثقہ کی آواز میں بے چینی تھی۔

مسزطارق نے آگے بڑھ کر عارب کے ماتھے پر بوسہ دیا تو اس نے کسمسا کر آنکھیں کھول دیں

کیسا ہے میرا بیٹا

۔" میں ٹھیک ہوں ماما ۔۔۔آپ کی آنکھیں کیوں سوجی ہوئی ہیں"

عارب نے فورا پوچھا اس کے لہجے میں ماں کے لیے فکر تھی

آپ کی ماما ساری رات آپ کی بیگم کی تیمارداری میں مصروف "
رہیں۔۔۔ بس اسی لئے آپ کو ماما کی آنکھیں ایسی لگی ذرا اپنی بیگم
سے وجہ پوچھنا ۔۔"-

انہوں نے شرارت سے کہا تو عارب نے سر گھما کر اس کا کو دیکھا جو سر جھکائے کرنل صاحب کے پاس بیٹھی تھی انہوں نے کرنل صاحب کو اشارہ کیا اور دونوں کچھ دیر میں آنے کا کہہ کر باہر نکل گئے۔

"واثقہ۔۔۔۔۔۔ کیا ہوا آپ کو طبیعت کیوں خراب ہے آپ کی۔۔ "-

عارب کو پریشانی ہوئی اس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ کر دل میں تاسف ابھرا۔

"آپ پریشان نہیں ہوں میں ٹھیک ہوں اب ۔۔ "-

عارب کے قریب آ کر کھڑے ہوتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں رکھ کر تسلی دی اس نے بغور بیوی کا اترا ہواچہرہ

دیکھا عارب نے اس کو مدھم سی آواز میں پکارا تو واثقہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر عارب کو دیکھا جس کا چہرہ بہت کمزور لگ رہا تھا ۔

۔"آپ کی طبیعت کیسی ہے درد تو نہیں ۔۔"

واثقہ کی فکر پر عارب کے چہرے پر مسکراہٹ چمکی ۔

"میں پہلے سے بہت بہتر محسوس کر رہا ہوں ۔۔"

عارب نے مسکرا کر جواب دیا تو واثقہ کو حوصلہ ہوا ۔

ماما کیا کہہ رہی تھیں کہ آپ سے کیا پوچھوں کچھ بتائے بغیر ہی باہر" چلی گئی ہیں کہ بیٹے نے بہو سے کیا پوچھنا ہے جس کا آرڈر دیا گیا ہے۔۔"۔

عآرب شرارت سے ہنسا تو واثقہ نے ہاتھ میں پکڑا موبائل آن کیا اور کچھ ٹائپ کرکے عارب کے سامنے موبائل سیدھا کیا۔

۔"مجھے سمجھ نہیں آرہی سب دھندلا دکھائی دے رہا ہے ۔۔ "

موبائل کی سکرین کو دیکھ کر عرب نے بے چارگی سے کہا تو واثقہ نے

پریشانی سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا عارب آپ کو نظر کیوں نہیں آرہا ۔۔ "

واثقہ کی آواز کپکپاتی آواز سن کر عارب کو شرمندگی ہوئی خواہمخواہ ہی اسے مزید پریشان کر دیا تھا۔

-"جان عارب آپ کو اپنا نیا عہدہ بہت مبارک ہو ۔۔۔ "

عارب کی شرارتی آواز پر اس نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا اور سمجھ آنے پر شرما کر سر جھکا گئی ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ خوش ہیں۔۔ "

واثقہ نے ہلکی آواز میں پوچھا۔

-"خوش بہت چھوٹا سا لفظ ہے میں ڈھیر سارا خوش ہوں۔۔ "

عارب نے دونوں ہاتھ پھیلا کر جواباً کہا تو واثقہ ہلکا سا ہنس دی

عارب نے وارفتگی سے اپنی زندگی کو دیکھا جس کے آنے کے بعد اسے کسی چیز کی خواہش نہیں رہی تھی۔

سعدین جیسے ہی کورٹ سے باہر نکلا سجدے میں گر کر شکر ادا کیا اس ایک سال کے عرصے نے اسے بہت سی حقیقتوں سے آگاہ کیا تھا۔

شائل کے ساتھ اس کے والد اس کے منتظر تھے شائل کو اپنے سامنے دیکھ کر سعدین کی آنکھوں میں محبت کی چمک واضح تھی جو اس بار حقیقی تھی بغیر کسی طمع

کے پاک صاف قریشی صاحب نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تین گھنٹے بعد ان کی پاکستان کے لیے فلائٹ تھی وہ لوگ سیدھے ہوٹل آئے جہاں ان کی پچھلے تین دن سے بکنگ تھی۔

"۔ ایسے کیوں کھڑے ہیں ۔۔۔۔فریش ہو جائیں پھر لنچ کرتے ہیں"

شائل نے اس کو یوں سر جھکائے کھڑا دیکھ کر پوچھا ۔

میں تم سے بہت شرمندہ ہوں شائل میں نے تم سے جھوٹا محبت کا" ناٹک کیا صرف تمہاری دولت کی وجہ سے میں کروڑوں میں کھیلنا چاہتا تھا۔۔'۔

وہ شرمندہ سر جھکائے کھڑا تھا اس کا چہرہ ایک لمحے کو سپید پڑا اتنی تلخ حقیقت تھی کہ اس کا دل رو دیا۔

ان گزرے ماہ میں وہ سب ختم ہو گیا وہ لالچی سعدین جیل میں ہی" مر گیا اس کا جنازہ میں نے اپنے ہاتھوں سے

دفن کیا۔۔۔۔ اب تمہارے سامنے جو سعدین کھڑا ہے وہ سچ میں تم سے بہت محبت کرتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔بغیر کسی لالچ کے میں تم سے تمہارا ساتھ اپنی زندگی کی آخری سانس تک

مانگتا ہوں۔۔۔۔ اگر تم مجھے معاف کرنے کا حوصلہ کر سکو تو میں تمہارا منتظر کھڑا ہوں ۔۔۔۔۔ورنہ زندگی کی آخری سانس تک تمہاری معافی کا طلبگار رہوں گا۔۔"۔

سعدین بولا تو اس کے لہجے کی سچائی اس کی آنکھوں سے عیاں تھی جہاں چہرے پر شرمندگی کا تاثر بھی انتہائی گہرا تھا شمائل نے آنکھیں بند کرکے گہرا سانس لیا اور اپنے

آپ کو کمپوز کیا چند قدم چل کر اس کے قریب آئی اور آہستگی سے اس کے ہاتھ تھام کر کندھے سے سر ٹکا دیا سعدین نے خوشی کے بھرپوراحساس سے لبریز ہوکر اپنی

بازووں کا حصار اس کے گرد تنگ کیا جس پر شمائل نے ایک مکا اس کے کندھے پر جڑھ دیا جس پر دونوں کی ہنسی بے ساختہ تھی ۔

"ہالہ مجھ سے یہ نہیں کھایا جا رہا پلیز ہٹاؤ اسے سامنے سے ۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملائکہ نے ہاتھ سے پلیٹ پرے کی۔ہالہ اس کے لیے کلیجی فرائی کرکے لآئی تھی اور اس کے سامنے رکھ کر اس کے کھانے کا انتظار کر رہی تھی ملائکہ کو کلیجی کی شکل دیکھ کر ہی کچھ ہوا ۔

-"چپ کرکے کھاؤ ورنہ ابھی کال کرتی ہوں حسنان بھائی کو۔۔۔"

-

ہالہ نے دھمکی دی اور ملائکہ نے منہ بنا کر اس کو دیکھا

حسنان کو بلاؤ گی تاکہ وہ اس کلیجی کو میش کرکے بریڈ پر لگا کر مجھے "
-"زبردستی کھلا دیں۔۔۔

ملائکہ نے پچھلے ایکسپیرینس کی وجہ سے کہا جب اس نے کھانے سے انکار کیا تھا اور حسنان اس کلیجی کے سینڈوچ بنا کر لائے تھے ۔

یاداشت اچھی ہے تمہاری ۔۔تمہاری اطلاع کیلئے عرض ہے حسنان بھائی"
نے مجھے سختی آڈر کیا تھا کہ اگر تم

کلیجی کھانے میں نخرے کرو تو مجھے بتانا میں دودھ میں گرائنڈ کر کے پلا
-""دوں گا وہ بھی کچی

ہالہ نے اسے ممکنہ خطرے سے آگاہ کیا ملائکہ کو سوچ کر ہی ابکائی آگئی
ملائکہ نے فوک میں ایک پیس لگایا اور بری

بری شکلیں بناتی اس کو منہ میں ڈال کر چبانے لگی دو بار چبانے کے بعد اس نے آنکھیں کھول کر ہالہ کو دیکھا۔

واو آج تو یہ بہت مزے کی لگ رہی ہے میرا دل بھی خراب نہیں"

۔"ہوا ۔۔

ملا ئکہ نے کہا تو ہالہ نے سکھ کا سانس لیا ۔

آج میں نے ایک اور نئے طریقے سے ٹرائی کی ہے ماما نے بتایا تھا "

۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس طرح واقعی مزے کی بنتی ہے ۔۔۔

ہالہ ہے کہاں تو ملائکہ نے اپنی پلیٹ کو دیکھا اور اطمینان سے کھانے لگی

۔

ہالہ بیٹا۔۔۔۔۔ آپ نے خود بھی کلیجی کھائی ہے یا صرف ملائکہ پر ہی "

۔"آپ کا زور چل رہا ہے۔۔

بیگم مدحت نے پیچھے سے آ کر پوچھا کیونکہ اس کا ایچ بی کافی کم تھا۔

"بے فکر رہیں ماما میں نے ایک پلیٹ پوری کھائی ہے ۔۔ "

ہالہ نے ان کو تسلی دی کیونکہ حسنان نے کہا تھا اس میں

بلڈ کی کمی ہے اسی وجہ سے وہ بہت ڈل رہتی تھی حسنان نے اسے سختی

سے مطلوبہ ٹیبلٹس اور کلیجی کے ساتھ

سیب کا جوس اور انار کا جوس پینے کی تلقین کی تھی اس لئے ہالہ اپنے ساتھ ساتھ ملائکہ کو بھی خوب کھلاتی پلاتی ۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ ۔۔۔۔۔۔۔میں نے تمہیں کیا کہا تھا"
۔"میرے کمرے میں مت آیا کرو ۔۔۔

عارب اسے سامنے دیکھ کر چیخا اس کا ساتواں مہینہ چل رہا تھا اس طرح ایک دم عارب کے بولنے پر اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔"جاؤ یہاں سے۔۔"

عارب ایک بار پھر چیخا اتنے مہینوں میں سب کی نظر میں وہ ناامید ہوکر مایوسی میں اپنی فرسٹریشن یوں چیخ

چلا کر نکالتا بیگم طارق واثقہ کو اس کے کمرے میں نہیں آنے دیتی تھی کیونکہ عارب اسے دیکھ کر زیادہ ہائپر ہوجاتا تھا۔

اگر یوں ہی ہر بار اپنے کمرے سے دھتکار کر نکالنا تھا تو شادی کرنے"

کی بلکہ محبت کا راگ الاپنے کی کیا ضرورت

تھی۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے آپ نے محبت کی ہی نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو سخت زہر لگنے لگی ہوں۔۔۔۔۔ آپ کو میرا وجود اس

کمرے میں گوارا نہیں ایسا کیوں نہیں کرتے مجھے اپنی زندگی سے ہی بے

دخل کر دیں۔۔۔۔۔۔ تین لفظ بولنے میں

کتنی دیر لگتی ہے اس طرح آپ کے سینے میں بھڑکی آگ ٹھنڈی پڑ

جائے اور آپ کے دل کی بھڑاس نکل جائے ۔۔"۔

ہو سکتا ہے آپ سوچتے ہو کہ آپ پر یہ ستم مجھ سے شادی کا نتیجہ ہے

۔"میں آپ کے لئے منحوس ثابت ہوئی ہو ۔۔

واثقہ بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔

عارب کے چہرے پر پھیلا کرب نظر انداز کیے اپنے دل کی بھڑاس نکال

کر دم لیا۔۔۔۔

آج کتنے مہینوں سے وہ سر توڑ کوشش کر رہی تھی کہ اسے اس فیز سے

نکالے مگر عارب کو دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ اس فیز سے نکلنا ہی نہیں چاہتا۔

عجیب سی سختی اس کے چہرے پر چھائی رہتی اس کے لفظوں کی کاٹ واثقہ کا وجود چیر دیتی مگر عارب کو

احساس نہ ہوتا یہی وجہ تھی کہ آج اس کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا تب ہی دل کی بھڑاس نکال بیٹھی ۔

-"تم مجھ سے تنگ آ گئی ہو ۔۔"

عارب کے لہجے میں شاک کی کیفیت تھی ۔

میں نہیں عارب۔۔۔۔ صرف آپ تنگ آ گئے ہیں اس معزوری سے " ۔۔میں تو اب بھی زندگی کی آخری سانس تک آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔"-

وا ثقہ اس کے قریب ہی تڑپ کر بیٹھ گئی ۔

عارب نے آنکھیں بند کیں آنسو اس کی آنکھوں سے قطار کی صورت

میں اس کی کنپٹیوں پر بہہ کر تکیے میں جذب ہو گئے واثقہ نے تڑپ کر اس کے آنسو صاف کیے۔

عارب آپ ایک بہادر انسان ہے ۔۔اگر اللہ نے آپ کو آزمائش دی " ہے تو صبر اور ہمت سے اس کا سامنا کریں نہ کہ اپنے سے جڑے رشتوں کو خود سے دور کر کے مزید خود اپنے آپ کو تنہا کر کے تکلیف دیں ۔۔"۔

واثقہ نے اس بار اس کا ہاتھ تھامتے نرمی سے بات کی وہ یک ٹک اس کو دیکھے گیا ماں بننے کے عمل نے اس کو مزید خوبصورت بنا دیا تھا۔

"میں نا شکرا نہیں ہوں ہو نہ ہی مجھے اپنی معذوری سے۔۔ "۔

کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہے عارب بولا تو اس کی بات سن کر اس کا کو سو واٹ کا جھٹکا لگا۔

اگر آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہے تو پھر اتنے مہینوں سے یہ سب جو" "آپ کر رہے تھے یہ کیا تھا ۔۔۔

واثقہ صحیح معنوں میں چیخیں

" میں چاہتا تھا کہ تم مجھے چھوڑ دو ایک معذور کا ساتھ وہ بھی شادی کے شروع میں مہینوں میں تمہارے آگے ساری زندگی پڑی ہے میں تمہیں کیا دے سکتا ہوں ہو ویسے بھی اس کا محبت میں نے تم سے کی تھی تم نے مجھ سے نہیں پھر تمہیں کس بات کی سزا ملے ۔۔"۔

عارب کی بات پر واثقہ صدمے سے گنگ رہ گئی اسے نہیں پتہ چلا کب اس کے آنسو کب بہنے شروع ہوئے وہ تو یک ٹک اس کو شاک کے عالم میں دیکھے جا رہی تھی۔

" اچھا ہوتا عارب اس دن ان چھ میں سے دو گولیاں میرے دل و دماغ میں پیوست ہو جاتی کم سے کم کم اس تکلیف سے نہ گزرنا پڑتا ۔۔۔۔۔جو میں کتنے مہینوں سے برداشت کرتی رہی تھی۔۔۔۔ میں اسے آپ کی کمزوری سمجھ رہی تھی مگر یہ

آپ کے اندر کا ڈر تھا جو آپ کو سکون نہیں

لینے دے رہا تھا۔۔۔ حقیقت میں آپ مجھے آزما رہے تھے ۔۔۔

آپ دیکھنا چاہتے تھے کہ میں آپ کو چھوڑ کر جاتی ہو یا نہیں

۔۔۔۔۔۔یہی دیکھنا چاہتے تھے آپ پہلے تو میں نے زندگی

کے آخری سانس تک آپ کے ساتھ رہنے کا وعدہ خود سے کیا تھا مگر

اب میں سوچنے پر مجبور ہوگئی ہوں کہ میرا

فیصلہ غلط تھا ۔۔۔۔۔۔۔جو انسان میری محبت نہیں پہچان سکا جسے میرے

چہرے اور آنکھوں سے میرے دکھ کا اندازہ

نہیں ہوا میں ایسے انسان کے ساتھ رہ کر کیا کروں گی۔۔۔ عارب مجھے

آپ کو اپنی محبت کا یقین دلانے میں کوئی

دلچسپی نہیں ۔۔۔۔۔۔میں ابھی اور اسی وقت یہاں سے جا رہی ہو آپ

خوش رہیں اپنے آپ کے ساتھ ۔۔۔"

روتی ہوئی واثقہ بات کرتے ہوئے بیڈ سے اتری اور بات کے اختتام پر

کمرے کی دہلیز پار کر گئی۔

عارب دکھ کے مارے اسے آواز بھی نہیں دے سکا ایک اذیت تھی جو اس کو اندر سے کاٹ رہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے سارے وجود میں کیلیں گڑ گئی ہو نادانی میں وہ اپنی زندگی کو خود سے دور کرنے چلا تھا۔

کتنی ہی دیر وہ یوں ہی گم سم پڑا اپنی بیوقوفی پر خود کو ڈپٹ رہا تھا اپنی طرف سے تو اس نے اس کا بھلا ہی

سوچا تھا تاکہ اس کو ساری زندگی ایک معذور انسان انسان کے ساتھ نہ کاٹنے پڑے مگر سب کچھ الٹ ہو گیا اور

اب اسے لینے کے دینے پڑ گئے تھے وہ جانتا تھا کہ اسے راضی کرنا اب مشکل کام ہے کیونکہ وہ خود چل کر اس کے پیچھے نہیں جا سکتا تھا۔

-"واثقہ۔۔۔۔واثقہ۔۔۔۔۔واثقہ۔۔"

عارب وقفے وقفے سے پورا زور لگا کر اسے پکارنے لگا۔

بیگم طارق دوڑتی ہوئی اس کے کمرے میں آئی۔

-"کیا بات ہے بیٹا۔۔۔۔۔ کیا ہوا ۔۔ "

ان کے چہرے پر پریشانی تھی۔

-"ماما واثقہ کہاں ہے۔۔۔۔۔ اسے بھیجے میرے پاس۔۔ "

عارب کسی بچے کی طرح ضدی انداز میں بولا۔

واثقہ تو چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔ کہہ رہی تھی اب وہ یہاں نہیں رہے"
گی۔۔۔ میں نے روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہیں رکی بہت غصے میں
-"تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیگم طارق نے اس کے سر پر بم پھوڑا عارب صدمے سے ماں کو دیکھے
گیا ۔

-"ماما وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔"

عارب نڈھال ہوگیا ۔

میرا بچہ میں نے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کی تھی مگر وہ "
نہیں رکی۔۔۔بہت غصے میں تھی۔رو بھی رہی تھی۔۔۔۔آپ کی تو کوئی

-"بات نہیں ہوئی اس سے۔۔۔

۔بیگم طارق نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔

اب انہیں کیا بتاتا کہ اس نے کیسا ستم ڈھایا تھا اس پر۔

بیگم طارق تاسف سے اس کو دیکھتی باہر آ گئیں۔

-"بیٹا وہ بہت پشیمان لگ رہا ہے ۔۔ "

لاونج میں بیٹھی واثقہ کے پاس بیٹھتے ہوئے انہوں نے پریشانی سے بتایا۔

-"رہنے دیں ماما کی شاید ایسے ان کے دماغ کا فتور نکل جائے۔۔۔ "

واثقہ نے ڈھیٹ بننے کی کوشش کی۔

شاید آپ ٹھیک کہتی ہیں۔۔۔۔۔ اسے اپنی غلطی کا احساس بھی ہو گیا "

-"ہے اسی لیے نادم لگ رہا تھا ۔۔

بیگم طارق نے کہا وہ بھی کچھ مطمئن دکھائی دے رہی تھیں۔اتنے مہینوں کی ٹینشن ایک دم ختم ہو گئی تھی۔

ماما انہیں ابھی اکیلا رہنے دیں تاکہ داغ درست حالت میں واپس "
آجائے۔۔۔۔"

واثقہ نے عارب کی کہیں ساری بات ان کو بتائیں تو انہیں بہت غصہ آیا تھا مگر وہ ضبط کر گئیں ۔اب بھی وہ واثقہ کے ساتھ تھیں کیونکہ واثقہ خود ہی اس کی سزا تجویز کر چکی تھی۔

سعدین نے مین ڈور سے اندر قدم رکھا تو سامنے ہی لاؤنج میں سب اکٹھے بیٹھے تھے فازر حنان سے کوئی ٹاپک سمجھ رہا تھا ایک طرف سب بڑے بیٹھے باتیں کر رہے تھے

اور قریب ہی ہالہ اور ملائکہ ٹیپ پر مگن تھیں۔ حسنان شاید ہاسپٹل میں تھا سعدین نے جائزہ ختم کیا اور شائل کا ہاتھ تھام کر کر چند قدم اندر آیا۔

"""اسلام علیکم۔"

بلند آواز میں سلام کی آواز پر سب نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا۔ بے اختیاری حرکت تھی کہ سب ایک ساتھ کھڑے ہوئے سعدین وہیں کھڑا رہا پاپا اندر آنے کی اجازت دیں گے۔

سعدین نے سرجھکا شرمندہ آواز میں پوچھا علی رضوی صاحب نے ایک نظر سب کو دیکھا سب نے ہی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"۔آجاو۔۔"

انہوں نے روکھے لہجے میں کہاں وہ آگے آیا اور باپ کے قدموں میں دو زانو بیٹھ کر ہاتھ جوڑ کر ان کو دیکھا۔

"پاپا میں اپنی سب کو تاہیوں اور گناہوں کی معافی مانگتا ہوں ایک بار معاف کر کے مجھے ایک موقع دے دیں کبھی بھی آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا"۔

سعدین کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں علی رضوی کا دل پسیجا۔

جو سزا وہ کاٹ چکا تھا کافی تھی انہوں نے کندھے سے تھام کر سعدین

کو کھڑا کیا اور پھر گلے لگا لیا ۔

سب سے ملنے کے بعد وہ ملائکہ کے سامنے جا کھڑا ہوا جو بڑی سی چادر میں اپنا وجود چھپائے ہوئے تھے ۔

"میرا اس دن کوئی کوئی برا ارادہ نہیں تھا وہ جو کچھ ہوا نشے کی حالت میں ہوا میں بہت شرمندہ ہوں تم سے۔۔"۔

سعدین دونوں ہاتھ جوڑ کر کھڑا تھا ملائکہ نے ایک نظر اس کے جڑے ہاتھوں کو دیکھا اور گہرا سانس لیا۔

"میں جانتی ہوں سعدین بھائی آپ کی پہلی غلطی تھی اس لیے معاف کر دیا"۔

ملائکہ نے دل سے کہا

"تھینک یو چھوٹی بھابھی "۔

سعدین نے تشکر سے کہا تو ملائکہ جھینپ گئی ملائکہ کے چہرے پر پھیلا اطمینان سعدین کے لیے اطمینان کا باعث تھا شائل بہت خوش تھی اس

کی ملائکہ اور ہالہ سے اچھی دوستی ہو چکی تھی۔

عارب نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا ہے۔۔۔۔۔ دن کو بھی اس"
۔"نے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔۔ ابھی رات کی میڈیسن بھی لینی ہے ۔۔

بیگم طارق واثقہ سے مخاطب تھی جو گیسٹ روم میں آرام کی غرض سے لیٹی تھی ۔

ماما آپ کا بیٹا مجھ سے مار کھائے گا ۔۔۔۔۔ضدی پن کی بھی کوئی حد"
ہوتی ہے ۔۔۔۔۔۔ان کو اپنی طبیعت کا بھی خیال نہیں بس اینٹھ کر بیٹھ
۔"گئے ہیں۔۔

۔

ملائکہ غصے سے بیڈ سے اتری بیگم طارق اس کے انداز پر دل سے ہنسی ۔

۔"ملائکہ بیٹا آرام سے۔"

اس کو یوں غصے میں دیکھ کر انہوں نے تاکید کی اوکے ماما۔

ملائکہ نے فوراسعادت مندی سے کہا اور عارب کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا تو روم میں اندھیرا تھا۔

باقر میں نے ایک بار منع کر دیا ہے دوبارہ کھانا لے کر مت آنا جاؤ"
۔"یہاں سے ۔۔

آنکھوں پر بازو رکھے وہ دھیمی میں آواز میں بولا غصے کا شائبہ تک نہیں تھا ۔ ملائکہ نے لائٹ آن کی تو اس نے بازو آنکھوں سے ہٹا کر دروازے کی طرف دیکھا ۔ملائکہ کو روبرو دیکھ کر اسے جھٹکا لگا۔

کیا چھوٹے بچوں کی طرح ضد لگا کر بیٹھے ہیں کھانا کیوں نہیں کھا"
۔""رہے پتا بھی ہے کہ میڈیسن کھانی ہیں

۔

واثقہ نے خفگی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔عارب نے اسے دیکھ کر اطمینان کی سانس لی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے سارے وجود میں سکون اتر آیا ہوں۔

۔"مجھے اپنی بیگم کے ہاتھ سے کھانا تھا۔۔ "

عارب نے کہا تو واثقہ نے ایک نظر اس روٹھے بچے پر ڈالی ۔

اگر میں یہاں نہیں ہوتی۔۔۔"-واثقہ نے جاننا چاہا۔"

-"میں تمھارے واپس آنے تک بھوکا رہتا۔۔۔۔"

عارب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

واثقہ کو تکلیف ہوئی آگے بڑھ کر اسے اٹھنے میں مدد دی اور پھر کھانے کی ٹرالی گھسیٹ کر نزدیک کی ۔

عارب مسلسل اسے نظروں میں رکھے ہوئے تھا۔اس کا ناراض چہرہ دیکھ کر اسے شرمندگی ہورہی تھی مگر واثقہ

اپنے آپ کو لاپروا ظاہر کرنے کی بھر پور کوشش کر رہی

تھی یہ اور بات کے اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

اس نے چاول چمچ میں بھر کر اس کے منہ کی طرف کیے

مگر عارب نے چمچ اس کے ہاتھ سے لے کر اپنے ہاتھ میں پکڑی اور سیدھی واثقہ کے ہونٹوں کے قریب لے آیا۔

واثقہ نے سرخ ہوتے اپنا منہ کھولا عارب نے مسکراتے ہوئے چاول اس کے منہ میں ڈال دیئے اس نے دوسرا چمچہ لے کر

عارب کے منہ کی طرف بڑھایا جو اس نے مسکراتے ہوئے کھا لیا کھانا ختم کرنے کے بعد واثقہ میڈیسن لے آئی ۔

اب آپ کچھ دیر بیٹھے میں برتن رکھ کر آپ کے لیے دودھ پتی بنا" لاؤ ۔۔"۔

برتن ٹرالی میں اکٹھے کرتے واثقہ نے کہا تو عارب نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا جو واثقہ نے خاموشی سے تھام لیا۔

ملازمہ لے جائے گی اور دودھ پتی بھی وہی بنا دے گی مجھے اپنی بیوی " اپنے پاس چاہیئے ۔"۔

عارب نے جزبات سے بھرپورآواز میں کہا تو واثقہ جھینپ گئی۔وہ اس سے ناراض نہیں تھی ۔تھوڑا غصہ تھا وہ بھی

ختم ہو چکا تھا۔عارب کی کنڈیشن اس کے سامنے تھی۔ایسی حالت میں

الٹے سیدھے خیالات آنا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

" لگتا ہے آپ کے سارے کس پل نکل گئے"

واثقہ نے اطمینان سے پوچھا۔

"ایسے ویسے میرے پاپا کی بھی توبہ جو کبھی بھی تم پر غصہ کیا۔۔ "

عارب نے دونوں کان پکڑ کر کہا تو واثقہ ہنس دی۔ عارب نے تکیے پر سر رکھ کر اطمینان سے آنکھیں بند کیں۔واثقہ کا ہاتھ عارب کی گرفت میں تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب ہمارا بےبی آجائے گا تب ہم علاج کے لیے امریکہ جایئے گے "

۔۔۔"۔

عارب نے واثقہ سے کہا تو واثقہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ڈاکٹز نے ایک آپریشن تجویز کیا تھا جس کے لیے باہر جانا

ضروری تھا جس کے بعد شاید وہ چلنا پھرنا شروع کر دیتا

اگلے چند ماہ میں ملائکہ اور حسنان ایک پیارے سے بیٹے کے والدین بن

گئے جبکہ واثقہ کو اللہ نے جڑواں بیٹے اور بیٹی سے نوازا تھا ۔

ہالہ کو بھی خوشخبری مل گئی تھی جس کے بعد وہ ملائکہ سے ناز برداریاں کروانے میں مصروف رہتی۔

آجکل میں عارب اور واثقہ اپنے والدین کے ساتھ مزید علاج کے لیے باہر جانے کی تیاریاں کر رہے تھے ۔

سعدین اور شمائل کے ہاں بھی خوشخبری تھی علی رضوی صاحب کبھی کبھی بھائی کو یاد کرکے اداس ہوجاتے مگر ان کی اداسی ان کا پوتا احمد دور کر دیتا۔جس کی وجہ سے سارے گھر میں رونق لگی رہتی۔

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین